تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی

المعروف بہ ابن الاثیر الجزری الملقب بہ عزالدین رحمہ اللہ

جس مین ابتداے خلقت اور انبیاء اللہ اور اقوام عرب و عجم کا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاے راشدین

و بنی امیہ و بنی عباس اور نیز تمام روے زمین کے سلاطین اسلامیہ و اقوام معاصرین کا بیان ۶۲۸ھ

تک کا ایسے شرح و بسط سے لکھا گیا ہے کہ تقریباً اسی اسی بچاس جلدون مین یہ کتاب ختم ہو گی

جلد ہفتم

جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات ابتداے ۸ھ سے روز وفات تک کے درج ہین

اور جس کا

مولوی محمد عبدالغفور خان صاحب متوطن رام پور و مترجم سر رشتہ علوم و فنون سرکار نظام

نے

عربی سے اردوے سلیس مین ترجمہ کیا

اور مطبع عام مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی چھپا

سنہ ۱۹۰۱ء مطابق سنہ ۱۳۱۹ھ

عروج الاسلام

اُردو ترجمہ التاریخ الکامل للعلامہ ابن الاثیر الجزری

اسکی تقریباً پچاس جلدین ہونگی - اور پوری کتاب کی قیمت سو روپیہ ہے - اور اگر کوئی جدید موانع پیش نہ آگئے تو سنہ ۱۳۲۲ ہجری کے اختتام سے پہلے یہ ختم ہوجائینگے - لیکن ابھی اسکی حسب ذیل کی جلدین طبع ہوئی ہین - اور وہ ہمارے پاس سے مل سکتی ہین جو صاحب چاہین بذریعہ پوسٹ کارڈ قیمت بھیجکر یا بذریعہ قیمت طلب پارسل طلب فرماسکتے ہین محصول وغیرہ ذمہ خریدار ہے

جلد اوّل مین آفرینش عالم و آدم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام و پیشتر تک کے انبیا اور اونکے معاصر عرب و عجم کی قومون اور بادشاہون کا حال مندرج ہے - ۲۵۱ صفحہ قیمت فی جلد عہ

جلد دوم مین حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لیکر اکثر انبیا اور سلاطین بنی اسرائیل کا بیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تک کا اور نیز شاہان ایران - توران مین مصر بابل مین یونان اور اقوام عرب کا درج ہی ۲۹۱ صفحہ قیمت فیجلد عہ

جلد سوم مین حضرت عیسیٰ سے بعد کے بزرگان دین اور بقیہ بادشاہان روم و فارس اور اقوام عرب کے عراق مین آباد ہونے اور حیرہ کی سلطنت کا اور نیز امراے عرب اور قوم قریش کی قوت کا اور نیز ولادت باسعادت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال قلمبند کیا گیا ہے - ۲۹۱ صفحہ قیمت فی جلد ہے ، **جلد چہارم** مین اہل عرب کی اون لڑائیونکا بیان کیا گیا ہے جو اونکے درمیان ایام جاہلیت مین ہوئی ہین - اور جس سے عرب کی قدیمی حالت دکھائی دیتی ہی - اسمین عربی کے کثرت سے اشعار مع ترجمہ لکھے گئے ہین ۲۷۰ صفحہ قیمت فی جلد عہ **جلد پنجم** مین بھی ایام عرب کی لڑائیان اور اونکی اشعار مع ترجمہ مین - اور ایک شجرہ انساب بھی دیا گیا ہی جس سے عرب کے قبائل کی انساب معلوم ہوتے ہین - یہ جلد جب مین تیار ہوجائیگی **جلد ششم** مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آبا و اجداد کرام کا اور بعثت نبوت اور اشاعت اسلام کا اور نیز سنہ ۸ ہجری تک کے غزوات سید انام کا حال تحریر کیا گیا ہی - ۲۷۶ صفحہ قیمت فی جلد ہے **جلد ہفتم** مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بقیہ غزوات کا بیان وفات سید کائنات تک مندرج ہی قیمت فی جلد ہے **جلد ہشتم** مین حضرت ابو بکر الصدیق کی خلافت بابرکت اور مرتدین عرب کے قلع و قمع اور ابتدائی فتوحات اسلامیہ کا ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ ہجری یعنی روز وفات حضرت ابوبکر تک بیان ہی - صفحہ قیمت فی جلد دو روپیہ

المشتہر عبد الغفور خان رامپوری باغ محی الدین بادشاہ حیدرآباد دکن

فہرست مضامین تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

تاریخ کامل مصنفہ علامہ ابن الاثیر الجزری

جلد ہفتم

تمت بالخیر

سنہ ۵ ھ

ا رسول اللہ کا بی بی زینب سے زید کے طلاق دینے کے بعد نکاح کرنا۔

اس سنہ ۵ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا تھا جو رسول اللہ کی پھوپی کی بیٹی تھین ۔ زینب کے شوہر رسول اللہ کے مولی زید بن حارثہ تھے ۔ اور اونہین زید بن محمد بھی کہا کرتے تھے رسول اللہ صلعم ایک روز زید بن حارثہ کے پاس گئے ۔ دروازہ پر کمل کا پردہ پڑا ہوا تھا ۔ ہوا چل رہی تھی کہین پردہ اوپر کو اٹھ گیا ۔ اور آپ کی نظر زینب پر جا پڑی ۔ زینب اسوقت ننگی تھین ۔ رسول اللہ اون (کے حسن) کو دیکھکر تعجب مین رہ گئے ۔ اور زید زینب سے کراہت کرنے لگے ۔ اور پھر اون سے قربت نکر سکے ۔ اور رسول اللہ صلعم کے پاس آکر اون سے اپنا حال بیان کیا ۔ اور کہا مین جانتا ہون کہ آپ کا کچھ زینب کی طرف خیال ہے ۔ رسول اللہ نے فرمایا نہین واللہ مجھے کچھ خیال نہین ہے ۔ پھر رسول اللہ نے اون سے کہا کہ

تم اپنی بی بی کو اپنے پاس رکھو۔ اور خدا سے ڈرو۔ مگر زید نے نہ مانا۔ اور اونہین طلاق ویدی۔
اور اونکے ایام عدت گزر گئے۔ پہر رسول اللہ صلعم پر وحی نازل ہوئی۔ اور آپ نے فرمایا کون شخص
ہے جو زینب کو جا کر یہ بشارت دے کہ اللہ تعالی نے اونہین میرے نکاح مین دیا ہے۔
اور پہر آپ نے یہ آیت پڑہ کر سب لوگون کو سنائی وَاِذْ تَقُولُ لِلَّذِیْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللّٰہَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ
وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰہُ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْھَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَھَا لِکَیْ
لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِھِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْھُنَّ وَطَرًا وَ
کَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا مَا کَانَ عَلَی النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰہُ لَہٗ سُنَّۃَ
اللّٰہِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا اَلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ
رِسٰلٰتِ اللّٰہِ وَیَخْشَوْنَہٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا مَا کَانَ
مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ
شَیْءٍ عَلِیْمًا (اے پیغمبر اوس بات کو یاد کرو۔ کہ تم اوس شخص کو (یعنی زید بن حارثہ کو) سمجہاتے
تہے جس پر اللہ نے (اوسے مسلمان کرکے) اپنا احسان کیا اور تم بہی اوس پر احسان کرتے
رہے۔ کہ اپنی بی بی زینب کو اپنی زوجیت مین رہنے دے۔ اور اللہ سے ڈر۔ اور اوس
بات کو (کہ زید اونسے طلاق دیدے تو مین اوس سے نکاح کرون) دل مین چہپاتے تہے۔
جس کو آخرکار اللہ ظاہر کرنے والا تہا۔ اور تم اِس معاملہ مین لوگون سے ڈرتے تہے۔ اور خدا اسکا
زیادہ حقدار ہے کہ تم اوس سے ڈرو۔ پہر جب زید اوس عورت سے بے تعلقی کر چکا (یعنی
طلاق دیدی اور عدت کی مدت پوری ہوگئی) تو ہم نے تمہارے ساتہہ اوس عورت کا نکاح
کردیا۔ تاکہ تمام مسلمانون کے لیے بالک جب اپنی بیبیون سے بے تعلق ہوجائین تو مسلمانون

کے لئے اون عورتون سے نکاح کر لینے مین کوئی حرج نہ رہے۔ اور خدا کا حکم تو ہوہی کر رہتا ہے
اللہ نے پیغمبر کے لئے جو بات ٹھیرادی ہو اوس کے کرنے مین پیغمبر کے لئے کچھہ مضایقہ کی
بات نہین ہے جو پیغمبر پہلے ہوچکے ہین اون مین بھی یہی عادت رہی ہے (کہ اون پر
خدا نے نکاح کے بارہ مین تنگی نہین کی) اور خدا کے جتنے کام ہین ایک امر تقدیری ہین -
جو روز ازل سے ٹھیرے ہوے ہین۔ وہ اگلے پیغمبر اِس صفت کے تہے کہ خدا کے
پیغام لوگون کو پہونچاتے اور خوف خدا رکھتے تہے اور خدا کے سوا کسی سے نہین ڈرتے تہے
(تو اے پیغمبر تم کیون ڈرو) اور حساب اعمال کے لئے اللہ بس ہے۔ (وہ سب سمجھہ لیگا۔
لوگو) محمد تمہارے مردون مین سے کسی کے باپ نہین ہین (تو زید کے کیون ہون) وہ تو اللہ
کے رسول ہین (اور خطون کی مہرون کی طرح) سب پیغمبرون کے آخر مین ہین۔ بہی اللہ تمام چیزون
کے حال سے واقف ہے۔)

اسی وجہ سے بی بی زینب رسول اللہ صلعم کی دوسری بیبیون پر فخر کیا کرتی تہین۔ اور کہتی تہین
کہ تمہین تمہارے گہر والون نے نکاح مین دیا ہے۔ اور مجہے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے آپ
کے نکاح مین دیا ہے۔[۵۱]

۴ غزوۂ دومۃ الجندل اور عیینہ سے مصالحت اور سعد کی ماں کا انتقال

اسی سال کے ربیع الاول مہینے مین دومۃ الجندل کا غزوہ ہوا ہے۔ اوسکا سبب یہ ہوا تہا کہ رسول اللہ صلعم نے سنا تہا کہ وہان مشرکین
کے کچھہ لوگ جمع ہوے ہین۔ آپ اون پر چڑہ کر گئے۔ مگر وہان لڑائی نہین ہوئی۔ مدینہ پر آپ
اس وقت سباع بن عرفطہ الغفاری کو خلیفہ کر کے گئے تہے۔ اور اس غزوہ مین مسلمانون کو اونٹ
اور غنیمت لوٹ مین ملی تہی۔

سعد بن عبادہ کی ماں اسی وقت مری تہی۔ جب کہ سعد رسول اللہ کے پاس اس غزوہ مین تہے

اسی سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے عیینۃ بن حصن الفزاری سے مصالحت کرلی تھی۔

غزوہ الخندق جسے غزوہ الاحزاب بھی کہتے ہین

۳ بنی النضیر کا قریش اور غطفان کو رسول اسپہ چڑہا کرلانا

یہ غزوہ شوال سنہ ہجری مین ہوا ہے۔ اس کا سبب یہ ہوا تہا کہ بنی النضیر کے کچھہ یہودیون نے جن مین سلام بن ابی الحقیق وحیی بن اخطب وکنانتہ الربیع بن ابی الحقیق وغیرہ بھی ستھے رسول اللہ صلعم کے برخلاف احزاب اور گروہون کو جمع کیا تہا۔ یہ لوگ پہلے قریش کے پاس مکہ مین آئے۔ اور اونہین رسول اللہ صلعم کی لڑائی کے لئے برانگیختہ کیا۔ اور کہا کہ ہم تمہارے ساتہہ ہین جب تک کہ محمد کا استیصال نہ ہوجائے ہم تمہین نہین چہوڑین گے۔ اونہون نے کہا بہت اچھا پہر وہ غطفان کے پاس گئے۔ اور اونہین بھی رسول اللہ کی لڑائی کے لئے اوبہارا۔ اور اون سے کہا کہ قریش بھی اس باب مین اونکے ساتہہ ہین۔ وہ بھی راضی ہوگئے۔

پھر قریش نکلے۔ اون کا قائد اور سپہ سالار ابوسفیان بن حرب تہا اور غطفان بھی نکلے۔ اون کا سردار عیینۃ بن الحصن بنی فزارہ پر اور حارث بن عوف بن ابی حارثۃ المری مرہ پر اور مسعر بن رخیلۃ الاشجعی اشجع پر تہا۔

۴ رسول اللہ کا سلمان فارسی کے اشارہ سے مدینہ کے گرد خندق کا کہودنا اور سلطنت فارس وروم وغیرہ کے فتح کی بشارت مسلمانون کو اور منافقین کے نفاق کا ذکر۔

جب رسول اللہ صلعم نے یہ حال سنا تو آپ نے مدینہ کے گرد خندق کہودنے کا حکم دیا۔ یہ رائے سلمان الفارسی نے دی تھی۔ اور یہ پہلا ہی موقع تہا کہ سلمان فارسی رسول اللہ صلعم کے ساتہہ کسی موقع مین شریک ہوا تہا۔ اسوقت وہ حر تہا۔ اس خندق کی کہودنے مین ثواب کیلئے اور نیز اس غرض سے کہ مسلمانونکو اسکی کہودنے کی ترغیب ہو رسول اللہ خود بھی شریک ہوگئے تہے

اسوقت منافقین کیطرف کچھہ لوگ رسول اللہ صلعم کے علم کی بغیر چپ چپ کریہان سے بہاگ بہی گئی تہی جسپر آیت نازل ہوئی انما المؤمنون الذین امنوا باللہ ورسولہ واذا کانوا معہ علی امر جامع لم یذھبوا حتی یستاذنوہ ان الذین یستاذنونک اولئک الذین یومنون باللہ ورسولہ فاذا استاذنوک لبعض شانہم فاذن لمن شئت منہم واستغفر لہم اللہ ان اللہ غفور رحیم لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا قد یعلم اللہ الذین یتسللون منکم لواذا فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم (سچے مسلمان تو وہی ہین جو اللہ اور اوسکے رسول پر ایمان لائے ہین - اور جب کسی ایسی بات کے لئے جسمین لوگون کے جمع ہونے کی ضرورت ہو پیغمبر کے پاس ہوتے ہین تو جب تک پیغمبر سے اجازت نہ لین اوس کے پاس سے اوٹھہ کر دوسری جگہ نہین جاتے - اے پیغمبر جو لوگ ایسے مواقع مین تم سے اجازت لے لیتے ہین حقیقت مین وہ ہی لوگ ہین جو سچے دل سے اللہ اور اوسکے رسول پر ایمان لائے ہین - تو جب یہ لوگ اپنے کسی ضروری کام کے لئے تم سے جانے کی اجازت طلب کیا کرین تو تم ان مین سے جس کو مناسب سمجھہ کر چاہو چلے جانے کی اجازت دیدیا کرو - اور خدا کی جناب مین اونکی مغفرت کے لئے دعا بھی کرو - بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے مسلمانو جب پیغمبر تم مین کسی کو بلائین تو اونکے بلانے کو ایسا معمولی بلانا نہ سمجھو جیسا تم مین ایک کو ایک بلایا کرتا ہے اللہ اون لوگون کو خوب جانتا ہے جو تم مین سے چپ کر پیغمبر کے پاس سے بے اجازت سٹک جاتے ہین - تو جو لوگ رسول اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہین اونکو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ کہین اونپر کوئی آفت نہ آپڑے یا اون پر کوئی اور عذاب دردناک نہ آ نازل ہو) اور جب مسلمانون کو کوئی

ضرورت ہوتی کہ اوسکو بغیر کئے چارہ نہ ہوتا تو وہ رسول اللہ صلعم سے اذن حاصل کرتے اور
اپنا کام جاکر آتے تہے۔ اور پہر رسول اللہ پاس آکر حاضر ہوتے تہے چنانچہ اس باب
مین بہی اللہ تعالی کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی۔ انما المومنون الذین
امنوا باللہ ورسولہ (جو اوپر مع ترجمہ لکہدی گئی)
اور رسول اللہ نے خندق کو مسلمانون کے درمیان تقسیم کیا تہا۔ جب سلمان کے حصّہ کی
نوبت آئی تو مہاجرین اونہین اپنے ساتہہ شریک کرتے تہے اور انصار اپنے
ساتہہ لیتے تہے اور کہتے تہے کہ وہ اونمین سے ہین۔ اس پر (دلدہی کے لئے) رسول اللہ نے
فرمایا۔ کہ سلمان ہم مین سے اور ہمارے اہل بیت مین سے ہے۔ رسول اللہ نے یہ قاعدہ
مقرر کیا تہا۔ کہ ہر دس آدمیون مین چالیس گز خندق کہودنے کے لئے دی تہی۔ اسس
لئے سلمان حذیفہ نعمان بن مقرن عمرو بن عوف اور چہہ انصار ایک ہی جگہ کام کرتے تہے۔
اتفاقاً وہان ایک چٹان نکل آئی۔ کہ جس سے کدال ٹوٹ گیا اونہون نے نبی صلعم سے یہ
حال بیان کیا۔ آپ وہان خندق مین اُترے۔ اور آپ کے ساتہہ سلمان بہی اُترا۔ پہر آپ
نے کدال لیا اور ایسی زور سے چٹان پر مارا کہ اوسے توڑ دیا۔ اور اوسمین سے ایک بجلی چمکی
کہ جس سے مدینہ کے دونو لابہ دکہائی دے گئے (لابہ سنگستانی زمین کو کہتے ہین۔
اور مدینہ کے پاس یہ دو قطعہ مشہور ہین) یہ دیکہکر رسول اللہ صلعم نے اور جو سلمان حاضر تہے
اونہون نے تکبیر کہی۔ پہر دوسری مرتبہ جب کدال مارا تو بہی ایسی ہی بجلی چمکی۔ اور ایسے ہی
تیسری دفعہ بہی چمکی۔ پہر جب پتہر ٹوٹ گیا تو رسول اللہ صلعم اوپر نکل آئے۔ سلمان نے رسول
اللہ سے پوچہا کہ آپ نے اس بجلی مین کیا دیکہا۔ فرمایا کہ مجہے اس کی پہلی روشنی مین حیرہ اور
قصور کسری دکہائی دیے۔ اور جبریل نے مجہہ سے کہا کہ میری امت اُس پر قبضہ کرے گی۔

اور دوسری چمک مین مجھے شام اور روم کے سرخ قصور دکھائی دیے۔ اور جبریل نے کہا کہ یہ بھی آپ کی امت کو ملین گے۔ اور تیسری چمک مین صنعا کے قصور نظر آئے۔ اور جبریل نے کہا کہ یہ آپ کی امت کو دیے جائین گے۔ تم سب لوگ خوش ہو جاؤ۔ اس سے مسلمان خوش ہو گئے مگر منافقین کہنے لگے لوگو تمہین محمد کے ان جھوٹے وعدون سے تعجب نہین آتا۔ وہ تم سے کہتا ہے کہ یثرب مین بیٹھے بیٹھے وہ حیرہ اور مدائن کسریٰ کو دیکھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تم اونہین فتح کرو گے۔ حالانکہ تم کو اتنی بھی طاقت نہین ہے کہ تم مدینہ سے نکل کر میدان مین دشمنون کا سامنا کرو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا وَیَسْتَاْذِنُ فَرِیْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِیَّ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۝ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَیْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا یَسِیْرًا ۝ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا یُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ۝ قُلْ لَّنْ یَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً وَلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَیْنَا وَلَا یَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ اَشِحَّةً عَلَیْكُمْ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ كَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَی الْخَیْرِ اُولٰٓئِكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ

وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۔ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ۭ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۭ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۭ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۙ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۚ (اور جب کہ منافق اور وہ لوگ جن کے دل مین شک کی بیماری تھی کہنے لگے کہ خدا اور اوس کے رسول نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا وہ بالکل دہوکا ہی دہوکا تھا ۔ اور جب اون مین سے ایک گروہ نے کہا ۔ کہ مدینہ کے لوگو تم سے اِس جگہ دشمن کے مقابلہ مین نہین ٹھیرا جاے گا ۔ تو بہتر ہے کہ لوٹ چلو ۔ اور اون مین سے لگے کچھ لوگ پیغمبر سے اجازت مانگنے اور کہنے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہین ۔ حالانکہ وہ غیر محفوظ نہین ۔ بلکہ اون کا ارادہ تو صرف بہاگنے کا ہی ہے ۔ اور اگر ایسے ہی لشکر مدینہ کے اطراف وجوانب سے ان پر آگہسین اور اون سے فساد برپا کرنے کو کہا جاے تو یہ بلا تامل فساد برپا کردین ۔ اور اپنے گھرون مین کچہہ یون ہی سا توقف کرین تو کرین حالانکہ یہی لوگ اِس سے پہلے خدا سے عہد کر چکے تہے ۔ کہ ہم دشمن کے مقابلہ مین پیٹھ نہ پہیرین گے ۔ اور ان لوگون نے جو خدا کے ساتھ عہد کیا تہا اوس کی تو ان سے بازپرس ہو کر ہی رہے گی ۔

اے پیغمبر تم اون لوگون سے کہو اگر تم موت یا قتل کے خوف سے بہاگتے ہو تو یہ بہاگنا تم کو ہرگز کچہہ فائدہ نہ دے گا - اور اگر بہاگ کر بچ بہی گئے - تو بس یہی تاکہ دنیا مین چند روز اور رہ لوگے - اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ اگر خدا تمہارے ساتہہ بُرائی کرنی چاہے تو کون ایسا ہے جو تم کو اوس سے بچا سکے - یا تم پر اپنا فضل کرنا چاہے تو کون ایسا ہے جو اوسے روک سکتا ہے - اور خدا کے سوا نہ تو کسی کو اپنا حمایتی ہی پائینگے اور نہ کسی کو اپنا مددگار ہی پائین گے مسلمانو خدا تم مین سے اون منافقون کو خوب جانتا ہے - جو دوسرون کو لڑائی مین شریک ہونے سے روکتے اور اپنے بہائی بندون سے کہتے ہین - کہ لڑائی سے الگ ہوکر ہمارے پاس چلے آؤ - اور وہ خود بہی تمہارے ساتہہ بخیلی رکھتے ہین جنگ مین حاضر نہین ہوتے - مگر تہوڑی دیر کے لئے - تو اے پیغمبر جب کوئی خوف کا موقع پیش آتا ہے تو اونکو دیکہتے ہو کہ تم کو دیکہتے ہین - اون کی آنکہین ہین کہ چارون طرف گہومی چلی جاتی ہین - جیسے کسی پر سکرات موت کی بیہوشی طاری ہو - پہر جب خوف دور ہو جاتا ہے اور مسلمانون کی فتح ہو جاتی ہے تو مال غنیمت پر گرے پڑتے ہین اور دلخراش باتین کرکے تم پر طعنہ مارتے ہین - یہ لوگ شروع سے ایمان لائے ہی نہین - تو اللہ نے جو کچہہ عمل انہون نے کئے بہی تہے اونہین اکارت کر دیا - اور اللہ کے نزدیک یہ ایک آسان بات ہے - باوجودیکہ محاصرہ کرنے والے لشکر محاصرہ اُٹہا کر چل بہی دیئے ہین مگر یہ ابہی تک یہی خیال کر رہے ہین کہ یہ لشکر ابہی نہین گئے - اور اگر دشمنون کے لشکر پہر آموجود ہون تو یہ چاہین گے کہ کسی طرف دیہات مین نکل جائین اور بیٹہے بیٹہے تمہارے حالات دریافت کرتے رہین - اور اگر کسی مجبوری سے اون کو تم مین رہنا پڑے تو دشمنون سے نہ لڑین مگر تہوڑی دیر کیلئے مسلمانون تمہارے لئے اور خاصکر اون کے لئے جو اللہ اور آخرت کے عذاب سے ڈرتے اور کثرت سے یاد الٰہی کیا کرتے تہے -

پیروی کرنے کو رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود تہا - اور جب سچے مسلمانون نے دشمنون کے گروہون کو دیکہا تو بول اوٹہے یہ تو وہی موقع ہے - جو خدا اور اوس کے رسول نے ہمین پہلے سے بتا رکہا تہا اور اللہ اور اوس کے رسول نے سچ فرمایا تہا - اور اوس موقع کے پیش آنے سے لوگون کا ایمان اور شیوہ فرمان برداری اور بہی زیادہ ہوگیا ان ہی مسلمانون مین کچہہ تو ایسے ہین کہ خدا کے ساتہہ جو اونہون نے عہد کیا تہا اوس مین سچے اترے سو بعض تو اون مین ایسے تہے کہ اپنی منت پوری کر گئے یعنی شہید ہو گئے - اور بعض ان مین ایسے ہین جو شہادت کے منتظر ہین - اور اونہون نے اپنی بات مین ذرا سا بہی ردو بدل نہین کیا - الغرض یہ لڑائی اس لئے پیش آئی کہ خدا سچے مسلمانون کو اونکے سچ کا عوض دے - اور منافقون کو چاہے سزا دے اور چاہے اونہین توبہ کی توفیق دے - اور وہ توبہ کرین اور خدا اونکی توبہ قبول کرے - بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے - اور خدا نے اپنی قدرت سے کافرون کو مدینہ سے ہٹا دیا - اور وہ اپنے غصہ مین بہرے ہوے ہٹ گئے - اور اون کو اس مہم سے کچہہ بہی فائدہ نہ پہونچا - اور خدا نے اپنی مدد سے مسلمانون کو لڑنے کی نوبت نہ آنے دی اور اللہ زبردست اور غالب ہے -

۵ قریش وغیرہ کا اور مسلمانون کا مورچہ باندہ کر مقابلہ پر پڑنا

غرض قریش آئے - اور آکر رومہ کے مقام مین جہان سیل کا پانی اکٹہا ہوا کرتا ہے فروکش ہوے - اور جرف اور زغابہ کے درمیان اُترے اون کی کل تعداد دس ہزار تہی - اِن مین قریش کے سوا احابیش اور اون کے توابع کنانہ اور تہامہ بہی تہے - اور غطفان بہی آئے تہے اور اپنے توابع کو بہی لائے تہے - اور وہ کوہ احد کے بازو مین اُترے تہے -

اِس واسطے رسول اللہ اور مسلمان بہی مدینہ سے نکلے - اور اپنی پشت کوہ سلع کی طرف کرکے

فروکش ہوے - مسلمانون کی تعداد اس وقت تین ہزار تھی - اور رسول اللہ نے بچون اور عورتون کو گڑھیون مین چھپا دیا تھا -

حیی کا کعب بن اسد کو بہکا کر رسول اللہ کے برخلاف کر لینا

اور حُیَیّ بن اخطب اپنے مقام سے نکلا اور کعب بن اسد قریظہ کے سید کے پاس آیا - اور کعب نے اپنی قوم کی طرف سے رسول اللہ صلعم سے مصالحت کر لی تھی اس واسطے اوس نے اپنے قلعہ کا دروازہ نہین کھولا - اور حیی کو اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دی - اور اوس سے کہا کہ تو بڑا منحوس و شوم شخص ہے - مین نے محمدؐ سے معاہدہ کر لیا ہے - اور اوس نے مجھ سے کسی طرح خلاف عہد کوئی کام نہین کیا ہے - جو مین اوس سے معاہدہ توڑون - حیی نے کہا مین تیرے پاس ایسے کام کے لیے آیا ہون کہ جس سے تجھے دنیا کی عزت حاصل ہو گی - اور ایسے لوگون کو لایا ہون کہ جو مُتَلَتِّب سمندر کی طرح صاحب قدرت و شوکت ہین - مین قریش کو اوس کے سپہ سالارون اور سردارون سمیت اور غطفان کو اوس کے سپہ سالارون سمیت لیکر آیا ہون - اونہون نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک محمدؐ اور اوس کے اصحاب کو بیخ و بنیاد سے اکھیڑ کر نہ پھینکدین گے تب تک وہ نہین ہٹین گے - کعب نے اسکے جواب مین کہا تو ایسے کام کے لیئے آیا ہے کہ جس سے دنیا بھر مین ذلت ہو گی - اور ایسے خشک ابر کو لایا ہے جسمین پانی نہین وہ گرجتا ہی ہے اور اوسمین بجلی بھی چمکتی ہے مگر اسکے سوا اوسمین اور کچھہ نہین ہے - مجھے تو چھوڑ اور یہان سے چلا جا - مگر حیی اوسکے پیچھے لگا ہی رہا - اور بہکاتے بہکاتے اوسے ایسا بہکا لیا کہ آخر کار وہ نبی صلعم سے غدر کرنے اور عہد توڑنے پر راضی ہو گیا - اور اوس نے عہد توڑ دیا - اور حیی نے اوس سے یہ عہد کر لیا - کہ اگر قریش اور غطفان محمد کا کام تمام کیے بغیر چلے جائین گے تو مین تیرے حصن مین آرہون گا - پھر جو کچھہ تجھ پر گزرے گی وہی مجھ پر بھی گزرے گی -

رسول اللہ کا غطفان کو مدینہ کی پیداوار دیکر لوٹا نیکا ارادہ اور سعد بن معاذ کا اس سے منع کرنا

اس سے مسلمانون پر بڑی بلا نازل ہوئی - اور انہین نہایت خوف ہوگیا اور دشمن نے انہین چارون طرف آگے پیچھے سے دبا لیا - اور بعض منافقین جو اب تک چپ کر نفاق کر تے تھے ظاہر مین باتین بنانے لگے - اسی لئے رسول اللہ صلعم اور مشرکین بیس روز سے زیادہ کوئی ایک مہینے کے قریب تک ایک دوسرے کے سامنے پڑے رہے - اور بجز دور کی تیر اندازی کے اور کوئی لڑائی نہ ہوئی - جب مسلمانون پر نہایت سختی ہوئی تو رسول اللہ نے عیینۃ بن الحصن اور حارث بن عوف المری کے پاس جو غطفان کے قائد تھے آدمی بھیجا - اور کہا کہ ہم تم کو مدینہ کی ایک ثلث پیداوار دیتے ہین بشرطیکہ تم اپنے ہمراہیون کو لیکر لوٹ جاؤ - اور ہم سے کچھ پرخاش نہ کرو - اونہون نے اس امر کو قبول کر لیا -

پھر رسول اللہ صلعم نے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو مشورہ کے لئے بلایا - اونہون نے پوچھا یا رسول اللہ - یہ راے جو ہے یہ آپ کی مرضی کے موافق ہے یا خدا تعالیٰ کے یہان سے ایسا ہی حکم آیا ہے - یا آپ یہ اس لئے کرتے ہین کہ ہمارا اسمین کچھ فائدہ ہے - رسول اللہ نے کہا یہ میری راے ہے - مین دیکھتا ہون کہ تمام عرب قوس واحد کی طرح سے تمہارے مقابلہ مین تیر اندازی کے لئے کھڑے ہو گئے ہین - مین چاہتا ہون کہ اس طرح اونکی قوت و شوکت کو توڑ ڈالون سعد بن معاذ نے کہا کہ جب ہم اور وہ مشرک تھے تو اوس وقت بھی ان لوگون کو کبھی اتنا حوصلہ نہ ہوا - کہ ہمارے یہان کا ایک پھل بھی سواے ضیافت اور فروخت کے اونہون نے لیا ہو - پھر اب جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمین اسلام کی شرافت و کرامت بخشی ہے کیا ہوا ہے کہ ہم اونکو اپنا مال دیدین - ہماری تلوار ہے اور وہ ہین پھر آگے اللہ تعالیٰ ہمارے اور اونکے درمیان جو چاہے کرے اوسے اختیار ہے - اس واسطے رسول اللہ صلعم نے اس خیال کو چھوڑ دیا -

۸ قریش کے سوارون کا حملہ اور مسلمانونکا اونکو ہٹادینا	پہر کچہہ سواران قریش جن مین عمرو بن عبدود من بنی

عامر بن لوی اور عکرمہ بن ابی جہل اور ہبیرہ بن ابی وہب اور نوفل بن عبد اللہ اور ضرار بن الخطاب الفہری بہی تہے اپنے گہوڑون پر سوار ہوکر لشکر سے نکلے اور بنی کنانہ پر ہوتے ہوے چلے۔ اور اون سے کہا لڑائی کے لیے تیار ہو جاؤ۔ تم آج دیکہہ لوگے کہ کون بڑا اولاور ہے

عمرو بن عبدود بدر مین کافرون کی طرف سے لڑائی مین آیا تہا۔ اور خوب لڑا تہا۔ اور کثرت جراحت کی وجہ سے جنگ احد مین نہین شامل ہو سکا تہا۔ لیکن اب اِس وقت جنگ خندق مین موجود تہا۔ اور ایک علامت اپنے اوپر لگالی تہی۔ کہ جس سے اوس کا مکان معلوم ہوجائے۔

غرض وہ اور اوس کے ساتہی آئے اور آگے بڑہ کر خندق پر پہونچے۔ اور پہر ایک تنگ مقام کی طرف بڑہکر اوسمین کودپڑے اور جہان کچہہ چٹیل زمین تہی وہان اونگی گہوڑے خندق اور سلع پہاڑ کے درمیان بڑہ آئے۔ ادہر سے علی بن ابی طالب کچہہ مسلمانون کو لیکر نکلے۔ اور سرحد کی حفاظت کے واسطے جاڈٹے۔

عمرو نے اپنے اوپر ایک علامت لگالی تہی۔ علی نے اوس سے کہا کہ عمرو تو نے یہ عہد کر لیا ہے کہ اگر قریش کا آدمی تجہہ سے دو باتون کی درخواست کرے تو تو اون مین سے ایک ضرور قبول کرے گا۔ عمرو نے کہا ہان۔ علی نے کہا۔ تو مین تجہ سے یہ درخواست کرتا ہون کہ تو مسلمان ہوجا اور اللہ کی طرف رجوع کر۔ اوس نے کہا مجہے اِس کی تو حاجت نہین۔ علی نے کہا تو اچہا دوسری بات یہ ہے کہ ہم تم لڑپڑین۔ کہا مین یہ نہین چاہتا کہ تجہے مار ڈالون۔ علی نے کہا مین تو یہ چاہتا ہون کہ تجہے مار ڈالون۔ اِس سے عمرو گرم ہوگیا۔ اور اپنے گہوڑے سے اوتر پڑا اور اوسکی کونچین کاٹ دین۔ پہر علی کی طرف آیا۔ اور دانوپیچ ہونے لگے۔

حضرت علیؓ نے اوسے مارڈالا- اور اونکے گھوڑے بھاگ گئے- عمرو کے ساتھ دو اور آدمی بھی مارے گئے- ایک کو تو علی نے ہی قتل کیا تھا- اور ایک کے تیر لگا تھا جس سے وہ مکہ مین جاکر مر گیا-

۹ سعد بن معاذ کی ایک تیر سے رگ ہفت اندام کٹ جانا اور سعد بن معاذ کے ایک تیر آکر لگا- کہ جس سے اونکے ہاتھ کی رگ ہفت اندام کٹ گئی یہ تیر حبان بن قیس بن العرقہ بن عبد مناف نے جو بھی ہصیص بن عامر بن لوی مین سے تھا مارا تھا- عرقہ اوس کی ماں کا لقب ہے عرقہ اوسے اس لئے کہتے تھے کہ اوسکے عرق اور پسینہ مین خوشبو آتی تھی- اور اوسکا نام قلابۃ بنت سعید بن سہم تھا- اور یہ بی بی خدیجہ کی دادی اور اونکے باپ کی ماں تھی جو حبان کے باپ کا دادا تھا- جب اوس نے سعد کے تیر مارا تو کہا- یہ لے مین ابن العرقہ ہون- نبی صلعم نے کہا اللہ تعالی آتش دوزخ مین تیرے منہ کو پسینے پسینے کرے کسی کی رگ ہفت اندام جب کٹ جاتی ہے تو مرہی جاتا ہے- اِس لئے سعد نے کہا- اے اللہ اگر قریش کی لڑائی ابھی اور باقی ہو تو اوسکے لئے مجھے زندہ رکھہ- کیونکہ مجھے تمام لوگون کی بہ نسبت اون سے لڑنا زیادہ مرغوب ہے جنہون نے تیرے نبی کو ستایا اور جھٹلایا ہے اور اگر اون کی اور ہماری لڑائی اسی وقت ختم ہوجاتی ہے تو تو مجھے ابھی اس زخم سے شہادت دیدے مگر مجھے اوس وقت تک زندہ رکھہ- کہ بنی قریظہ کی طرف سے میرا دل ٹھنڈا ہوجاے- یہ لوگ ایام جاہلیت مین سعد کے حلفا اور موالی تھے- بعض کہتے ہین کہ جس نے سعد کے تیر مارا تھا اوسکا نام ابو اسامۃ الجشمی حلیف بنی مخزوم تھا جب سعد نے یہ دعا مانگی تو اونکا خون تھم گیا- اور رگ مین سے خون نکلنا بند ہوگیا-

۱۰ صفیہ کا یہودی کو قتل کرنا اور حسان کی نامردی بی بی صفیہ نبی صلعم کی پھوپی حسان بن ثابت کے حصن

قارع میں تھیں - اور حسان بھی وہان عورتون مین ہی تھے کیونکہ وہ بڑے جبان اور نامرد تھے صفیہ کہتی ہین - کہ وہان ایک یہودی ہماری طرف آیا - مین نے حسان سے کہا یہ یہودی ہمین دیکھتا پہرتا ہے - مجھے خوف ہے کہ کہین وہ ہمارے بھید نہ تاڑ جائے - تو جا اور اوسے مارڈال - حسان نے کہا مین اس کام کا آدمی نہین ہون - صفیہ کہتی ہین اس پر مین نے خود ایک لکڑی لی - اور اوس یہودی کی طرف جا کر اوسے مارڈالا - پہر مین لوٹ کر آئی - اور حسان سے کہا جا اس کے کپڑے اوتار لے - یہ مرد ہے مین اس کے کپڑے شرم کی وجہ سے نہین اوتار سکتی ہون حسان بولے کہ مجھے تو اس کے کپڑون کی کچھ حاجت نہین ہے -

۱۱ نعیم کا مسلمان ہوکر بنی قریظہ قریش اور غطفان مین پہوٹ ڈالنا پہر نعیم بن مسعود الاشجعی نبی صلعم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مین مسلمان ہوگیا ہون اور میری قوم کو یہ بات معلوم نہین ہے - جو آپ حکم دین وہ مین بدل وجان بجالاؤن - رسول اللہ نے اوس سے کہا تو اکیلا شخص ہے اور تجہ سے کیا ہوسکتا ہے - اگر تجہ سے ہوسکے تو اون مین جا کر پہوٹ ڈالدے - کیونکہ الحرب خدعۃ کی مثال بہت صحیح ہے اس لئے وہ نکلا اور بنی قریظہ کے پاس گیا - جاہلیت کے زمانہ مین وہ اون مین بہت اوٹہتا بیٹہتا تہا - اون سے کہا کہ تم مجھے جانتے ہو مین تمہارا ایک دوست اور بہی خواہ ہون - اونہون نے کہا بے شک ہم نے تیری کوئی بات بیجا نہین دیکھی نعیم نے کہا تم نے قریش اور غطفان کو محمد کی لڑائی مین مدد دی ہے - وہ لوگ تو تمہاری طرح نہین ہین - یہ ملک تمہارا ملک ہے اسی جگہ تمہارے اموال اور بچے اور عورتین ہین - یہان سے تم کہین دوسری جگہ نہین جاسکتے ہو - اور قریش اور غطفان کا یہ حال ہے کہ اگر انہون نے دیکہا کہ موقع ہے اور غنیمت مل سکتی ہے تو تو وہ آکر ہاتہ مارین گے اور اگر دیکہین گے کہ موقع

نہین ہے تو اپنے ملک کو چلتے بنینگے۔ اور تمہین اور محمد کو چھوڑ جائین گے جس کے مقابلہ
کی تم مین طاقت ذرا بھی نہین ہے اس لیے تم کو چاہیئے کہ جب تک تم اونکے اشراف مین
سے کچھ آدمی بطور رہن کے نہ لے لو ہرگز قتال مت کرو اور انہین ہمین مین اوسوقت تک رکھو
کہ محمد سے لڑائی ختم نہ ہوجاے۔ بنی قریظہ نے کہا بات تو تو نے بہت ہی اچھی کہی ہے ایسا
ہی ہمین کرنا چاہیئے۔

پھر نعیم وہان سے نکلا اور قریش کے پاس آیا۔ اور ابو سفیان اور اوسکے ہمراہیون سے کہا۔
تم یہ تو خوب جانتے ہو کہ مین تمہارا دوست ہون۔ اور یہ بھی جانتے ہو کہ محمد سے مجھے کچھ تعلق
نہین ہے۔ مین نے سنا ہے کہ قریظہ جو تم سے مل گئے تھے اونہین اپنے اس ملجانے
سے ندامت ہوی ہے۔ اور محمد کو رضامند کرنے کے لیے اونہون نے اوس سے ٹھیرایا
ہے کہ ہم قریش اور غطفان کے اشراف پکڑ کر تجھے دے دیتے ہین تو اون کی گردن مار دے
اور ہم سے مصالحت کرلے اسکے بعد جو دشمن باقی رہ جائین گے اونکی لڑائی کے لیے ہم
تیرے ساتھ ہوجائین گے۔ اور اسے محمد نے بھی قبول کرلیا ہے۔ اس لیے آپ کو
چاہیئے کہ اگر وہ آپ لوگون سے کچھ سردار رہن کے طور پر مانگین تو آپ اون کو ایک
شخص بھی نہ دین۔

پھر وہ غطفان کے پاس آیا اور اون سے کہا تم میرے اہل اور میرے عشیرہ والے ہو۔
اور پھر جو باتین قریش سے کہی تھین وہ سب اون سے بھی کہین۔ اور اونہین بھی بنی قریظہ
سے ڈرادیا۔

۳ بنی قریظہ کا قریش اور غطفان سے رہن طلب کرنا اور انہین نا اتفاقی اور آندھی سے اونکی پریشانی۔

پھر جب شوال کے مہینے مین سبت کی رات
آئی۔ تو رسول اللہ کے لیئے خدا کی قدرت کا

یہ کرشمہ ہوا۔ کہ ابوسفیان اور سرداران غطفان نے قریظہ کے پاس قریش اور غطفان کے کچھہ آدمی دیگر عکرمۃ بن ابی جہل کو بھیجا۔ اور کہا۔ کہ ہم لوگ تو یہان کے رہنے والے ہین ہی نہین۔ ہمارے گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہو چلے۔ آپ لوگ قتال کے لیے تیار ہو جاتے بنی قریظہ نے اسکے جواب مین کہا۔ کہ آج تو سبت کا دن ہے ہم کچھہ آج نہین کر سکتے سوا اسکے ہم اوسوقت تک آپ کے ہمراہ ہو کر نہین لڑ سکتے جب تک کہ آپ لوگ کچھہ آدمیون کو ہمارے پاس بطور رہن کے نہ بھیج دین۔ کیونکہ ہمین اندیشہ ہے کہ تم لوگ اپنے بلاد کو چلے جاؤ گے اور ہمین اور اس شخص کو چھوڑ جاؤ گے۔ ہم اوسی کے ملک مین رہتے ہین۔ اور محمد یہان کا مالک ہے۔ جب قاصدون نے یہ بات اون سے جا کر کہی تو قریش اور غطفان نے کہا واللہ نعیم بن مسعود سچ کہتا تہا۔ اس لئے اونہون نے جواب دیا۔ کہ ہم تو ایک آدمی بہی تم کو نہین دین گے۔ قریظہ نے یہ سنکر کہا جو بات نعیم بن مسعود نے کہی تہی وہ بالکل سچ معلوم ہوتی ہے۔ اس سے دشمنون مین اللہ نے پہوٹ ڈالدی اور اونکے دل مین فرق آگیا۔

اسی مین اللہ تعالی نے اون پر ایک ایسی آندہی بہیجی۔ جسنے جاڑے کی سخت ٹھنڈی راتون مین چولہون پر سے اونکی ہانڈیان گرا دین۔ اور اونکے خیمہ اکہیڑ ڈالے۔ اور اونہین بالکل گہبرا دیا

۴۴ قریش و غطفان کی واپسی اور حذیفہ کا اونکی خبر لانا جب نبی صلعم کو معلوم ہوا۔ کہ مشرکین مین اختلاف پڑ گیا تو آپ نے حذیفہ بن الیمان کو رات کے وقت بلایا۔ اور کہا کہ دشمن کے لشکر مین جا۔ اور دیکھہ کہ اونکے کیا ارادے ہین۔ مگر کچھہ اور حرکت وہان نہ کرنا اور سیدہا میرے پاس چلے آنا۔ حذیفہ کہتا ہے۔ کہ مین گیا اور جا کر اون مین داخل ہو گیا۔ وہان آندہی چل رہی تہی اور اللہ کا غیبی لشکر اون کا کام تمام کیے دیتا تہا۔ نہ تو کوئی ہانڈی اپنی جگہ پر رہتی تہی اور نہ کوئی ڈیرا ہی کھڑا

رہ سکتا تھا اور نہ اگ ہی جل سکتی تھی

یہ حالت دیکھکر ابوسفیان کھڑا ہوا - اور بولا یا معشر قریش تمہیں چاہیئے کہ ہر شخص تم میں سے اپنے جلیس کا ہاتھ پکڑ لے - حذیفہ کہتا ہے کہ مین نے اوس شخص کا ہاتھ پکڑا جو میرے برابر تھا - اور مین نے اوس سے کہا تو کون ہے کہا مین فلان شخص ہون - پھر ابوسفیان نے کہا دیکھو ہمارے اونٹ گھوڑے ہلاک ہوگئے - اور قریظہ نے ہمسے اختلاف کیا ہے - اور یہ جو آندھی چل رہی ہے تم دیکھتے ہو کیسی تکلیف دے رہی ہے - اِس لئے سب کو چاہیئے کہ یہان سے کوچ کر چلو اور مین بھی کوچ کرتا ہون - پھر اپنے اونٹ کی طرف گیا - جس کے دھنگنا دلا ہوا تھا - اور اوس پر سوار ہوا - اور اوسے مارا جس سے اونٹ اٹھا - اور تین پیرون سے کودنے لگا - اِس وقت اگر رسول اللہ صلعم کے فرمان کا خلاف نہوتا کہ مین وہان کوئی حرکت نکرون تو مین ابوسفیان کو قتل کر دیتا -

پھر حذیفہ کہتا ہے کہ مین لوٹ آیا - نبی صلعم اس وقت نماز پڑھ رہے تھے - اور اپنی کسی بی بی کی چادر اوڑہے ہوے تھے مجھے آپ نے اپنے سامنے کرلیا - اور اپنی چادر کا ایک کونا مجہ کو اوڑھا لیا - جب آپ نے سلام پھیرا تو مین نے سارا حال عرض کیا -

اِسکے بعد جب غطفان نے سنا کہ قریش چلدیئے تو وہ بھی اپنے ملک کو لوٹ گئے جب یہ لوگ چلے گئے تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا اب ہم اونپر چڑہائی کرینگے اور وہ کبھی ہم پر آیندہ چڑہ کر نہ آئین گے - چنانچہ یہی ہوا - اور اللہ تعالی نے مکہ فتح کرادیا -

غزوہ بنی قریظہ

۱۴ رسول اللہ کا بنی قریظہ پر حصار	جب یہ رات گزر گیئی اور صبح ہوئی تو رسول اللہ صلعم مدینہ کو لوٹ گیے

اور مسلمانون نے ہتیار کہول ڈالے - اور سعد بن معاذ کے لئے مسجد مین ایک قبہ استادہ کیا گیا - تاکہ وہ وہان مسجد سے جلد لوٹ آیا کرے - جب ظہر کا وقت ہوا تو جبرئیل نبی صلعم کے پاس آئے - اور کہا آپ نے کیا ہتیار رکہدیے - کہان جبرئیل نے کہا - فرشتون نے تو ہتیار ابہی نہین رکہے - اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے - کہ آپ بنی قریظہ کی طرف جائین - اور مین بہی اونکی طرف جاتا ہون - اسواسطے رسول اللہ نے ایک منادی کو حکم دیا - اور اوس نے ندا کی کہ جو لوگ سامع اور مطیع ہین اونہین چاہیے کہ عصر کی نماز بنی قریظہ مین چلکر پڑہین - اور علی کو رایت دیکر آگے آگے روانہ کردیا - اور پیچہے سے اور لوگ بہی اون سے ملنا شروع ہوگئے - اور رسول اللہ صلعم قریظہ کے پاس جاکر اترے - وہان لوگ عشاء اخیرہ کے بعد تک آتے اور عصر کی نماز پڑہتے رہے - اور رسول اللہ صلعم نے اس پر کوئی اعتراض نہین کیا - پہر رسول اللہ بنی قریظہ پر ایک مہینے تک یا پچیس روز تک حصار کیے پڑے رہے -

۱۵ بنی قریظہ کا ابولبابہ سے مشورہ اور اپنے آپ کو رسول اللہ کے حوالہ کرنا -

جب اون پر حصار کی بہت سختی ہوئی - تو اونہون نے رسول اللہ کے پاس آدمی بہیجا - کہ ہمارے پاس ابولبابہ بن عبدالمنذر کو جو بنی اوس مین کا ایک انصاری تہا بہیجدیجیے ہم اوس سے مشورہ کرینگے رسول اللہ نے اوسے بہیجدیا - جب اونہون نے اوسے دیکہا - تو اونکے مرد اوسکے پاس آئے - اور عورتین اور بچے اوسے دیکہہ کر روئے - اس سے ابولبابہ کو اون پر ترس آگیا - اونہون نے اوس سے پوچہا کہ کیا ہم اپنے آپ کو رسول اللہ کے حوالہ کردین - اوس نے کہا ہان حوالہ کردو - اور اپنے حلق کی طرف ہاتہ سے اشارہ کیا - کہ ذبح کیے جاؤگے -

ابولبابہ کہتا ہے - کہ مین نے کہنے کو تو کہدیا کہ ذبح کیے جاؤگے - مگر میری قوم وہان سے ہٹی بہی نہین تہی کہ مجہے معلوم ہوگیا - مین نے اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتہ

خیانت کی ہے۔ پھر مین نے دل مین کہا کہ جس جگہ مین نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ عصیان کیا ہے وہان ہرگز کھڑا رہنا نہ چاہیئے۔ اِس لئے وہان سے چلدیا (اور رسول اللہ کے پاس شرم کی وجہ سے نہ آیا) منہ اُٹھائے آگے چلا گیا۔ اور جا کر مسجد نبوی مین ایک ستون سے اپنے آپ کو باندہ دیا اور کہا جب تک خدا تعالیٰ میری خطا معاف نکرے اُسوقت تک مین یہان سے کہین نہ جاؤنگا۔ اِس سے اللہ تعالیٰ نے اوسکی خطا معاف کی اور رسول اللہ صلعم نے اوسے چھوڑ دیا۔

پھر بنی قریظہ رسول اللہ کے حکم سے اپنے قلعون سے اُتر آئے۔ اور مسلمانون کی قید مین آ گئے۔

> ۱۶ قریظہ کی نسبت سعد کو حکم بنانا اور اونکا اونکی نسبت قتل کا فتوی دینا۔

تب بنی اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ان ہمارے موالی کی نسبت وہی عمل کیجیے جو آپ نے خزرج کے موالی بنی قینقاع کے ساتھ کیا تھا اور جسکا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا کیا آپ لوگ اس بات پر راضی نہین ہین۔ کہ جو سعد بن معاذ اس بات مین فیصلہ کرے وہ کیا جائے۔ اونہون نے کہا کہ ہان ہم اوسکے فیصلہ پر راضی ہین۔ پھر سعد کی قوم کے لوگ اونکے پاس آئے اور چونکہ زخمون سے اونکی حالت بڑی ندہال ہو رہی تھی اس لئے اونہین ایک گدہے پر سوار کرایا اور لیکر رسول اللہ صلعم کے پاس آئے۔ اور راستہ مین یہ لوگ اون سے کہتے جاتے تھے۔ کہ تو اپنے موالی کے ساتھ احسان کر جب انہون نے بہت کہا۔ تو انہون نے کہا کہ اب یہ وہ وقت ہے کہ اس وقت سعد اللہ کے کام مین کسی لائم کی ملامت کا اندیشہ نہین کرے گا اس سے بہت لوگون کو معلوم ہو گیا کہ وہ اونہین قتل کرائینگے

جب سعد رسول اللہ کے پاس آئے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے سید کی تعظیم
کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ راوی کو شبہہ ہے سید کے بجاے خیر کا لفظ آپ نے فرمایا تھا۔
اِس لئے سب لوگ اونکی تعظیم کو کھڑے ہو گئے۔ اور اونہین گدہے پر سے اُتارا۔ اور بولے
اے ابوعمرو اپنے موالی پر احسان کر۔ رسول اللہ صلعم نے تجھے اِس فیصلہ مین حاکم مقرر کیا ہے
سعد نے اون سے پوچھا۔ کیا آپ لوگ سچے دل سے مجھے اِس معاملہ مین حکم بناتے ہین
اور اللہ تعالی کی قسم کھا کر یہ عہد کرتے ہین کہ مین کہون گا اوسے آپ لوگ مانین گے سب
نے کہا ہان ہم مانین گے۔ پہر اونہون نے دوسری طرف منہ پہیرا جدہر رسول اللہ صلعم تہے
اور اجلالاً رسول اللہ صلعم سے نظر کترا کر کہا۔ کیا اودہر والے لوگ بہی یہی عہد کرتے ہین سب نے
کہا ہان اور رسول اللہ صلعم نے بہی فرمایا ہان ۔

تب سعد نے کہا تو مین حکم دیتا ہون۔ کہ آپ ان مین سے لڑائی لڑنے والون کو تو
قتل کر دیجیے۔ اور بچون اور عورتون کو لونڈی غلام بنا لیجیے۔ اور اونکے اموال تقسیم کر دیجیے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ جو حکم سات آسمانون کے اوپر سے آیا ہے تونے بہی اوسی
کے موافق فیصلہ کیا۔ اور یہی ٹہیک ہے ۔

۷ ا بنی قریظہ کا قتل اور مال غنیمت کی تقسیم پہر بنی قریظہ کو لیکر بنت الحارث کے گہر مین جو بنی النجار
کی ایک عورت تہی محبوس کر دیا گیا۔ پہر رسول اللہ صلعم مکان سے نکلکر مدینہ کے بازار
مین آ گئے۔ اور وہان خندقین کہدوائین۔ پہر اون کو بنت الحارث کے گہر سے نکلوا نکلوا کر
اون خندقون مین اون کی گردنین مروادین۔ انہین لوگون مین جن کی گردنین ماری گئین حیی بن
اخطب اور کعب بن اسد یہود کے سردار بہی تہے۔ اور اون سب کی جن کی گردنین ماری
گئین چہہ سو یا سات سو تعداد تہی اور بعض کہتے ہین کہ سات سو اور آٹھ سو کے درمیان

اونکی تعداد تھی -

حیی بن اخطب جب مشکین بندھا ہوا آیا - اور اوس نے نبی صلعم کو دیکھا تو بولا - کہ مین نے جو تیرے ساتھہ عداوت کی اس سے مین اپنے آپ کو ملامت نہین کرتا - مگر جسے اللہ چھوڑ دے اوسکا ساتھی کون ہے - پھر لوگون سے کہا اللہ کے حکم سے کچھہ چارہ نہین ہے - بنی اسرائیل کی قسمت مین تو ایسے ہی معاملات قدرت نے بہت لکھدیئے ہین - پھر اوسکو بٹھاکر گردن ماردی گئی -

اون مین سے کوئی عورت قتل نہین کی گئی - صرف ایک عورت کسی حادثہ سے مرگئی اور ایک اور عورت ارقہ بنت عارضہ اونہین سے قتل ہوئی - اور ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسید بن عبید مسلمان ہو گئے -

پھر رسول اللہ صلعم نے اونکے مال تقسیم کئے - سوار کو تین حصّے دیئے - گھوڑے کے دو حصّے اور سوار کا ایک حصّہ - اور پیادون کو جن کے پاس گھوڑے نہ تھے ایک ایک حصّہ دیا - اسوقت سوار کل چھتیس ۳۶ تھے -

اور اوس مین سے رسول اللہ نے خمس نکالا - یہ پہلا ہی موقع تھا کہ مال غنیمت مین دو دو حصّے ملے - اور خمس نکالا گیا -

۱۸ ریحانہ کا انتخاب اور سعد بن معاذ کی موت ان بیویون کی عورتون مین سے رسول اللہ صلعم نے ریحانہ بنت عمرو بن خنافہ کو اپنے واسطے پسند فرمایا - اور چاہا کہ اوس سے نکاح کرلین - مگر اوس نے کہا کہ مجھے اپنے ملک مین الگ ہی رہنے دیجیئے یہ میرے لئے اور آپکے لئے بہتر ہے -

جب یہ قریظہ کا معاملہ ہوچکا - تو سعد بن معاذ کا زخم پھوٹ گیا - اور اون کی دعا مقبول ہوئی

(یعنی اون کا انتقال ہوگیا) وہ ابہی تک اپنے اوسی خیمہ مین تہے جو مسجد مین اونکے لئے نصب کیا گیا تہا۔ اس زخم کی تکلیف کا حال سنکر رسول اللہ صلعم اور ابو بکر اور عمر اون کے پاس آئے۔ بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین نے ابو بکر اور عمر کی اپنے حجرہ سے آواز سنی کہ وہ اون پر روتے تہے۔ لیکن نبی صلعم کا یہ حال تہا۔ کہ آپ کسی پر کبہی نہین روتے تہے۔ اگر آپ کو بڑا ہی صدمہ ہوتا تو آپ اپنی ڈاڑہی پکڑ لیا کرتے تہے۔

قریظہ کی فتح ذی القعدہ اور شروع ذی الحجہ مین ہوی تہی۔ اور خندق کی لڑائی مین چہ مسلمان اور قریظہ کے واقعہ مین تین مسلمان مارے گئے تہے۔

سنہ ۶ ہجری

غزوہ بنی لحیان

۱۹ رسول اللہ کا بنی لحیان پر جانا اور عسفان مین پہونچکر مکہ والون کو دہمکی دینا

اس سال کے مہینے جمادی الاولے مین رسول اللہ صلعم بنی لحیان کی طرف روانہ ہوے تاکہ اصحاب رجیع خبیب بن عدی اور اوس کے ہمراہیون کا اون سے انتقام لین۔ مگر ظاہر مین یہ مشہور کیا کہ آپ شام کو جاتے ہین۔ تاکہ دشمنون پر بے خبری مین جا پڑین۔ غرض چلتے چلتے غران مین پہونچے جہان بنی لحیان کے ساکن تہے۔ یہ مقام امج اور عسفان کے بیچ مین ہے۔ لیکن وہان معلوم ہوا کہ اون لوگون کو آپ کے آنے کی خبر لگ گئی۔ اور وہ بہاگ کر پہاڑون کی چوٹیون پر جا چہپے۔

جب رسول اللہ کو یہ لوگ نہ ملے۔ تو آپ نے دو سو شتر سوار لئے۔ اور مکہ والون کی

تخویف کے واسطے عسفان مین جاکر اُترے اور اپنے اصحاب مین سے دو سوار دن (حضرت ابو بکر اور ایک اور شخص) کو بہیجا یہ دونون شخص کراع العمیم تک پہونچے۔ اور پہر رسول اللہ صلعم مدینہ کو واپس چلے آئے۔

غزوہ ذی قرد

۲۰ بنی فزارہ کا رسول اللہ کے اونٹ لوٹنا اور سلمہ کا اون کے تعاقب مین جانا۔

پہر رسول اللہ صلعم مدینہ واپس تشریف لائے۔ مگر کچہہ بہت روز نہین ہونے تہے۔ کہ عیینہ بن حصن الفزاری نے غطفان کے کچہہ سوار لئے۔ اور نبی صلعم کے شیردار اونٹ آکر پکڑ لے چلا۔ جب یہ لوگ اونٹ لے چلے تو سب سے اوّل اونہین سلمہ بن الاکوع الاسلمی نے دیکہا۔ اسطرح پر ابو جعفر نے ابن اسحٰق سے غزوہ بنی لحیان کے بعد اس غزوہ کا ذکر کیا ہے۔ مگر صحیح بروایت سلمہ سے اس طرح پر آئی ہے۔ کہ جب رسول اللہ صلعم واقعہ حدیبیہ سے لوٹ کر آگے ہین تو اوسوقت یہ واقعہ ہوا ہے۔ ان دونون واقعات مین بڑا تفاوت ہے۔

سلمہ بن الاکوع کہتا ہے کہ جب ہم صلح حدیبیہ سے نبی صلعم کے ساتہہ مدینہ کو آئے۔ تو رسول اللہ صلعم نے مجہے اپنے غلام رباح کے ساتہہ اپنی سواری کے اونٹ لینے کو بہیجا مین طلحہ بن عبید اللہ کے گہوڑے پر رباح کے ساتہہ روانہ ہوا۔ جب صبح ہوئی تو عبد الرحمن بن عیینہ بن حصن الفزاری آیا۔ اور رسول اللہ کی سواری کے اونٹ سب کے سب غنیمت مین لیکر چلدیا۔ اور رسول اللہ کے راعی کو قتل کر ڈالا۔ مین نے رباح سے کہا کہ یہ گہوڑا لے اور اِدہر سے جا کر طلحہ کو دیدے اور رسول اللہ صلعم کو اطلاع کردے۔ کہ مشرکین نے آپ کے اونٹ لوٹ لئے۔

پہر وہ کہتا ہے۔ کہ مین ایک پہاڑی پر چڑہا۔ اور وہان سے تین مرتبہ چلا کر کہا۔ یا صباحاہ۔ پہر مین

اون لوگون کے پیچھے چلا اور تیر مارنا شروع کیئے اور یہ رجز پڑہنے لگا۔

خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَع	وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّع
یہ تیر ہے۔ اور میرا نام یاد رکھہ مین ابن الاکوع ہون	اور آج کا دن دودہ پینے والون کا دن ہے

وہ کہتا ہے کہ مین برابر تیر مارتا اور اونکو لنگڑا کرتا چلا جاتا تہا۔ اور جب کبہی کوئی سوار میری طرف آتا۔ تو مین کسی درخت کی جڑ کے اوٹ مین ہو جاتا۔ اور وہان سے تیر مار کر اوسے لنگڑا کر دیتا تہا۔ اور جب وہ پہاڑ کی تنگ گہاٹیون مین جاتے تو مین اونکے اوپر سے پتہر پہینکتا تہا۔ آخرکار جتنے رسول اللہ کی سواری کے اونٹ تہے اون سب کو کہید کہید کر مین نے اپنے پیچہے کر لیا۔ اور اب وہ لوگ اور مین رہ گیا۔ اونہون نے کوئی تیس نیزہ اور چادرون سے زیادہ پہینکدین کہ ہلکے ہو جائین۔ مگر میرا یہ حال تہا کہ جب کوئی چیز اونکی مجہے ملتی تو مین اسپر ایک علامت کر دیتا۔ کہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب اوسے پہچان جائین۔

۱۲ اخرم کا عبد الرحمن کے ہاتہہ سے قتل ہونا اور ابو قتادہ کا عبد الرحمن کے برچہا مارنا اور نبی صلعم کا ذی قرد پر پہونچنا

رفتہ رفتہ وہ لوگ ایک ٹیلے کے پاس ایک تنگ مقام مین پہونچے وہان عیینۃ بن حصن بن حذیفہ بن بدر اون کی مدد کو آگیا۔ اور وہ سب بیٹہکر دوپہر کا کہانا کہانے لگے۔ جب عیینہ نے مجہہ کو دیکہا تو لوگون سے پوچہا۔ یہ کون ہے۔ بولے کہ اس شخص نے ہم کو بڑا تنگ کیا ہے جتنے اونٹ تہے اسنے ہم سے واپس لے لئے۔

مین ابہی اسی جگہہ پر تہا۔ کہ مین نے رسول اللہ کے سوارون کو آتے دیکہا۔ کہ وہ درختون کے بیچ مین دور سے دکہائی دیئے ان مین سے سب سے اوّل اخرم الاسدی تہا جسکا نام محرز بن نضلہ تہا اور اسد بن خزیمہ کے بطن سے تہا۔ اور اخرم کے پیچہے ابو قتادہ اور اوسکے پیچہے مقداد بن الاسود الکندی تہا۔ جب اخرم میرے پاس کو آیا تو مین نے اوسکے گہوڑے کی لگام پکڑ لی۔ اور کہا کہ

ان لوگون کے پاس نہ جا ۔ نہ معلوم رسول اللہ صلعم اور اصحاب رسول اللہ کب آئین اور اوسوقت تک یہ لوگ تجھے کہین کاٹ کر نہ پھینکدین ۔ اخرم نے کہا سلمہ اگر تو اللہ تعالی پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو میرے اور شہادت کے درمیان حائل نہو ۔ سلمہ کہتا ہے کہ اوس نے جب یہ لفظ کہا تو مین نے اوسے چھوڑ دیا ۔ اور وہ عبد الرحمن بن عیینہ سے جا بھڑا اور اوس کے گھوڑے کی کوچین کاٹ دین ۔ مگر عبد الرحمن نے اوسکے ایک برچھا مارا اور اوسے مار ڈالا ۔ اور اخرم کے گھوڑے پر سوار ہو گیا ۔ اسی مین ابوقتادہ رسول اللہ صلعم کا سوار اوسکے پاس جا پہونچا ۔ اور عبد الرحمن کے جا کر ایک نیزہ مارا اس سے وہ لوگ بھاگ نکلے ۔

سلمہ کہتا ہے کہ جس نے محمد صلعم کو اکرام دیا ہے ۔ اوسی کی مجھے قسم ہے کہ مین برابر اپنے پاؤون سے دوڑتا چلا جاتا تھا ۔ اور اوسکا پیچھا نہین چھوڑتا تھا یہانتک کہ چلتے چلتے مین اتنا نکل گیا کہ اصحاب محمد صلعم کا میرے پیچھے کوئی نشان نہ رہا ۔ اور اونکا غبار بھی دکھائی دینا موقوف ہو گیا ۔ یہان بنی فزارہ غروب آفتاب کے قریب ایک غار کی طرف کو پھرے جسمین پانی تھا ۔ اور جسے ذو قرد کہتے تھے تاکہ وہان جا کر وہ پانی پئین ۔ اور جو مدت سے پیاسے ہو رہے تھے اپنی پیاس بجھائین ۔ مگر یہان بھی اونھون نے مجھے دیکھا کہ مین اونکی تعاقب مین چلا جاتا ہون ۔ وہان سے بھی مین نے اونہین ہٹا دیا اور ایک قطرہ پانی کا اونہین نہ چکھنے دیا ۔

سلمہ کہتا ہے کہ وہ لوگ بیت ذی ابھر مین پہونچ کر بہت تھک گئے ۔ جب مین اونکے تیر مارتا تھا تو اون کے شانون کی ہڈیون مین لگتا تھا اور مین کہتا تھا ؎

خذھا وانا ابن الاکوع	والیوم یوم الرضع

اور اونھون نے ایک ٹیلہ پر دو گھوڑے چھوڑ دیے (تاکہ سلمہ اونکے لالچ مین آ کر ہمارا پیچھا چھوڑ دے) مین نے اونکو پکڑ لیا اور نبی صلعم کے پاس لے آیا ۔ اسوقت مجھے راستہ مین میرا چچا عامر ملا ۔ جو ایک

سطیحہ (تھیلے) مین دودھ کی لسی ح اور ایک سطیحہ مین کچھ پانی لئے آرہا تھا - مین نے اوس پانی سے وضو کیا اور نماز پڑھی اور لسی پی لی - پھر مین نبی صلعم کے پاس چلا - آپ اوس چشمہ پر آکر مقیم ہو گئے تھے جہان سے مین نے بنی فزارہ کو نکالا تھا اور جسکا نام ذی قرد تھا -

۲۳ رسول اللہ کا ذی قرد سے واپس ہونا اور سلمہ کی دوڑ

جب مین رسول اللہ کے پاس پہونچا تو دیکھتا کیا ہون - کہ مین نے دشمن سے جو اونٹ چھڑائے تھے اور جو نیزہ اور چادرین دشمنون نے پھینکی تھین وہ سب رسول اللہ نے لے لی ہین - اور بلال نے اون اونٹون مین سے ایک اونٹنی ذبح کی ہے اور وہ اوسے بھون رہے ہین - مین نے رسول اللہ سے عرض کیا - کہ رسول اللہ مجھے سو آدمی منتخب کر لینے دیجئے - اور دشمنون کے پیچھے جانے دیجئے - مین اونہین سب کو خاک مین ملائے دیتا ہون - رسول اللہ صلعم یہ سنکر مسکرائے اور فرمایا کہ وہ لوگ اب غطفان کی مہمانیان کھا رہے ہین - (یعنی اب اون کی جگہ پہونچ گئے ہین وہان نہ جانا چاہیئے) -

پھر ایک غطفان کا آدمی آیا - اور کہنے لگا کہ فلان شخص نے اونکے لئے اونٹ ذبح کیا تھا - اور لوگ ابھی اونٹ کو ذبح کرکے کھال ہی اتار رہے تھے کہ دور سے غبار اوڑتا ہوا دکھائی دیا - غبار کو دیکھکر وہ یکایک بول اُٹھے - کہ محمد آپہونچا اور نکلکر بھاگ گئے -

جب رات گزر گئی اور صبح ہوئی تو رسول اللہ نے فرمایا - کہ اِس موقع پر ابو قتادہ ہمارے اچھے سوارون مین اور سلمہ بن الاکوع ہمارے اچھے پیادون مین نکلے - پھر مجھے رسول اللہ نے دو حِصّہ دیے ایک سوار کا حِصّہ اور ایک پیادہ کا حِصّہ اور پھر جب واپس چلے تو خاص اپنے اونٹ پر مجھے ردیف کر لیا - آپ عضبا اونٹنی پر سوار تھے -

جب ہم راستہ مین لوٹے مدینہ کو جا رہے تھے تو مین نے ایک انصاری کو دیکھا کہ بہت ہی

تیز دوڑتا تھا۔ اور کوئی بھی اوس سے آگے نہ چل سکتا تھا۔ اور کہتا جاتا تھا بھلا کوئی ایسا ہے جو میرے ساتھ دوڑے۔ جب کئی مرتبہ اوس نے کہا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مجھے اذن دیں تو مین اسکے ساتھ دوڑون۔ فرمایا اچھا اگر تیری مرضی ہے تو دوڑ۔ سلمہ کہتا ہے کہ مین اونٹ پر سے اُتر پڑا۔ اور دوڑا اور کوئی ایک دو کوس اوسکے پیچھے لگا چلا گیا۔ پھر کچھ دم لیا۔ پھر اوسکے پیچھے دوڑا اور ایک دو کوس اور چلا گیا۔ پھر مین نے اپنی رفتار اور تیز کردی اور جا کر اوسے پکڑ لیا۔ اور اوسکے شانون پر دھپا مار کر کہا کہ تجھ سے مین نکل گیا۔ اوس نے کہا میرا بھی یہی خیال ہے۔ پھر مین اوس سے آگے مدینہ جا پہونچا۔ وہان ہم تین ہی دن ٹھیرے اور پھر خیبر کو کوچ کر دیا۔

اس غزوہ مین یا خیل اللہ ارکبی (اے خدا کے سوارو سوار ہو جاؤ) پکارا گیا تھا۔ اس سے پہلے ایسی منادی نہین ہوا کرتی تھی۔

خزاعہ کے بنی المصطلق کا غزوہ

۲۳۴۔ رسول اللہ کا بنی المصطلق پر جانا اور ہشام کا عبادہ کے ہاتھ سے دہوکے سے قتل۔

اس غزوہ کا ذکر مین نے غزوہ ذی قرد کے بعد کیا ہے مگر یہ سنہ ۶ ہجری کے ماہ شعبان مین ہوا ہے۔

رسول اللہ صلعم نے سنا تھا۔ کہ بنی المصطلق جمع ہوے ہین۔ اور آپ کے برخلاف کچھ کارروائی کرنا چاہتے ہین۔ اِن کا سردار حارث بن ابی ضرار تھا۔ جو رسول اللہ کی بی بی جویریہ کا باپ تھا۔

غرض جب آپ نے سنا تو آپ بھی اونکی طرف نکل کر روانہ ہوئے۔ اور ایک چشمہ پر جسکا نام مریسیع تھا اور قدید کی طرف واقع تھا فریقین کا مقابلہ ہوا۔ وہان دونون مین لڑائی ہوئی۔ اور مشرکون

شکست کھا کر بھاگ گئے اور اونکے کچھ لوگ مارے گئے مسلمانون مین صرف ایک شخص مارا گیا۔ جو بنی لیث بن بکر سے تھا اور جسکا نام ہشام بن صبابہ تھا اور مقیس بن صبابہ کا بھائی تھا اوسے ایک انصاری نے عبادہ بن الصامت کے آدمیون مین سے مار دیا تھا۔ وہ سمجھا تھا کہ یہ دشمن کا آدمی ہے۔ یہ قتل صرف دہوکے سے ہوگیا تھا۔

۴۴ رسول اللہ کا نکاح جویریہ بنت الحارث سے رسول اللہ صلعم کو اس وقت سبایا بہت ملے تھے۔ اور سب اونہین آپ نے مسلمانون مین تقسیم کردیا تھا۔ انہین مین جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار بھی تھی۔ اور ثابت بن قیس بن شماس کے یا اونکے ابن عم کے حصّہ مین آئی تھی۔ اوسکے حصّہ وارسے اور اوس سے مکاتبت پر تصفیہ ہوگیا۔ اس سے وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آئی۔ اور اپنی کتابت ادا کرنے کے لئے آپ سے مدد چاہی۔ آپ نے فرمایا کہ مین تجھے ایک بات اس سے بھی بہتر بتاؤن اگر تو اوسے قبول کرے تو بہت ہی اچھا ہے۔ اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ مین تیری کتابت دیئے دیتا ہون اور تجھ سے نکاح کئے لیتا ہون۔ کہا اچھا یا رسول اللہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ جب لوگون نے سنا کہ آپ نے جویریہ بنت الحارث سے نکاح کرلیا۔ تو اونہون نے جو اسیر حصّہ مین پائے تھے اونہین آزاد کردیا۔ کہ یہ لوگ رسول اللہ کے سسرالی ہین انہین لونڈی غلام بنانا نہ چاہیے۔ اس طرح بنی المصطلق کے کوئی سو آدمی آزاد ہوگئے۔ اور جویریہ اپنی قوم کے واسطے نہایت ہی برکت کا باعث ہوئی۔ کہ کوئی عورت ایسی نہ ہوئی ہوگی۔

۴۵ جہجاہ اور سنان کے جھگڑے پر انصار اور مہاجرین کی تکرار اور عبداللہ بن ابی کا مہاجرین کے برخلاف کلمات کہنا اور رسول اللہ کی دانائی

ابھی لوگ اسی چشمہ پر ہی ٹھیرے ہوئے تھے۔ اور لوگ جا جا کر اون سے پانی لاتے تھے۔ کہ اسی مین ایک نیا واقعہ اُٹھ کھڑا ہوا حضرت عمر بن الخطاب

کا ایک نوکر تہا جو بنی غفار مین سے تہا اوسکا نام جہجاہ تہا - اور ایک شخص سنان الجہنی تہا جو خزرج کے بطن بنی عوف کا حلیف تہا - اِن دونون آدمیونمین پانی پر کچہہ تکرار ہوئی - اور قتال کی نوبت پہونچ گئی - جہنی نے پکارا یا معشر الانصار اور جہجاہ نے آواز دی یا معشر المہاجرین اس سے عبداللہ بن ابی بن سلول کو غصہ آیا - اوسکے پاس اس وقت اوسکی قوم کے کچہہ آدمی تہے اور اُن مین زید بن ارقم ایک کم عمر لڑکا بہی تہا - عبداللہ نے کہا کہ کیا یہان تک نوبت پہونچ گئی - ہمارے ہی ملک مین وہ ہمپر زور جتانے لگے - واللہ جب ہم مدینہ جائین گے - تو جو کوئی عزیز و غالب ہوگا تو وہ ذلیل کو نکال باہر کرے گا - پہر اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوا - اور اون سے کہنے لگا کہ یہ تمہارا ہی اپنا قصور ہے - تم نے ہی اونہین اپنے ملک مین ٹہیرایا - اور اپنے اموال مین اونہین اپنا شریک بنایا - اگر اب بہی جو کچہہ تمہارے ہاتہون مین ہے روک لو تو اونہین کسی اور ملک مین جانا پڑے گا - زید نے یہ سب باتین سنین اور نبی صلعم کے پاس آیا اور سب حال بیان کر دیا - یہ اوسوقت کا ذکر ہے کہ رسول اللہ اس غزوہ سے فارغ ہو چکے تہے -

اوسوقت حضرت عمر بن الخطاب آپ کے پاس موجود تہے - اوتہون نے عرض کیا - یارسول اللہ عباد بن بشر کو حکم دیجیے کہ وہ جا کر عبداللہ کو قتل کر دے - آپ نے فرمایا یہ کیونکر ہوسکتا ہے - لوگ کہین گے کہ محمد اپنے ہی اصحاب کو مار ڈالتا ہے - مگر اِسوقت کوچ کی منادی کر دینا چاہیے - چنانچہ آپ اوسی وقت چلدیے - حالانکہ وہ وقت کوچ کا نہ تہا - اس سے یہ غرض تہی - کہ اِس بحث کو فریقین ترک کر دین - اور اپنے کوچ مین مصروف ہو جائین -

اِس وقت اسید بن حضیر رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - اور سلام علیکم کرکے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے ایسے وقت کوچ کیا ہے کہ پہلے کبہی ایسے وقت نہین کیا کرتے تہے - آپ نے فرمایا کیا تو نے وہ بات نہین سنی جو عبداللہ بن ابی نے کہی ہے - اسید نے کہا وہ کیا

ہے۔ کہا وہ کہتا ہے۔ کہ جب وہ مدینہ جائیگا تو جو عزیز اور غالب ہوگا وہ ذلیل اور مغلوب کو وہان سے نکال باہر کرے گا۔ اسید نے کہا تو آپ واللہ اوسے نکال باہر کرین گے۔ کیونکہ آپ عزیز اور وہ ذلیل ہے۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ آپ اوسکے ساتھہ نرمی کیجیے۔ اللہ تعالے نے آپ پر احسان کیا ہے۔ عبد اللہ کی قوم والے موتیون کو پروتے تھے کہ اوسکے لئے تاج بنا دین۔ وہ دیکھتا ہے کہ آپ نے اوسکا ملک چھین لیا ہے۔

جب عبد اللہ بن ابی نے سنا کہ جو کچھہ اوسنے کہا تھا اوسکا سب حال زید نے جاکر رسول اللہ سے کہدیا۔ تو وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور قسم کھائی کہ جو کچھہ زید نے کہا وہ مین نے نہین کہا تھا۔ اور اس قسم کا ایک لفظ بھی مین نے مُنہ سے نہین نکالا تھا۔ عبد اللہ اپنی قوم کا ایک شریف آدمی تھا۔ اِس سے اور لوگ اُس کی سفارش مین کہنے لگے یا رسول اللہ اِس لڑکے نے غلطی کی ہوگی۔ پھر اِس باب مین اللہ تعالیٰ کے بیان سے یہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُولُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُولُهُ ط وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ اتَّخَذُوا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ط اِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ لَا يَفْقَهُونَ ط وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ط وَاِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ط كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ط هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ط قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُونَ ط وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ط سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط لَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ط

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ط وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ط يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ط وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط اے پیغمبر جب تمہارے پاس منافق آتے ہین تو تمہین خوش کرنے کے لیے کہدیتے ہین کہ ہم تو پکارے کہتے ہین کہ آپ بے شک خدا کے رسول ہین - اور اگرچہ اللہ تو جانتا ہے کہ تم بیشک اوسکے رسول ہو مگر اللہ تم کو یہ بھی جتاے دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹ بولتے ہین کیونکہ وہ سچے دل سے نہین کہتے ان لوگون نے اپنی قسمون کو ڈھال بنا رکہا ہے تو اوسکی آڑ مین لوگون کو راہ خدا سے روکتے ہین - کیا ہی برے کام ہین جو یہ لوگ کر رہے ہین - کس لیے یہ لوگ پہلے ایمان لائے پہر مکر گئے یہان تک کہ انکے دلون پر مہر کردی گئی - تو اب یہ حق بات کو سمجھتے ہی نہین - اور اے پیغمبر تم انکے ظاہری حال کو دیکھو تو ان کے ڈیل ڈول تمہاری نظر مین کہپ جائین اور بات کرین تو تم اِن کی بات کو توجہ سے سنو - تمہارے سامنے اس طرح پر ٹیک لگا لگا کر بیٹھے ہین کہ گویا وہ لکڑیون کے بوتے ہین جو دیوارون کے سہارے لگے رکہے ہین - ہر ایک زور کے آواز کو سمجھتے ہین کہ اِن ہی کو للکارا - اے پیغمبر یہی لوگ تمہارے جانی دشمن ہین - تو اِن سے بچتے رہو ان کو خدا کی مار کدہر بہکے چلے جا رہے ہین اور جب اِن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول خدا کی خدمت مین چلین کہ وہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرین تو وہ سنتے ہی اپنے سر پہیر لیتے ہین اور اے پیغمبر تم اسوقت اِن کو دیکھو تو ایسے مغرور ہوتے ہین کہ تمہاری طرف رخ بھی نہین کرتے - اِن لوگون کے لئے تم دعاے مغفرت کرو یا نہ کرو ان کے حق مین دونو باتین یکسان ہین خدا تو انکے گناہ معاف کرنے والا ہی نہین

بیشک خدا نافرمان لوگون کو ہدایت نہین دیا کرتا ۔یہی تو ہین جو لوگون کو بہکایا کرتے ہین کہ جو لوگ رسول خدا کے پاس آجمع ہوئے ہین اپنا پیسہ اون پر نہ خرچ کرو۔ کہ عاجز آکر آخر کو آپ تتر بتر ہو جائین حالانکہ آسمانون مین اور زمینون مین جتنے خزانے ہین سب اللہ ہی کے ہین ۔ مگر منافقون کو اتنی سمجھ نہین ۔ یہ منافق کہتے ہین ۔کہ اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو جو عزت رکھتا ہے ذلیل کو وہان سے نکال باہر کرے گا ۔ حالانکہ اصلی عزت اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور مسلمانون کی ہے ۔ مگر منافق اس بات سے واقف نہین ۔ اور اس سے زید کے بیان کی تصدیق ہوگئی ۔جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ نے زید کے کان پکڑے اور کہا یہ وہ شخص ہے کہ جسکے کانون کی اللہ تعالی تصدیق کرتا ہے ۔

جب عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول نے اپنے باپ کی باتین سنین ۔ تو وہ نبی صلعم کے پاس آیا ۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے سنا ہے کہ آپ میرے باپ کو قتل کرانا چاہتے ہین ۔اگر آپ کا واقعی یہ ارادہ ہے تو آپ مجھ سے ارشاد فرمایئے مین اوسکا سر کاٹ کر خدمت مین حاضر کردون گا ۔ مگر آپ اور کسی سے اوسے نہ قتل کرایئے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کہین آپ کسی غیر کو حکم دین اور وہ جاکر اوسے قتل کردے ۔ تو جب کبھی مین اوس قاتل کو دیکھون گا کہ وہ زندہ لوگون مین پھرتا ہے تو مجھ سے ہرگز صبر نہو سکے گا ۔ اور مین اوسے مار ڈالون گا ۔ اور پھر مین مسلمان ہوکر ایک کافر کے بدلے مارا جاؤن گا ۔ اور جہنم مین داخل ہوؤن گا ۔ نبی صلعم نے کہا ۔کہ نہین ہم اوسکے ساتھ نرمی کرین گے اور جب تک وہ ہمارے ساتھ ہے حق صحبت تو ادا کرتے ہی رہین گے ۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا ۔کہ بعد مین جب کبھی کوئی حادثہ ہوتا تو اوسکی قوم خود اوسے برا بھلا کہتی اور اوسی کو ڈراتی دھمکاتی اسی بات کو دیکھکر رسول اللہ نے حضرت عمر بن الخطاب سے فرمایا ۔

عمرؓ دیکھو اس نرمی کا نتیجہ کیسا اچھا ہوا جس روز کہ تمنے اوسے مارڈالنے کو مجہسے کہا تھا اگر مین اوس روز اوسے مارڈالتا تو اوسکی قوم کیسی بہڑک اوٹھتی - اور اگر اب مین اوسی کے لوگون سے اوسکے قتل کو کہون تو وہ اوسے ابہی مارڈالین گے - حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے افعال مین میرے افعال کی بہ نسبت بڑی خیر و برکت ہے -

۲۶ مقیس کا دہوکہ سے مسلمان بنکر عبادہ کو قتل کرکے مرتد ہوجانا -

اسی سال مقیس بن صبابہ آپ کی خدمت مین آیا - اور اصلی حال دل کا تو نہ کہا بلکہ عرض کیا یا رسول اللہ مین مسلمان ہوکر آیا ہون - اور اپنے بہائی کی دیت چاہتا ہون جو دہوکہ سے مارا گیا ہے - آپ نے ہشام بن صبابہ کی دیت دینے کے لیے حکم دیدیا - جسکے قتل کا ذکر ابہی اوپر آچکا ہے - پہر مقیس رسول اللہ کے پاس کوئی چند عرصہ تک رہا کیا - اور اپنے بہائی کے قاتل پر حملہ کرکے اوسے مارڈالا - اور مرتد ہوکر مکہ کو بہاگ گیا - اور یہ اشعار کہے -

شفی النفس ان قد بات فی القاع مسندا	تضرج ثوبیہ دماء الاخادع
اس بات سے دل ٹھنڈا ہوگیا - کہ وہ میدان مین اوسکو سہارے یعنی مقتول پڑا رہا -	اور اوسکے گردن کی رگون کی خون سے اوسکے دونون کپڑے سرخ ہوگئے
وکانت ہموم النفس من قبل قتلہ	تلم فتحمینی وطاء المضاجع
اوسکے قتل سے پیشتر دل مین رنج والم جمع ہورہا تھا -	اور مجہے بستر ون پر پانون نہین رکھنے دیتا تھا
حللت بہ نذری وادرکت ثارتی	وکنت الی الاصنام اول راجع
اب مین نے اوسکے قتل سے اپنی نذر پوری کرلی - اور خون کا انتقام لے لیا -	اِسلیے اب مین بتونکی طرف سب سے اول رجوع کرتا ہون

بی بی عائشہ پر بہتان

۲۷ رسول اللہ کا اپنی بیبیون کو قرعہ ڈالکر سفر مین لیجانا اور بی بی عائشہ کا لشکر سے تنہا پیچہے رہ جانا -

بی بی عائشہ پر افک اور بہتان کا واقعہ اوسوقت ہوا ہے

کہ جب رسول اللہ صلعم غزوہ بنی المصطلق سے واپس آرہے تھے۔ اسی راستہ مین کسی مقام پر بہتان والون نے وہ باتین کہین جو مشہور ہین۔ اس واقعہ کا بیان بی بی عایشہ کی زبانی اسطرح پر ہے کہ رسول اللہ صلعم جب کبھی سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی عورتون مین قرعہ ڈالا کرتے تھے جسکے نام کا قرعہ نکلتا اوسی کو اپنے ساتھہ سفر مین لیجایا کرتے تھے۔ غزوہ بنی المصطلق مین جب آپ نے اپنی بیبیون مین قرعہ ڈالا تو میرا قرعہ نکلا۔ اس لئے آپ مجھے اپنے ساتھہ لے گئے۔ اوس زمانہ مین عورتین بہت تھوڑا کھاتی تھین اور گوشت کا استعمال نہین کرتی تھین۔

اور میرا قاعدہ تھا کہ جب میرا اونٹ آتا تو مین اپنے ہودج مین بیٹھہ جاتی۔ پھر اونٹ ہانکنے والے لوگ آتے۔ اور میرے ہودج کو اُٹھاتے جسمین مین بیٹھی ہوتی تھی اور اوسے اونٹ کی پیٹھہ پر رکھدیتے اور اونٹ کی نکیل پکڑ کر چلدیتے تھے وہ کہتی ہین کہ جب رسول اللہ صلعم اِس سفر سے مدینہ کو واپس ہوے اور مدینہ کے قریب پہونچے تو وہان ایک مقام پر رات کو کچھہ دیر تک سو رہے۔ پھر رسول اللہ اور سب لوگ چلدیئے۔

اِس وقت اتفاقاً مین کسی حاجت کے واسطے (یعنی طہارت کے لئے) باہر گئی ہوئی تھی۔ اور میرے گلے مین اظفار کی (خوشبودار) پوتون کا ایک ہار تھا۔ میرے گلے مین سے وہ کہین نکل گیا مجھے معلوم بھی نہ ہوا۔ جب مین لوٹ کر آئی تو مین نے اوسے تلاش کیا اور جب نہ ملا تو اوسی جگہہ جہان رفع حاجت کے لئے گئی تھی اوسے ڈھونڈنے کو گئی۔ وہان وہ مجھے مل گیا۔ ادہر اتنے مین میرے اونٹ لے چلنے والے آئے اور ہودج کو لیکر حسب دستور یہ سمجھکر کہ مین اوس مین سوار ہوگئی ہون اٹھایا اور اونٹ پر رکھہ کر چلدیے جب مین لوٹ کر لشکرگاہ مین آئی تو دیکھتی کیا ہون کہ وہان تو ایک چڑیا تک بھی نہین۔ اِس لئے مین اپنی چادر اوڑھہ کر اپنی جگہہ پر لیٹ گئی۔ اور مین نے جان لیا کہ جب وہ مجھے

نہ پائین گے تو ضرور میری تلاش مین آئین گے۔

۲۸ صفوان کا عائشہ کو اونٹ پر بٹھا کر لانا اور لوگون کا اون پر صفوان سے ناجائز تعلق ہونے کا بہتان لگانا

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین وہان پڑی ہوئی تھی کہ اسی مین صفوان بن المعطل السلمی اودہر آگیا۔ وہ لشکر سے کسی کام کے لئے رہ گیا تہا۔ اور رات کو لشکر والون مین نہ تہا۔ جب اوس نے مجھے دیکھا تو میری طرف کو آیا۔ اور وہان ٹھیرا۔ اور مجھے پہچان لیا۔ جب پردہ کا حکم نہین ہوا تہا تو اس سے پیشتر اوس نے مجھے دیکھا تہا۔ جب اوس نے مجھے دیکھا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا۔ اور پوچھا کہ آپ کیسے رہ گئین مین نے اوسے کچھ جواب نہ دیا۔ پہر اوس نے اپنا اونٹ نزدیک کیا۔ اور مجھ سے کہا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ مین اوس پر سوار ہو گئی پہر اوس نے اونٹ کی نکیل پکڑلی۔ اور جلدی جلدی روانہ ہوا۔

وہان جب لوگ اپنے مقام پر پہونچے اور اطمینان سے بیٹھے۔ تو میرے اونٹ والے آدمی اونہین دکہائی دیا۔ ایسے بہتان باندہنے والون نے وہ باتین بنائین جو بنائین (اور مجھ پر بہتان لگایا) اور سارا لشکر لوٹ پڑا اور مجھے اسکا کچھہ علم بہی نہین۔ پہر ہم مدینہ آئے۔ اور مین بیمار ہو گئی اور بیماری بہی بشدت بڑھ گئی۔ اور اس بہتان کا حال رسول اللہ صلعم کے اور میرے مان باپ کے کانون مین بہی پہونچا۔ مگر میرے والدین نے مجھ سے اوسکا کچھہ ذکر نہ کیا۔ البتہ رسول اللہ کی طرف سے مجھے کم التفاتی کے آثار نظر آئے۔ جب آپ گھر مین آتے اور دیکھتے تو مجھ سے اور میری مان سے جو میری تیمارداری کرتی تہین پوچھتے کہ تم کیسے ہو۔ اور اس کے سوا اور کچھہ نہین کہتے۔ اس بےلطفی سے مجھے رنج ہوا۔ اور مین نے آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ اجازت دین تو مین اپنی تیمارداری کے واسطے اپنی مان کے گھر چلی جاؤن۔ آپ نے اجازت دیدی۔ اور مین وہان چلی گئی۔ مجھے ابتک کچھہ نہین معلوم تہا میری بیماری کو بیس ۲۰ روز سے

زیادہ ہو گئے تھے - اور مین نقیہ ہو گئی تھی -

۲۹ بی بی عائشہ کو اپنے بہتان کی خبر مسطح کی ماں سے معلوم ہونا اور عربون مین گھر مین پاخانے کا دستور نہ ہونا -

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ ہم عرب لوگون مین یہ دستور تھا کہ گھر دن مین پاخانہ نہین بناتے تھے - اوس کو مکان مین رکھنا ہم برا سمجھتے تھے - عورتین ہر روز رفع حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تھین - چنانچہ مین بھی ایک روز رفع حاجت کے لئے باہر گئی - اوسوقت میرے ساتھہ مسطح کی ماں بھی تھی - جو ابورہم بن المطلب کی بیٹی تھی - اور مسطح کی ماں کی ماں حضرت ابوبکر الصدیق کی خالہ تہی - عائشہ کہتی ہین کہ مسطح کی ماں جا رہی تھی کہ اوس کی چادر مین میرا پانون اُلجھ گیا - وہ بولی خدا کرے مسطح اجڑ جائے - عائشہ کہتی ہین مین نے اوس سے کہا کہ تم ایسے آدمی کو جو مہاجرین مین سے ہے اور بدر کی لڑائی مین شریک تھا ایسے برے الفاظ سے یاد کرتی ہو - وہ کہنے لگی - کیا تم نے اوس کی وہ بات نہین سنی - مین نے کہا کونسی بات جب اوس نے مجھہ سے ساری داستان سنائی (کہ مسطح نے تمہاری نسبت کہا ہے کہ صفوان سے تمہارا کچھہ تعلق ہے) عائشہ کہتی ہین کہ یہ سنتے ہی میری یہ حالت ہو گئی کہ رفع حاجت کی مجھہ مین طاقت نہ رہی - اور فوراً گھر جا کر بے اختیار رونے لگی - اور اسقدر روئی کہ مین نے جانا میرا جگر پھٹ جائے گا - اور مین نے اپنی ماں سے کہا کہ لوگون نے ایسی ایسی باتین کہین اور تم نے مجھہ سے اوس کا کچھہ بھی ذکر نہین کیا -

اونہون نے کہا بیٹی ذرا اس قدر گھبراؤ نہین - دل کو تسلی سے رکھو - یہ قاعدہ کی بات ہے کہ اگر کوئی عورت کسی شخص کے پاس ہو اور وہ اوسے بہت پیار کرے اور اوس عورت کی سوتنین بھی ہون تو وہ سوتین ایسے ہی برا بھلا کہا کرتی ہین اور اور لوگ بھی ایسے ہی افواہین اُڑایا کرتے ہین -

۳۰ رسول اللہ کا خطبہ اور اوس و خزرج کی تکرار

عائشہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلعم نے اسی مین ایک روز لوگون کے سامنے خطبہ کیا۔ مجھے اِس کا علم نہ تہا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ ایہا الناس یہ کیسے لوگ ہین جو میرے خانہ داری کے معاملات مین مجھے ستاتے ہین اور میری بیبیون کی نسبت باتین بناتے ہین۔ اور بالکل حق کے خلاف بولتے ہین۔ اور یہ بہتان جو (میری بی بی پر) لگاتے ہین ایک ایسے شخص کے ساتہہ لگاتے ہین کہ مین اوسے ہر طرح اچھا سمجھتا ہون۔ اور میرے کسی مکان مین وہ کبھی میرے بغیر نہین جاتا ہے۔

یہ بات عبد اللہ بن ابی بن سلول کے یہان خزرج کے لوگون مین بہت مشہور ہوئی تھی اور مسطح اور حمنہ بنت جحش نے کہی تہی۔ اس حمنہ کے کہنے کی وجہ یہ تہی کہ وہ بی بی زینب کی بہن تہی۔ جو رسول اللہ صلعم کے نکاح مین تہین۔ اِس نے یہ بات اِس وجہ سے پہیلائی تہی کہ اپنی بہن کی خاطر کسی طرح مجھے ضرر پہونچائے۔

غرض جب رسول اللہ نے یہ بات لوگون مین کہی۔ تو اسید بن حضیر نے کہا یا رسول اللہ اگر ایسے بہتان لگانے والے اوس مین ہون تو ہم اونکو روکین گے۔ اور اگر ہمارے خزرج بہائیون مین ہون تو اونکی نسبت جو آپ حکم کرین وہ ہم بجا لائین سعد بن عبادہ نے کہا۔ کہ یہ بات تو اِس وجہ سے کہتا ہے کہ تجھے معلوم ہے کہ اس بہتان کے کہنے والے خزرج ہین اگر تیری قوم ہوتی تو ایسی بات کبھی نہ کہتا۔ اسید نے کہا تو جھوٹا ہے اور منافق ہے اور منافقون کی طرفداری کرتا ہے۔ اور پہر آپس مین لوگون مین تکرار ہونے لگی۔ اور یہ نوبت پہونچ گئی کہ کچھہ نہ کچھہ فساد ہوجائے۔ اِس لئے رسول اللہ صلعم منبر پر سے اوتر پڑے۔ اور خطبہ موقوف کردیا۔

۳۱ رسول اللہ کا بریرہ سے اور زینب عائشہ سے تحقیقات کرنا اور علی کا بریرہ کو مارنا اور رسول اللہ کو طلاق کا مشورہ دینا اور رسول اللہ پر عائشہ کی پاکدامنی کی نسبت وحی کا نازل ہونا اور وحی کی حالت اور حسان مسطح اور حمنہ پر حد لگایا جانا

پہر رسول اللہ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا۔ اور اون سے مشورہ لیا۔ اسامہ

نے تو میری بھلائی کی- مگر علی نے کہا کہ عورتین بہت ہین (عائشہ کو نکالکر اور بہت کر سکتے ہین) عائشہ کی خادمہ سے پوچھو وہ سچ سچ کہدے گی- پھر رسول اللہ نے بریرہ کو بلایا (جو بی بی عائشہ کی خادمہ تھی) اور اوس سے میرا حال پوچھا (کہ عائشہ کا چال چلن کیسا ہے- اور صفوان کو تو نے اوسکے پاس آتے جاتے دیکھا ہے یا نہین) اور علی اوسکے پاس آئے- اور اوسے خوب مارا پیٹا- اور نہایت ہی اوس پر سختی کی- اور کہا جو سچ سچ بات ہو وہ بتادے- اور رسول اللہ سے اصلی بات کہدے- اوس نے کہا مین تو اور کچھہ نہین جانتی- جہان تک مجھے علم ہے وہ ہر طرح نیک اور صالح بی بی ہین- اور مین نے اونکی اور کوئی بری بات کبھی نہین دیکھی- اگر اون مین کوئی عیب ہے تو اتنا ہے کہ وہ سو جاتی ہین- اور آٹا کھلا چھوڑ دیتی اور گھر کی بکریان آکر اوسے کھا جاتی ہین-

پھر رسول اللہ صلعم میرے پاس آئے- اس وقت میرے مان باپ بھی میرے پاس تھے- اور ایک عورت انصار کی بھی تھی اور مین روتی تھی اور وہ بھی روتی تھی- پھر رسول اللہ نے اللہ کی حمد و ثنا کی- بعد ازان مجھ سے کہا عائشہ تو نے وہ باتین سنی ہین جو لوگ کہتے ہین- اگر تو نے کسی برے کام کا ارتکاب کیا ہے تو تو اللہ سے توبہ کر- عائشہ کہتی ہین کہ اسوقت میرے آنسو ایسے جاری تھے کہ مجھے کچھہ دکھائی نہ دیتا تھا- مین نے اپنے مان باپ کی طرف دیکھا کہ وہ رسول اللہ کو اس کا جواب دین مگر اونھون نے کچھہ جواب نہ دیا تب مین نے اون سے کہا کہ تم دونون کیون جواب نہین دیتے- اونھون نے کہا ہم کیا جواب دین ہمین کیا معلوم اصلی حال تو تجھے معلوم ہے- وہ کہتی ہین کہ مین نے کسی گھر والون پر ایسا رنج کبھی نہ دیکھا تھا جیسا کہ ان ایام مین ابو بکر پر ہو رہا تھا جب وہ دونون نہ بولے تو مین رو پڑی- اور پھر مین نے کہا کہ مین تو اللہ سے توبہ کبھی نہ کرون گی- اگرچہ مین اس الزام سے بالکل بری ہون لیکن

اگر مین اقرار کرون تو تم مجھے سچا جانو گے اور اگر مین انکار کرون تو تم مجھے جھوٹا سمجھو گے - پھر مین نے دل مین حضرت یعقوب کا نام یاد کیا مگر مجھے اون کا نام بھی اوس وقت یاد نہ آیا - تو مین نے اس طرح ہی کہدیا - مین اسکے جواب مین وہی کہتی ہون جو یوسف کے باپ نے کہا تھا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ط

مین ابھی دل مین اپنے آپ کو اتنا بڑا نہین سمجھتی تھی کہ اللہ تعالی میرے باب مین قران کی آیتین نازل کرے گا اور اون کی تلاوت کی جائے گی - صرف مین یہ خیال کرتی تھی کہ رسول اللہ کوئی خواب دیکھین گے اور اللہ تعالی میرے تہمت کی اوس مین تکذیب کردے گا - وہ کہتی ہین کہ رسول اللہ ابھی اسی مقام پر تھے - کہ آپ پر وحی نازل ہوئی - اور اون پر کپڑا اڑہا دیا گیا - اس وحی کے آنے کے وقت نہ تو مین گھبرائی اور نہ کچھ مجھے اوس سے اندیشہ ہوا - مین جانتی تھی کہ مین گناہگار نہین ہون - اور اللہ مجھ پر ظلم نہین کرے گا لیکن جب تک کہ رسول اللہ کو حالت وحی سے افاقہ نہین ہوا میرے مان باپ کی یہ حالت تھی کہ اون کی جان نکلنے کی نوبت آگئی تھی کہ کہین اللہ تعالے اون باتون کی تصدیق تو نہ کر دے جو لوگون نے مشہور کی تہین - وہ کہتی ہین کہ پھر رسول اللہ صلعم کو افاقہ ہوگیا اس وقت آپ پر پسینہ کی بوندین ایسی تہین کہ جیسے موتی کے دانہ ہون - اور آپ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے اور کہتے جاتے تھے کہ عائشہ خوش ہوجا - کہ اللہ تعالی کے یہان سے تیری برات کی آیتین نازل ہوئین - مین نے کہا الحمد للہ - پھر آپ باہر نکل کر لوگون کے پاس گئے - اور وہان جا کر خطبہ کے لئے کھڑے ہوے اور میرے باب مین جو قرآن نازل ہوا تھا اوسکا بیان ذکر کیا - پھر حکم دیا کہ مسطح بن اثاثہ اور حسان بن ثابت اور حمنہ بنت جحش کے حد ماری جاوے - انہین لوگون نے یہ فحش باتین بیان کی تہین پھر اون پر حد لگائی گئی -

۴۳ حضرت ابوبکر کو مسطح پر رحم دلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم۔

اور حضرت ابوبکر نے قسم کہائی کہ مسطح کو جو اون کا بہانجا تہا جو تنخواہ مین دیا کرتا ہون اب کبہی نہ دون گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی۔ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ (اور تم مین سے جو لوگ بزرگ ہنش اور صاحب مقدور ہین قرابت والون اور محتاجون اور اللہ کی راہ مین ہجرت کرنے والون کو مدد خرچ نہ دینے کی قسم نہ کہا بیٹہین۔ بلکہ چاہیئے کہ اونکے تصور بخشدین اور درگزر کرین۔ کیا تم نہین چاہتے کہ خدا تمہارے قصور معاف کرے) اس پر حضرت ابوبکر نے کہا کہ مین چاہتا ہون اللہ تعالیٰ مجہے مغفرت عطا فرماوے اور میری خطا معاف کرے۔ اور مسطح کی جو تنخواہ تہی پہر جاری کردی۔

۴۴ صفوان کا حسان کو مارنا اور رسول اللہ کا حسان کو بیرحا اور ایک لونڈی دینا اور صفوان کا نامور ہونا۔

پہر کہین صفوان بن المعطل کو حسان بن ثابت مل گیا۔ صفوان نے اوسکے ایک تلوار کا وار کیا۔ اور کہا۔

تَلَقَّ ذُبَابَ السَّيْفِ عَنِّي فَإِنَّنِي	غُلَامٌ إِذَا هُوجِيتُ لَسْتُ بِشَاعِرِ

اے حسان تو مجہ سے تلوار کا پہیلا لے کیونکہ جب کوئی میری ہجو کرے تو مین شاعر تو ہون ہی نہین جو اوسکی جواب مین شعر کہہ کر اپنے دل کو ٹہنڈا کرون مین تو ایک جوان ہون۔ اور تلوار کے سوا میرے پاس اور کچہہ نہین ہے

یہ دیکہکر ثابت بن قیس بن شماس جہپٹا اور صفوان کے دونون ہاتہہ اوسکی گردن سے باندہ لئے۔ اور حارث بن الخزرج کے پاس لیکر چلا۔ راستہ مین عبداللہ بن رواحہ اوسے ملا۔ کہا یہ کیا ہے۔ ثابت نے کہا اس نے حسان کو مارا ہے۔ مین جانتا ہون کہ وہ مر گیا ہوگا

عبداللہ نے کہا کہ کیا یہ کام تو نے رسول اللہ کے حکم سے کیا ہے۔ اور آپ کو اسکا علم ہے کہا نہین تو کہا تو نے بڑی جرأت کی۔ اوسے چھوڑ دے۔ اِس سلیے اوس نے اوسے چھوڑ دیا۔

جب یہ ذکر رسول اللہ کے سامنے آیا۔ تو آپ نے حسان اور صفوان بن المعطل کو بلایا۔ صفوان نے کہا یا رسول اللہ اس نے میری ہجو کی تھی۔ اور مجھے ستایا تھا اس سلیے مین نے اوسے مارا۔ رسول اللہ نے فرمایا حسان اسے معاف کر حسان نے کہا یا رسول اللہ جو آپ فرماتے ہین تو مین معاف کرنے کو موجود ہون۔

پہر رسول اللہ صلعم نے اِسکے عوض مین حسان کو بیر حا دیا جو بنی جدیلہ کا قصر تھا۔ اور ایک قبطی لونڈی بہی عنایت کی جو بی بی ماریہ ام ابراہیم ابن رسول اللہ صلعم کی بہن تہی۔ اِس کے پیٹ سے حسان کے ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام عبدالرحمن تہا۔ اور صفوان نامرد تہا۔ عورتون کے کام کا ہی نہ تہا۔ پہر چند مدت کے بعد شہید ہو گیا۔

عمرۂ حدیبیہ

۴۳ رسول اللہ صلعم کا عمرہ کے ارادہ سے مکہ کو روانہ ہونا اور حدیبیہ پہونچنا۔

اِسی سنہ ہجری کے ذی قعدہ مہینے مین آپ عمرہ کے واسطے روانہ ہوے۔ لڑائی کا کچھہ ارادہ نہ تہا۔ اِس وقت آپ کے ساتھہ مہاجرین اور انصار اور دیگر اعرابی تابعین چودہ سو ۱۴۰۰ اور بعض کہتے ہین پندرہ سو ۱۵۰۰ اور ایک قول مین ہے کہ تیرہ سو ۱۳۰۰ تھے۔ اور آپنے اپنے آگے ہی شتر بدنہ بہی قربانی کے لیے روانہ کرے تھے تاکہ لوگون کو معلوم ہو جاوے کہ آپ بیت اللہ کی زیارت کی واسطے آتے ہین۔ لڑائی کے لیے نہین آتے ہین۔

جب آپ عسفان مین پہونچے - تو بسر بن سفیان الکعبی آپ کو ملا (جسے آپ نے
قریش کا حال دریافت کرنے کے لئے آگے بھیجا تھا) اور بولا یا رسول اللہ قریش نے سنا
ہے آپ مکہ کو چلے ہین - اس لئے وہ ذی طوی مقام مین جمع ہوے ہین - اور آپس مین
محالفہ کیا ہے - کہ آپ کو مکہ مین ہرگز داخل ہنین ہونے دین - اور خالد بن الولید کو کراع الغمیم
پر آپ کی روک کے واسطے بھیجا ہے - بعض کہتے ہین کہ خالد اسوقت رسول اللہ کے ساتھ
تھے اور مسلمان ہوگئے تھے اور آپ نے اونہین آگے روانہ کیا تھا - اور عکرمہ بن ابی جہل سے
اون کی لڑائی ہوئی تھی - اور اونہون نے اوسے شکست دی تھی - مگر پہلی روایت زیادہ صحیح ہے -
غرض جب بسر نے قریش کے اس ارادہ کے حال سے رسول اللہ کو خبر دی - تو آپ
نے فرمایا قریش پر افسوس ان کو لڑائی کی لت نے تباہ کردیا - اون کا کیا بگڑتا تھا - اگر وہ مجھ کو
اور اور تمام مخلوق کو چھوڑ دیتے - اس مین اگر اور لوگ مجھ پر غالب آجاتے تو اون کے دل
کی مراد پوری ہوجاتی - اور اگر اللہ تعالی مجھے غالب کردیتا تو قریش خوشی خوشی اگر چاہتے تو
اسلام کے دائرہ مین داخل ہوجاتے اور اسطرح مسلمانون کی تعداد اور بڑھا دیتے - خیر مین بھی
اون سے اوس بات کیلئے برابر لڑتا ہی رہونگا جسکے لئے اللہ تعالی نے مجھے بھیجا ہے - یہین یا تو اللہ مجھ کو اونپر
غالب کردے گا اور اسلام کا بول بالا ہوجائے گا - یا یہ گردن ہی بدن سے اتر جائے گی -
پھر آپ دوسرے راستہ سے چلے جدہر قریش تھے اوس راستہ کو چھوڑ دیا - اور دہنے
طرف کو ہوکر ثنیۃ المرار تک جا پہونچے جہان وہ پشتہ تھا جس پر سے حدیبیہ جاتے ہین
وہان آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی - لوگون نے کہا یہ بہت تھک گئی - رسول اللہ نے فرمایا یہ
تھکی نہین - بلکہ اوسے اوسنے روک لیا جس نے فیل کو روک لیا تھا (یہ اصحاب فیل کی طرف
اشارہ ہے جنکا قصہ اوپر گذر چکا ہے) آپ نے فرمایا قریش مجھ سے آج جو کوئی خواہش

ایسی کرین گے جس مین صلہ رحم ہوا وسے مین بہت خوشی سے قبول کرون گا۔
پھر آپ نے فرمایا کہ لوگ یہان قیام کرین۔ اونھون نے کہا یہان وادی مین پانی نہین۔
آپ نے اپنے ترکش مین سے ایک تیر نکالا۔ اور اپنے اصحاب مین سے ایک شخص
کو دیا۔ پھر وہ یہان کے کنوؤن مین سے ایک کنوین مین گیا۔ اور اوس کے اندر اوسے گھسیڑا۔
گھسیڑنے کے ساتھہ ہی پانی جوش مار کر نکلنے لگا۔ اور تمام لوگ اوس سے سیراب ہوئے
جو شخص کہ یہ تیر لے کر گیا تھا اوس کا نام ناجیہ بن عمیر تھا۔ اور وہ نبی صلعم کے اونٹون کا
ہانکنے والا تھا۔

۳۵ بدیل الخزاعی کا رسول اللہ کے پاس آنا اور قریش کی مخالفت کا بیان کرنا۔

یہان لوگ ابھی اُترے ہی تھے کہ اسی مین دیکھتے کیا ہین کہ بدیل بن ورقا الخزاعی اپنی قوم خزاعہ کے
کچھہ لوگ ہمراہ لئے ہوئے آیا۔ خزاعہ تہامہ مین رسول اللہ صلعم کے بڑے خیرخواہ تھے اوسنے آکر
آپ سے بیان کیا۔ کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو مین حدیبیہ کے کنوؤن پر چھوڑ کر آیا ہون۔
وہ آپ سے لڑنے کو اور بیت اللہ سے روکنے کو آئے ہین۔ نبی صلعم نے اوس سے کہا
کہ ہم کسی سے لڑنے نہین آئے ہین ہم تو فقط عمرہ کی نیت سے آئے ہین۔ اگر قریش چاہین تو
ہم اون سے ایک مدت معین کے لئے مصالحت کرنا چاہتے ہین۔ اونہین چاہیے کہ
وہ مجھہ سے کچھہ تعرض نکرین۔ مین جانون اور تمام اہل عرب جانین۔ اور اگر وہ اس بات پر مجھہ سے
مصالحت نکرین گے۔ تو واللہ مین اون سے اپنے معاملہ کے واسطے اوس وقت تک
لڑونگا جب تک کہ میرے دم مین دم ہے۔

۳۶ عروہ کا نبی صلعم کے پاس آنا اور ابوبکر اور مغیرہ سے اور عروہ سے گفتگو اور اصحاب نبی صلعم کا نبی صلعم کی تعظیم کرنا اور عروہ کا تعجب

پھر بدیل قریش کے پاس لوٹ گیا۔ اور جو کچھہ نبی صلعم نے اوس سے کہا تھا وہ سب حال

اون سے بیان کیا۔ یہ سنکر عروہ بن مسعود ثقفی اٹھا اور اون سے کہنے لگا۔ کہ اس شخص نے (یعنی محمد نے) جو بات تمہارے روبرو پیش کی ہے وہ بہت ہی اچھی ہے اوسے چاہیئے کہ تم قبول کرلو۔ اور مجھے اجازت دو تو مین محمد کے پاس خود جاتا ہون۔ قریش نے کہا اچھا تو جا وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور گفتگو کرنے لگا۔ اور رسول اللہ سے کہا۔ اے محمد تو نے چند سے ملے سلمان آدمی جمع کر لئے ہین۔ اور اونہین لیکر یہان آیا ہے کہ کچہہ اپنا مطلب نکالے۔ یہ جان لے کہ قریش مکہ سے نکل آئے ہین اور قریب النتاج اونٹنیون کو ہمراہ لائے ہین۔ اور چیتون کی پوستین پہنے ہوئے ہین۔ اور آپس مین خدا کی قسم کہا کر عہد کیا ہے کہ تجہے کسی طرح مکہ مین نہ گہسنے دین گے۔ اور مین قسم کہا کر کہتا ہون۔ کہ یہ سب تیرے ساتھی تجہے چہوڑ دین گے۔ اور میرے پاس آجائینگے۔

حضرت ابوبکر جو وہان موجود تہے کہنے لگے۔ کہ اے بیہودہ لات کی فلان چوسنے والے کیا ہم رسول اللہ کو چہوڑ دین گے (عروہ نے پوچہا کہ یہ کون ہے جو ایسے کہتا ہے) رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ یہ ابوبکر بن ابی قحافہ ہے۔ عروہ نے کہا۔ واللہ اگر تیرا ایک احسان مجہہ پر نہ ہوتا تو مین تجہے اس کہنے کا مزہ چکہاتا (حضرت ابوبکر نے عروہ کا کچہہ قرض اوسکے عوض ادا کر دیا تہا)۔

پہر عروہ رسول اللہ صلعم سے باتین کرنے لگا۔ اور باتون باتون مین رسول اللہ کی ڈاڑہی تک ہاتھہ سے چہونے لگا اسوقت مغیرہ بن شعبہ زرہ پہنے اور ہتیار لگائے رسول اللہ صلعم کے سر پر کہڑا تہا۔ اور جب عروہ رسول اللہ کی ڈاڑہی چہونے کو ہاتہہ چلاتا تو مغیرہ تلوار کی کوتہی سے اسکا ہاتہہ ہٹا دیتا تہا اور کہتا تہا کہ ادب کر اور اپنا ہاتہہ رسول اللہ کی ڈاڑہی سے الگ کہہ ورنہ تجہہ پر بہی ہاتہہ پہونچے گا۔ (یعنی تلوار سے تیرا کام تمام کر دیا جایگا عروہ نے پوچہا کہ یہ کون ہے نبی صلعم نے کہا کہ یہ تیرے بہائی کا بیٹا مغیرہ ہے عروہ بولا ارے یہ بیوفائی کل تو مین نے

شرمگاہ وبلائی ہے (یعنی تیری رسوائی کو چھپایا ہے) اس کا قصہ اسطرح ہے کہ مغیرہ نے بنی مالک کے تیرہ آدمی مارڈالے تھے - اور بھاگ گیا تھا - اس سے بنی مالک مقتولین کے لوگون مین اور احلاف مغیرہ کے لوگون مین بڑا جھگڑا اٹھہ کھڑا ہوا - مگر عروہ نے مقتولین کی تیرہ دیتین اپنے پاس سے دے دین - اور اس جھگڑے کو رفع کرادیا - مغیرہ اور عروہ مین بڑی طول کلامی ہوگئی -

لیکن نبی صلعم نے عروہ کو اپنی طرف متوجہ کرلیا - اور اوس سے وہ ہی سب باتین بیان کین جو آپ نے بدیل سے کہی تھین - عروہ نے کہا محمدؐ کیا تیرے نزدیک یہ اچھی بات ہے کہ تو اپنی قوم کا استیصال کرڈالے - تو نے اپنے سے پہلے کسی عرب کو سنا ہے کہ اوسنے اپنی ہی قوم کا استیصال کیا ہو -

اس وقت جب کہ عروہ نبی صلعم کے پاس تہا تو کن انکیون سے دیکھتا جاتا تہا - اوس نے دیکھا کہ رسول اللہ جب بینی پاک کرکے پھینکتے ہین - تو اوسے کوئی نہ کوئی اصحاب مین سے اپنے ہاتھہ مین لے ہی لیتا ہے نیچے نہین گرنے دیتے اور اوسے کر اپنے مُنہ کو اور اپنے بدن کو مل لیتے ہین - اور جب آپ کسی کام کو کہتے ہین تو لوگ نہایت ہی فرتی سے اوس کی تعمیل کرتے ہین - اور جب آپ وضو کرتے ہین تو وضو کے مستعمل پانی کے لینے پر لوگ لڑے مرتے ہین اور تعظیم کے سبب سے کوئی شخص آپ کے روبرو نگاہ نہین اُٹھاتا ہے -

یہ دیکھکر جب عروہ لوٹا - تو اپنے لوگون مین گیا - تو اوسنے کہا بھائیو مین بارہا کسریٰ قیصر اور نجاشی کے پاس گیا ہون واللہ مین نے کسی کو اپنے بادشاہ کی ایسی تعظیم کرتے نہین دیکھا کہ جیسے محمدؐ کے اصحاب محمدؐ کی کرتے ہین - اور جو اوس نے دربار نبوی کا حال دیکھا

تہا اور جو رسول اللہ نے اوس سے کہا تہا وہ سب بیان کیا۔

۷۳ حلیس کا نبی صلعم کے پاس آنا اور قربانی دیکہہ کر لوٹ جانا اور پہر مکرز اور سہیل کا آنا۔

پہر قریش مین ایک اور شخص کنانہ کا جسکا نام حلیس بن علقمہ تہا اور احابیش کا سید تہا بولا کہ مین محمدؐ کے پاس جاتا ہون۔ جب نبی صلعم نے اوسے دیکہا تو فرمایا کہ یہ شخص اون لوگون مین سے ہے جو ہُدی اور قربانی کے جانورون کی تعظیم کرتے ہین۔ قربانی کے جانور اسکے سامنے کردو۔ جب اوس نے قربانی کے جانورون کو دیکہا تو بغیر اسکے کہ نبی صلعم کے پاس آئے قریش کی طرف لوٹ گیا۔ اور اون سے جا کر کہا کہ مین نے ہدی کو دیکہا کہ اون کے گلون مین قلادہ پڑے ہوے ہین ایسے لوگون کو روکنا ہرگز روا نہین ہے۔ قریش بولے بیٹہہ تو ایک اعرابی اور دیہاتی آدمی ہے ان باتون کو کیا سمجہتا ہے اوسنے کہا کہ ہم نے تمسے اس بات پر حلف نہین کیا ہے۔ کہ جو شخص بیت اللہ کی تعظیم کے واسطے آئے اوسے ہم روک دین۔ واللہ یا تو تم محمدؐ کو آنے دو۔ اور بیت اللہ کی زیارت کرنے دو نہین تو مین اپنے احابیش کو پکارتا ہون وہ سب کے سب یک جان و دو قالب ہو کر میری تائید مین اُٹھہ کہڑے ہونگے۔ قریش بولے جب حلیس ذرا ٹہیر و ہم ذرا آپس مین مشورہ کرلین۔ اسی مین ایک اور شخص جسکا نام مکرز بن حفص تہا کہڑا ہوا۔ اور بولا مین محمدؐ پاس جاتا ہون۔ اونہون نے کہا اچہا جاؤ۔ جب وہ نبی صلعم کو دور سے دکہائی دیا تو فرمایا۔ کہ یہ فاجر آدمی ہے۔ پہر وہ نبی صلعم سے آکر گفتگو کرنے لگا۔ وہ گفتگو کر ہی رہا تہا۔ کہ اسی مین سہیل بن عمرو قریش کی طرف سے نبی صلعم کے پاس آیا۔ رسول اللہ صلعم نے یہ دیکہکر فرمایا کہ اب تمہارا کام سہولت کے ساتہہ درست ہوجائیگا

۷۴ رسول اللہ کا خراش کو اور پہر عثمان کو قریش کے پاس بہیجنا اور قریش کا خراش کے اونٹ کو مارنا اور عثمان کو قید کرلینا۔

ابن اسحاق کہتا ہے کہ قریش نے سہیل کو اوسوقت بہیجا ہے کہ رسول اللہ صلعم عثمان

بن عفان کو قریش کے پاس بھیج چکے تھے۔ وہ کہتا ہے کہ جب عروہ بن مسعود قریش کی طرف لوٹ گیا۔ تو رسول اللہ صلعم نے خراش بن امیۃ الخزاعی کو قریش کے پاس ثعلب نام ایک اونٹ پر سوار کراکر بھیجا۔ اور اوسکے ہاتھہ پیغام کہلا بھیجا۔ مگر قریش نے اوس اونٹ کی کونچین کاٹ دین۔ اور خراش کو چاہا۔ کہ مار ڈالین۔ لیکن احابیش بیچ مین آگئے۔ اور اونہون نے قریش کو اوسکے قتل سے منع کیا۔ اور چھڑا کر اوسے روانہ کردیا۔

جب وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ تو آپ نے عمر سے کہا کہ تم مکہ جاؤ۔ حضرت عمر نے کہا کہ مکہ مین بنی عدی نہین ہین جو میری حمایت کرین۔ اور آپ جانتے ہین کہ قریش سے میری کیسی عداوت ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر مین جاؤن تو وہ مجھے مار ڈالین گے۔ آپ عثمان کو وہان بہیجدیجیے۔ اون کی وہان میری بہ نسبت زیادہ عزت ہے۔

اس واسطے رسول اللہ صلعم نے حضرت عثمان کو وہان بہیجا۔ کہ قریش سے جاکر وہ آپ کا پیغام کہدین۔ حضرت عثمان گئے۔ اور ابان بن سعید بن العاص سے جاکر ملے۔ اور ابان نے اونہین پناہ دی۔ پہر عثمان ابو سفیان کے اور اور عظماے قریش کے پاس گئے۔ اور اون سے جاکر رسول اللہ کا پیغام بیان کردیا۔ جب عثمان رسول اللہ کا پیغام پہونچا چکے تو اون سے قریش نے کہا۔ اگر تجھے بیت اللہ کے طواف کی ضرورت ہے تو تو طواف کرلے اونہون نے کہا مین اوس وقت تک طواف نکرون گا کہ نبی صلعم اوس کا طواف نہ کرلین۔

اس لئے قریش نے اونہین قید کیا۔ اور نبی صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ عثمان کو قریش نے مار ڈالا۔ آپنے فرمایا کہ ہم قریش سے اب بے لڑے نہین جائین گے۔ پہر لوگون کو بلا کر لڑائی کے لئے بیعت طلب کی۔ اور سب لوگون نے بجز ایک جد بن قیس کے ایک درخت سمرہ کے نیچے بیعت کی۔

اون مین جس نے سب سے اول بیعت کی اوسکا نام ابو سنان تھا اور بنی اسد سے تھا۔ پہم

خبر آئی کہ عثمان کو قریش نے قتل نہین کیا بلکہ صرف قید کر رکھا ہے۔

۳۹ رسول اللہ صلعم کی صلح قریش سے اور عہدنامہ کے شرائط۔

پھر قریش نے سہیل بن عمرو کو جو بنی عامر بن لوی سے تھا نبی صلعم کی طرف بھیجا۔ کہ وہ نبی صلعم سے اس بات پر اگر مصالحت کرے۔ کہ آپ اس سال تو حدیبیہ سے بغیر مکہ جائے لوٹ جائین چنانچہ سہیل نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور آپ سے بہت گفتگو رہی۔ اور خوب جواب سوال ہوئے پھر اونہین صلح ہوگئی۔

پھر رسول اللہ صلعم نے علی بن ابی طالب کو بلایا۔ اور فرمایا لکھہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل نے کہا یہ تو ہم نہین جانتے بلکہ یہ لکھو باسمک اللھم۔ حضرت علی نے لکھا باسمک اللھم۔

پھر رسول اللہ نے فرمایا لکھہ یہ وہ شرائط ہین جو محمد رسول اللہ نے سہیل بن عمرو سے کی ہین۔ سہیل نے کہا اگر ہم جانتے کہ آپ رسول اللہ ہین تو ہم آپ سے لڑتے ہی نہین اس لیئے آپ رسول اللہ نہ لکھوائیے۔ بلکہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھوائیے۔ اسلئے رسول اللہ نے علی سے کہا۔ کہ رسول اللہ کا لفظ محو کردو۔ علی نے کہا مین تو یہ لفظ کبھی محو نہ کرون گا اس واسطے رسول اللہ نے قلم لیا اور اگرچہ آپ لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے مگر رسول اللہ کی جگہ محمد بن عبداللہ (نہین بلکہ صرف ابن عبداللہ) لکھدیا۔

اور علی سے فرمایا۔ کہ تجھے بھی ایسا ہی ایک معاملہ پیش آئے گا (اس سے لوگ وہ معاملہ مراد لیتے ہین جو حضرت علی اور حضرت معاویہ کے درمیان عہدنامہ لکھتے وقت خلیفہ کے لفظ کی نسبت گزرا تھا اور جسکا بیان آئندہ اپنے موقع پر آئے گا) پھر رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ ہم دونون فریق نے اس بات پر صلح کی ہے کہ دس برس تک ہم دونون

مین لڑائی نہ ہوگی -

اور جو کوئی قریش مین سے اپنے ولی کے اذن بغیر رسول اللہ کے پاس چلا آئے گا تو آپ اوسے قریش کو واپس دیدین گے - اور اگر کوئی رسول اللہ کے ساتھہ کے آدمیون مین سے قریش کے پاس چلا جائے گا تو وہ اوسے واپس نہ کرینگے -

اور جو شخص چاہے گا کہ رسول اللہ کے عہد مین داخل ہو وہ رسول اللہ کے ساتھہ شریک ہو سکتا ہے اور جو شخص چاہے قریش کے عہد مین داخل ہو وہ قریش کے عہد مین داخل ہو سکتا ہے اس پر خزاعہ رسول اللہ کے عہد مین داخل ہوے اور بنی بکر قریش کے عہد مین داخل ہوے

اور رسول اللہ نے (قریش کی طرف سے) لکھوایا کہ رسول اللہ اس سال قریش کے یہان سے (بغیر بیت اللہ جائے) لوٹ جائین گے -

اور سال آئندہ مین ہم الگ ہو جائین گے اور رسول اللہ اپنے اصحاب کو لیکر مکہ مین داخل ہونگے - اور تین دن وہان رہین گے - اور سوارون کے ہتیار صرف تلوارین ہون گی جو میان مین پڑی ہوئی رہین گی -

۴۰ ابوجندل کا مسلمان ہوکر رسول اللہ پاس آنا اور عہدنامہ کے موافق سہیل کو اوسکا واپس دیا جانا اور عہدنامہ کا اختتام

یہان یہ شرائط لکھی ہی جا رہی تہین - اور رسول اللہ صلعم یہ عہد نامہ لکھوا ہی رہے تہے کہ ابوجندل ابن سہیل بن عمرو بیڑیون اور زنجیرون مین بندہا ہوا آیا - جو بہاگ کر رسول اللہ صلعم کی طرف چلا آیا تہا - اور جو خواب رسول اللہ صلعم نے دیکہا تہا اوس سے تمام اصحاب کو خیال ہو گیا تہا کہ اونکی فتح ہوگی اور اس مین اونکو کچہہ شک باقی نہین رہا تہا - جب اونہون نے دیکہا کہ صلح ہوئی - اور فتح نہین ہوئی تو اون کو یہ بات نہایت گران گزری اور ہلاک ہونے کے قریب ہو گئے -

جب سہیل نے اپنے بیٹے ابوجندل کو دیکہا تو اوسے لے لیا - اور بولا - کہ محمد میرے

اور تمہارے درمیان مین اس کے آنے سے پیشتر تصفیہ فیصل ہو چکا ہے اور عہد نامہ ٹھیر چکا ہے (کہ جو کوئی قریش کا آدمی اپنے ولی کے بلا اذن آے گا وہ سے واپس دینگے) فرمایا تو سچ کہتا ہے۔ اور سہیل نے اوسے قریش کی طرف لیجانے کے واسطے پکڑا۔ ابو جندل چلایا یا معشر المسلمین۔ مجھے مشرکین کی طرف لیجانے دیتے ہو کہ وہ مجھے میرے دین سے پھیر دین۔ اور میرے ساتھ فتنہ برپا کرین ایک تو مسلمان صلح نامہ سے دل شکستہ ہو رہے تھے اور اب اوس سے مسلمان لوگون مین اور بھی جوش پیدا ہوا۔

رسول اللہ نے ابو جندل سے کہا۔ کہ تو صبر کر اور خدا تعالی سے اجر کا امیدوار رہو۔ اللہ تعالی تیرے لئے اور اور جو کمزور مسلمان تیرے ساتھ ہین اونکے لئے کوئی سبیل بہتری کی ضرور پیدا کرے گا۔ ہم نے تو اسپ ہیجد نیے کا قریش سے اقرار کر لیا ہے ہم اون سے اپنے عہد کے خلاف نہین کرینگے۔

ابن اسحاق کہتا ہے کہ عمر بن الخطاب یہ دیکھکر اوٹھے۔ اور ابو جندل کے ساتھ ساتھ چلدیئے اور اوس سے کہنے لگے۔ کہ صبر کر اور خدا سے اجر کی امید رکھ۔ یہ لوگ مشرکین ہین۔ ان مین سے کسی کا خون کر دینا کتّے کے خون سے زیادہ نہین ہے۔ اور اپنی تلوار اوسکے پاس کو کی۔ اس خیال سے کہ وہ تلوار کو لے اور اپنے باپ کو اوس سے مار ڈالے۔ مگر ابن اسحاق کہتا ہے کہ اوس نے اپنے باپ کے قتل سے جی چرایا۔ اور اوسے قتل نہ کیا۔

پھر صلح نامہ پر مسلمانون کی طرف سے کتنے ہی آدمیون کی شہادت لکھی گئی۔ جنمین ابو بکر عمر عبد الرحمن بن عوف وغیرہ تھے اور مشرکین کی طرف سے کئی لوگونکے دستخط ہوے۔

۷۲ رسول اللہ اور مسلمانون کا قربانی کرنا اور بال منڈوانا اور اس صلح کے عمدہ نتایج۔	پھر جب رسول اللہ صلعم اس تصفیہ سے فارغ ہو گئے۔ تو آپ نے مسلمانون کی طرف مخاطب

ہو کر کہا۔ اُٹھو۔ اور قربانی کرو۔ اور سر منڈاؤ۔ مگر کسی نے اس حکم کی تعمیل کے لئے حرکت نہ کی اس لئے رسول اللہ نے یہ بات کئی مرتبہ کہی۔ لیکن جب کوئی حکم کی تعمیل کے لئے نہ اُٹھا۔ تو آپ آزردہ خاطر ہو کر اپنے مکان مین بی بی ام سلمہ کے پاس گئے۔ اور اون سے جا کر اسکا ذکر کیا۔ اونھون نے (ایک نہایت دانائی کی تدبیر بتائی اور) کہا یا نبی اللہ آپ باہر جائیے اور کسی سے کچھ نہ کہئے۔ اور خود اپنے بدنون کو قربان کر دیجئے۔ اور اپنے بال منڈوا لیجئے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔

جب مسلمانون نے دیکھا کہ آپ نے قربانی کی اور بال منڈوائے تو سب اُٹھے اور قربانیان ذبح کین اور بال منڈوا ڈالے اور ایسے جوش مین بھرے کہ جلدی مین ازدحام کے سبب ایک دوسرا ایک دوسرے کو قتل کرنے لگا۔

پھر اس صلح کے نتائج ایسے اچھے ہوئے۔ کہ اسلام مین اس سے پیشتر جتنی فتحین ہوئی تھین اون مین سے کوئی فتح اس کے برابر مفید نہین ہوئی تھی۔ اس سے مخلوق امن چین سے ہوگئی۔ اور ان دو سال آیندہ مین استنے مسلمان ہوئے کہ اب تک اس قدر لوگ مسلمان نہین ہوئے تھے۔ بلکہ اس سے کہین زیادہ لوگ مسلمان ہوگئے۔

۴۲ ابو بصیر کا مسلمان ہو کر مدینہ آنا اور قریش کے طلب کرنے پر بہاگنا اور ساحل بحر پر مسلمانان مکہ کو جمع کر کے قزاقی کا پیشہ کرنا اور قریش کی تحریک پر نبی صلعم کے پاس چلا آنا۔

پھر جب رسول اللہ صلعم حدیبیہ سے واپس ہو کر مدینہ تشریف لائے۔ تو ایک شخص ابو بصیر عتبہ بن اسید بن جاریۃ الثقفی آپ کے پاس آیا جو مسلمان ہوگیا تھا اور اون لوگون مین سے تھا کہ جنھین قریش نے محبوس کر لیا تھا۔ جب قریش کو معلوم ہوا۔ کہ وہ رسول اللہ کے پاس آیا۔ تو ازہر بن عبد عوف اور اخنس بن شریق نے رسول اللہ کے پاس اپنی طرف سے بنی عامر بن لوی کے ایک آدمی کے ہاتھ

ایک خط بہیجا اور اوس کے ساتھ اپنے ایک مولیٰ کو بہی کردیا۔ اور ابو بصیر کو عہدنامہ کے بموجب واپس طلب کیا۔

رسول اللہ نے ابو بصیر سے کہا۔ تجھے معلوم ہے کہ ہم اون لوگون سے عہد کر چکے ہین اور ہمارے دین مین خلاف عہد کوئی کام کرنا روا نہین ہے۔ تو ان دونون آدمیون کے ساتھ جو تیرے لینے کو آئے ہین ذی الحلیفہ تک (جہان تک کہ ہمارا علاقہ ہے) چلا جا۔ (اسپر ابو بصیر اونکے ساتھ ذی الحلیفہ کو چلا گیا) اور وہان جاکر وہ سب لوگ آرام کے لئے بیٹھے۔ اور ابو بصیر نے ان دونون مین سے ایک کی تلوار لے لی۔ اور اوس سے اوسے مار ڈالا۔ اور دوسرا جو مولی تہا اوسکے ہاتہ سے بچ گیا۔ وہ رسول اللہ صلعم کے پاس بسرعت تمام بہاگ آیا۔ اور آپ سے یہ حال بیان کردیا۔ کہ ابو بصیر نے میرے ساتھی کو مار ڈالا ہے۔

پہر ابو بصیر بہی رسول اللہ کے پاس آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اپنا عہد پورا کردیا۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے اون لوگون سے بچا دیا ہے۔ رسول اللہ نے کہا ابو بصیر تو آتش جنگ کو مشتعل کرنے والا ہے۔ اگر اوس مقتول کے کوئی اور آدمی ہوتے تو کیا نتیجہ ہوگا جب ابو بصیر نے آپ کا یہ کلام سنا تو وہ جان گیا کہ آپ اوسے قریش کی طرف پہر واپس کردین گے اس لیئے ابو بصیر وہان سے بہاگا۔ اور سیدہا بہاگ کر ساحل بحر پر ذوالمروہ کے اطراف مین جاکر رہنے لگا جہان سے قریش کے قافلے شام کو آیا جایا کرتے تہے۔

جب ابو بصیر کا حال مکہ کے اون مسلمانون نے سنا جو وہان رہتے تہے تو وہ لوگ بہی ابو بصیر کے پاس چلے گئے۔ جنمین ابو جندل بہی تہا۔ اور رفتہ رفتہ کوئی ستر آدمی اوسکے پاس جمع ہوگئے۔ اور قریش کے قافلے جو اودہر سے ہوکر گزرتے اونہین لوٹنے اور تنگ کرنے لگے۔

جب قریش نے یہ کیفیت دیکھی - اور اون سے نہایت تنگ ہو گئے تو اونہون نے رسول اللہ صلعم سے پیغام سلام کیئے اور آپ کو اللہ کے واسطے دلائے اور صلہ رحم کی درخواستین کین کہ مسلمانون کو کسی طرح روکین اور لوٹ کھسوٹ سے منع کرین - تب رسول اللہ نے اونہین کہلا بھیجا کہ جو شخص ہمارے پاس چلا آئے گا اوسکو امن دی جاوے گی (اور قریش کے پاس نہین بھیجا جاوے گا) اسلیئے وہ لوگ آپ پاس چلے آئے اور آپ نے اونہین اپنے پاس رکھہ لیا -

سنہ ۶ھ رسول اللہ کا مسلمان عورتون کو کفار کو نہ دینا اور مشرکون اور مسلمانون کے نکاح کی حلت و حرمت

اسی سنہ ہجری مین سورہ فتح بھی نازل ہوئی ہے اور چند مسلمان عورتین بھی ہجرت کر کے رسول اللہ کے پاس آئی تھین - اون مین ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی تھی - اس واسطے اوس کے بھائی عمارہ اور ولید دونون اوسکے مانگنے کے واسطے آئے مگر جب اللہ تعالی کے یہان سے اس باب مین یہ آیت نازل ہوئی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ ؕ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَی الْکُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنْکِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِکُوْا بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ وَاسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْیَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ مسلمانو جب تمہارے پاس عورتین ہجرت کر کے آیا کرین تو تم اونکے ایمان کی جانچ کر لیا کرو یون تو اونکے ایمان کو اللہ ہی خوب جانتا ہے - تاہم جانچ کر لینا ضرور ہے - سو اگر جانچنے سے تم اونکو سمجھو کہ مسلمان ہین تو اونکو کافرون کی طرف واپس نہ کرو - نہ تو یہ عورتین کافرون کو حلال ہین اور نہ کافران عورتون کو حلال - اور جو کچھہ کافرون نے ان پر خرچ کیا ہے وہ اون کافرون کو ادا کر دو - اور اسمین بھی تم پر کچھہ گناہ نہین کہ اون عورتون کو اونکے مہر دے کر تم خود نکاح کر لو - اور اون کافر

عورتون کے ناموس پر قبضہ نہ رکھو جو تمہارے نکاح مین ہون اور جو تم نے اون پر خرچ کیا ہو وہ کافرون سے مانگ لو اور جو اونہون نے اپنی عورتون پر خرچ کیا ہے وہ اپنا خرچ کیا ہوا تم سے مانگ لین) تو رسول اللہ نے کسی عورت کو مکہ کو واپس نہین کیا - اور حضرت عمر بن الخطاب نے اپنی دو عورتون کو طلاق دیدی یہ دونون مشرک تہین - اون مین سے ایک کا نام ام کلثوم بنت عمرو بن جرول تہا اوس سے ابوجہم بن حذیفہ بن غانم نے نکاح کرلیا - اور دوسری کا نام قریبہ بنت ابی امیہ تہا -

۴۴ سریہ عکاشہ و محمد بن مسلمہ و ابوعبیدۃ بن الجراح | اسی سنہ ۶ ہجری مین کتنے ہی سریہ اور غزوات بہی ہوے ہین -

جن مین سے ایک سریہ عکاشہ بن محصن کا ہے - جو چالیس آدمیون کے ساتہ غمر کو گیا تہا - مگر چونکہ وہان کے لوگون کو خبر ہوگئی - وہ بہاگ گئے - لیکن جب طلائع لشکر نے اونکے پیچہے دوڑ لگائی تو دو سو اونٹ اونہین مل گئے - انہین کو وہ پکڑ کر مدینہ لے آئے - یہ واقعہ ربیع الآخر کے مہینے کا ہے -

انہین سرایا مین سے ایک سریہ محمد بن مسلمہ کا ہے - جسے رسول اللہ صلعم نے دس سوار دیکر ربیع الاول کے مہینے مین بنی ثعلبہ بن سعد پر بہیجا تہا - مگر دشمن ایک کمین مین چہپ رہے اور یہ لوگ غافل ہوکر ایک مقام پر سب سو گئے - پہر اونہون نے نکلکر اونکے سب ہمراہیون کو قتل کردیا صرف محمد بن مسلمہ بچ گیا اور وہ بہی زخمی ہوکر -

انہین مین ایک ابوعبیدۃ بن الجراح کا سریہ ہے - جو ذی القصہ کی طرف ماہ ربیع الآخر مین چالیس آدمیون کے ساتہ گئے تہے - مگر ذی القصہ کے لوگ اونکی خبر پاکر بہاگ گئے - اور مسلمان اونکے اونٹ پکڑ لائے - اور ایک شخص جو گرفتار ہوگیا تہا مسلمان ہوگیا - اِس واسطے

رسول اللہ صلعم نے اوسے چہوڑ دیا -

۴۵ زید بن حارثہ کے سریہ ادبنی جنیب کے مسلمانون کا مال واسباب واپس کرنا -

انہین مین ایک سریہ زید بن حارثہ کا جموم پر ہے - جہان اونہین قبیلہ مزنیہ کی ایک عورت ملی جسکا نام حلیمہ تہا - اوسنے مخبری کرکے بنی سلیم کا ایک مقام زید کو ایسا بتا دیا - کہ جہان سے اونہین بہت اونٹ اور بکریان مل گئین - اور وہ اوسکے شوہر کو بہی رات مین پکڑ لائے - لیکن رسول اللہ صلعم نے اوس عورت کو اور نیز اوسکے شوہر کو چہوڑ دیا -

اور ایسے ہی ایک سریہ زید کا عیص پر ماہ جمادی الاولی مین ہوا ہے - اسمین اونہون نے ابو العیص بن الربیع کا مال واسباب چہین لیا تہا - اور ابو العیص مدینہ آکر زینب بنت النبی صلعم کے پاس پناہ گیر ہوا تہا جسکا ذکر غزوہ بدر مین اوپر ہو چکا ہے -

ایسے ہی زید کا ایک اور سریہ بہی ہے جسمین وہ ثعلبہ پر پندرہ آدمیون سے جمادی الآخری مین گئے تہے مگر اون مین سے وہ لوگ بہاگ گئے - اور زید اونکے بیس اونٹ پکڑ لائے -

اسی ماہ جمادی الاخرہ مین زید بن حارثہ نے حسمی پر ایک سریہ کیا ہے - اوسکا سبب اسطرح ہوا تہا - کہ رفاعۃ بن زید الجذامی جو بطن ضبی سے تہا نبی صلعم کے پاس صلح حدیبیہ مین آیا تہا - اور رسول اللہ صلعم کو مدینہ مین ایک غلام دیا تہا وہ مسلمان ہوگیا - اور اسلام مین بہت پکا نکلا - پہر رسول اللہ صلعم نے اوس کی قوم کے لوگون کو ایک خط لکہا اور اونہین اسلام کی طرف بلایا - وہ بہی مسلمان ہوگئے پہر وہ حرۃ الرجلا کو چلے گئے -

اسی زمانہ مین دحیہ بن خلیفۃ الکلبی جسے رسول اللہ صلعم نے قیصر روم کے پاس سفارت پر بہیجا تہا وہ قیصر کے پاس سے شام کے ملک مین ہوکر واپس آرہا تہا - جب وہ سرزمین جذام

مین پہونچا - تو ہنید بن عوص اور اوسکا بیٹا عوص الھنید الضلیعی جو جذام کا ایک بطن ہے اوسپر چڑہ دوڑے - اور جو کچھہ مال و اسباب اوسکے پاس تہا وہ سب چہین لیا -

جب یہ خبر بنی خنیب کو پہونچی جو رفاعہ کی قوم کے آدمی تہے اور مسلمان ہو گئے تہے تو وہ اکہٹے ہوکر ہنید پر اور اوسکے بیٹے عوص پر حملہ آور ہوے اور اون سے لڑے - اور بنی خنیب کی فتح ہوئی - اور جسقدر اونہون نے وحیہ کا مال و اسباب لیا تہا وہ سب اونہون نے ہنید سے چہین لیا - اور وحیہ کو وہ سب لیکر دیدیا - پہر وحیہ وہان سے نبی صلعم کے پاس آیا اور یہ سب حال آپ سے عرض کر دیا -

اس واسطے رسول اللہ صلعم نے ایک لشکر دیکر اونکی طرف زید بن حارثہ کو بہیجا اور اون لوگون نی فضا فضف پر تاخت کی اور جو مال وہان پایا اوسے جمع کیا - اور ہنید اور اوسکے بیٹے کو قتل کر ڈالا -

جب یہ خبر بنی خنیب کو پہونچی - جو رفاعہ بن زید کے لوگ تہے - تو اون مین کے کچھہ لوگ زید بن حارثہ کے پاس آئے اور کہا ہم تو مسلمان ہین - ہمین تم نے کیونکر لوٹا - زید نے کہا اگر تم مسلمان ہو تو ام الکتاب قرآن شریف کو پڑہ کر سناؤ - اون مین سے حسان بن ملہ نے قرآن پڑہ کر سنایا - زید نے جب قرآن اون سے سن لیا - تو حکم دیا کہ لشکر مین منادی کر دین کہ جو کچھہ ہمنے اون لوگون سے لیا ہے جہان سے یہ لوگ آئے ہین وہ ہم پر حرام ہے - اور یہہ بہی ارادہ کیا کہ جو اونکے قیدی ہین وہ اونہین واپس کر دیے جائین - مگر اسی مین زید کے ہمراہیون مین سے بعض نے یہ راے دی کہ احتیاط کرنا چاہیئے کہین کچھہ یہ لوگ ہمین دہوکا نہ دیتے ہون - اس لئے زید نے تسلیم سبایا مین توقف کیا اور کہا - کہ اونکا واپس کرنا اللہ تعالی کے حکم پر منحصر ہے (یعنی جب رسول اللہ حکم دین گے تو وہ واپس کیے جائینگے) مگر لشکر کو حکم دیدیا کہ وہ بنی خنیب کی وادی مین نہ جائین -

اِس پر جذامیون کے سوار رفاعہ بن زید کے پاس گئے جو اسوقت کراع ربہ مین تہا - اور اوسے اِس وقت تک اسکا کچہہ حال معلوم نہ تہا - اور اوس سے جا کر کہا - کہ تو تو یہان بیٹہا ہوا بکریون کا دودہ دوہ رہا اور چین کر رہا ہے - اور وہان جذام کی عورتین قید ہوگئی ہین - تجہے اوس خط سے بڑا دہوکا ہوا جو تیرے پاس آیا ہے - تو اوسی پر پہولا بیٹہا ہے -

جب رفاعہ نے یہ حال سُنا تو وہ اپنی قوم کے کچہہ آدمی لیکر مدینہ آیا - اور رسول اللہ صلعم کا خط آپ کے روبرو پیش کیا - آپ نے فرمایا مین اور تو سب کچہہ تلافی کر سکتا ہون مگر جو لوگ مارے گئے اونکی نسبت کیا کیا جائے - بنی ضبیب بولے کہ جو لوگ زندہ ہین وہ لوگ ہمارے پاس ہین اور جو مارے گئے وہ ہمارے قدمونکے نیچے ہین یعنی انکو ہم نہین مانگتے اور انکی نسبت کچہہ بحث نہین کرتے جو ہونا تہا ہوگیا اون پر کسی کا چارہ نہین ہے) رسول اللہ نے اسے منظور کرلیا - اور علی بن ابی طالب کو زید بن حارثہ کے پاس اُنکی ساتہہ بہیجا زید بن حارثہ فوراً انکا تمام مال اونکو واپس دیدیا - یہانتک کہ جو کسی عورت کا نمدہ کجاوہ کے نیچے تہا وہ بہی نکالکر اونکے حوالہ کردیا - اور قیدی بہی سب چہوڑ دیے -

اور ایسے ہی ایک سریہ زید بن حارثہ کا ماہ رجب مین وادی القریٰ کی طرف ہوا ہے -

۴۶ھ عبد الرحمن بن عوف کا سریہ دومۃ الجندل پر

انہین سرایا مین سے ایک سریہ عبد الرحمن بن عوف کا دومۃ الجندل کی طرف ہے - جو شعبان مین ہوا تہا - وہان کے لوگ مسلمان ہوگئے اور عبد الرحمن نے تماضر بنت الاصبغ سے جو اونکا رئیس تہا نکاح کیا - یہی عورت ابو سلمہ کی مان تہی -

۴۷ھ سریہ علی بن ابی طالب فدک پر

انہین سرایا مین سے علی بن ابی طالب کا فدک پر ماہ شعبان مین سریہ ہوا ہے وہ سو آدمی لے گئے تہے - اور اِسکی وجہ یہ ہوئی تہی - کہ رسول اللہ صلعم کو یہ خبر ملی تہی کہ بنی سعد کا ایک حی اکٹہا ہوا ہے اور وہ چاہتے ہین کہ خیبر والون کی مدد کرین

علی نے اون کے ایک جاسوس کو پکڑ لیا۔ اوس نے اونہین خبر دی کہ یہ حی خیبر والون کی طرف گیا ہے اور اون سے کہا ہے کہ ہم تمہاری اس شرط پر مدد کرین گے کہ خیبر کے میوہ جات کچھہ ہمین دو۔

۴۸ زید بن حارثہ کا یا ابو بکر کا سریہ بنی فزارہ پر اور بدر کے پوتے کے عوض مسلمانان مکہ کا چھڑانا

اور انہین سرایاین سے ایک سریہ زید بن حارثہ کا ام قرفہ پر ماہ رمضان مین ہوا ہے جو ایک بڑی بوڑہی عورت تہی۔ زید یہان سے گئے۔ اور وادی القری مین پہونچکر بنی فزارہ سے اونکا مقابلہ ہوا۔ مگر یہان اونکے ہمراہی مارے گئے۔ اور زید بہی مقتولین کے درمیان نہایت زخمی ہوکر گر گئے اور اونہین سے نکل کر آئے۔

اس پر زید نے قسم کہائی کہ جنابت کا غسل اوس وقت تک نہ کرون گا (یعنی بی بی کے پاس اوس وقت تک نہ جاؤن گا) جب تک کہ بنی فزارہ پر غزا نہ کرون۔ اس واسطے رسول اللہ صلعم نے اونہین بنی فزارہ کی طرف بہیجا۔ اور فریقین کا وادی القری مین مقابلہ ہوا۔ زید نے اونکے بہت آدمی مارے اور پکڑے اور ام قرفہ کو بہی اسیر کیا۔ اوسکا نام فاطمہ بنت ربیعہ بن بدر تہا اور وہ بہت بوڑہی عورت تہی اور اوسکے ایک بیٹی بہی تہی۔ زید نے اس ام قرفہ کو دو اونٹون کے درمیان باندہ دیا جس سے اوسکے چیر کر دو ٹکڑے ہو گئے۔ پہر زید اوسکی بیٹی کو لیکر نبی صلعم کے پاس چلے آئے۔ اس کی بیٹی سلمہ بن الاکوع کے حصہ مین آئی تہی۔ رسول اللہ نے اوس سے اوسے مانگ لیا۔ اور حزن بن ابی وہب کے پاس اوسے بہیجدیا۔ پہر اوسکے پیٹ سے عبداللہ بن حزن پیدا ہوا۔

مگر سلمہ بن الاکوع اس سریہ مین ابو بکر کو سردار بتاتا ہے۔ اوس سے جو روایت آئی ہے وہ اس طرح ہے کہ وہ کہتا ہے رسول اللہ صلعم نے ہم پر ابو بکر کو امیر بنایا۔ اور ہم بنی فزارہ پر چڑہکر گئے

اور نماز صبح کے وقت اون پر پہونچے- اور اونہین لوٹنا شروع کردیا- اور مین نے کتنے ہی آدمیون کو اون مین سے پکڑ لیا- اور لیکر ابو بکر کے پاس آیا- اونہین بنی فزارہ کی ایک عورت تھی اور اوسکی بیٹی بھی اوسکے ساتھہ تھی جو عربون مین ایک نہایت خوبصورت لڑکی تھی- ابو بکر نے وہ لڑکی مجھہ کو عطا کردی- جب مین مدینہ کو آیا تو نبی صلعم مجھے سوق مدینہ مین ملے- اور مجھہ سے کہا ابو سلمہ اللہ کے واسطے یہ عورت تو مجھے دیدے- سلمہ کہتا ہے مین نے رسول اللہ سے عرض کیا- یارسول اللہ مجھے اوسکا حسن بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اور مین نے ابھی اُسے چھوا تک بھی نہین ہے- رسول اللہ خاموش ہوکر چلے گئے- جب دوسرا روز ہوا تو آپ نے پھر وہی فرمایا- مین نے وہ عورت آپ کو دیدی آپ نے اوسے مکہ کو بھیدیا- اور جو مسلمان قیدی مکہ مین تھے وہ اوسکے عوض مین چھڑا لئے-

۹ ہجری سریہ کرز اور عمر بن الخطاب کا جمیلہ سے نکاح اور طلاق اور نماز استسقا-

انہین سرایا مین سے ایک سریہ کرز بن جابر الفہری کا ہے جنہین کیطرف بھیجا گیا جنہون نے نبی صلعم کے راعی کو مار ڈالا تھا- اور آپ کے اونٹ نکال لے گئے تھے- یہ سریہ ماہ شوال مین بیس سوارون سے ہوا تھا-

اِسی سال مین عمر بن الخطاب نے جمیلہ بنت ثابت بن افلح عاصم کی بہن سے نکاح کیا تھا اوسکے بطن سے حضرت عمر کا بیٹا عاصم پیدا ہوا- پھر آپ نے اوسے طلاق دیدی- اور یزید بن حارثہ نے اوس سے نکاح کرلیا- یزید کا بیٹا اوسکے پیٹ سے عبدالرحمن بن یزید پیدا ہوا جو عاصم کا مادر زاد بھائی کہتا-

اِسی سال عرب مین ایک سخت قحط پڑا تھا- اور لوگون کو اوس سے سخت تکلیف ہوئی تھی- اور رسول اللہ صلعم ماہ رمضان مین لوگون کو لیکر نماز استسقا کے واسطے تشریف لے گئے تھے-

رسول اللہ صلعم کا پادشاہان اطراف کو خطوط لکھنا

۵۰ شاہان اطراف کے پاس رسول اللہ کا قاصدون کو بہیجنا

اسی سال رسول اللہ صلعم نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی وغیرہ پادشاہان اطراف کے پاس قاصد بہیجے ستہے۔ ان مین سے حاطبؓ بن بلتعہ کو مقوقس کی طرف مصر کو بہیجا تہا اور شجاعؓ بن وہب الاسدی کو حارث بن ابی شمر الغسانی کی طرف اور دحیہؓ کو قیصر کی طرف اور ایسے ہی سلیطؓ بن عمرو العامری کو ہوذة بن علی الحنفی کی طرف روانہ کیا تہا۔ اور عبداللہؓ بن حذافہ کو کسریٰ کے پاس بہیجا تہا۔ اور عمروؓ بن امیہ الضمری کو نجاشی کے پاس اور علاؓ بن الحضرمی کو منذر بن ساوی کے پاس جو عبد القیس سے تہا روانہ فرمایا تہا اور بعض نے بیان کیا ہے کہ یہ قاصد سنہ ہجری مین آپ نے بہیجے ہین۔ واللہ اعلم

۵۱ مقوقس کا رسول اللہ کے فرمان کا اعزاز کرنا

ان مین سے مقوقس والی مصر نے نبی صلعم کے نوشتہ کا بخوبی اکرام کیا اور خدمت نبوی مین (اور تحفون کے ساتھ) چار لونڈیان بہی روانہ کین۔ جنمین سے ایک بی بی ماریہ قبطیہ تہین جو رسول اللہ صلعم کے فرزند ابراہیم کی مان تہین (اور ایک شیرین تہی جو حسان بن ثابت کو رسول اللہ نے دیدی تہی۔)

۵۲ ہرقل کا نبی صلعم کے خط کا اعزاز کرنا اور بطارقہ سے اتباع کو کہنا اور دحیہ کا ضغاطر کے پاس جانا۔ اور اوس کا قتل اور ہرقل کا ابوسفیان سے رسول اللہ کا حال پوچہنا اور نبوت کی تصدیق کرنا

رہا قیصر جس کا نام ہرقل تہا سو اوس نے بہی رسول اللہ کے خط کا خوب اعزاز کیا۔ اور اوسے اپنی رانون اور کولہ کے درمیان رکہہ لیا۔ اور رومیہ مین ایک شخص کو جو کتب مقدس پڑہا ہوا تہا ایک خط بہیجکر رسول اللہ کا حال دریافت کیا۔ اِس رومیہ والے نے ہرقل کو لکہا۔ کہ یہ وہ ہی نبی ہے جس کا ہم انتظار کر رہے ہین۔ اِسکی نبوت مین کوئی شک نہین ہے۔ تجہے چاہیئے کہ تو اوسکا اتباع کر اور اوسکی نبوت کی تصدیق کر

اسواسطے ہرقل نے اون روم کے بطارقہ کو جمع کیا جو اوسکے قصر مین رہتے تہے - اور جہان مکان مین جمع کیا تہا اوسکے دروازے بندکرادئے - پہر آپ اپنے محل سراسے ایک کہڑکی مین آیا - اور اون سے اونچا دور بیٹھا - تاکہ اوس پر کسی کی دست رس نہو اوسے اپنی جان کا خوف تہا -

اور اون سے کہا مجھے اِس شخص (عربی) نے ایک خط بہیجا ہے - اور مجھے اپنے دین کی دعوت کرتا ہے - مین جانتا ہون کہ وہ وہی بنی ہے جسکا ذکر ہماری کتابون مین لکھا ہوا ہے کہ وہ آیندہ زمانہ مین پیدا ہوگا - آؤ ہم سب اوس کی تصدیق اور اوسکا اتباع کرین - جس سے ہماری دنیا بہی اچھی رہے اور آخرت بہی اچھی ہوجاوے - یہ سنتے ہی اون سب نے ایک دم سے غل مچادیا - اور سب وہان سے اُٹھہ کر دروازون کیطرف بہاگے - کہ باہر نکل جائین - مگر ہرقل نے فوراً اپنی بات پلٹ دی - اور کہا کہ انہین میرے پاس لاؤ - اوسے اپنی جان کا خوف ہوا اونہین بُلاکر کہا - کہ مین نے یہ بات تمسے اِس لئے کہی تہی - کہ دیکہون تم اپنے دین مین کیسے مضبوط ہو - اِس سے مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ جیسا مین چاہتا تہا تم ویسے ہی نکلے - ہرقل کی یہ بات سنکر سب نے اوسے سجدہ کیا - اور پہر ہرقل اپنے مکان مین چلا گیا - اور وحیہ سے بلاکر کہا مین جانتا ہون کہ محمدؐ نبی مرسل ہین - لیکن مجھے رومیون سے اپنی جان کا خوف ہے اگر مجھے یہ خوف نہوتا تو مین اونکا اتباع کرتا - تو ضغاطر کے پاس جو روم کا اسقف اعظم ہے جا اور اوس سے محمدؐ کا حال بیان کر دیکہہ وہ اوس کی نسبت کیا کہتا ہے -

اِسی واسطے وحیہ ضغاطر کے پاس گیا - اور اوس سے رسول اللہ صلعم کا سب حال بیان کیا - ضغاطر نے کہا یہ شخص تو نبی مرسل ہے ہم نے اِسکی صفت لکھی ہوئی دیکھی ہے -

اور ہماری کتاب مین اوس کا ذکر ہے - پہر اپنا عصا لیا - اور رومیون کے سامنے گیا - وہ ایک کنیسہ مین اسوقت جمع تہے - پہر اوسنے کہا یا معشر روم ہمارے پاس احمدؐ کے پاس سے ایک نوشتہ آیا ہے - اوس مین ہمین اللہ کی طرف بلاتا ہے اور مین تو یہ کلمہ پڑہتا ہون اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ دحیہ کہتا ہے کہ اِسکے سنتے ہی سب لوگ اوسپر جہپٹ پڑے اور اوسے قتل کر ڈالا -

پہر دحیہ لوٹ کر ہرقل کے پاس آیا - اور اوسے یہ سب حال سنایا - ہرقل نے کہا دیکہہ مین اسی بات کا تو اندیشہ کرتا تہا - ہمین اپنی جانون کا خوف ہے -

اور قیصر نے رومیون سے کہا - کہ ہم اسے جزیہ دین اور اسکے خراج گزار بنجائین - مگر رومیون نے اسے نہ مانا - پہر اوس نے کہا کہ اچہا سوریہ کی سرزمین یعنی شام کا علاقہ ہم اوسے دیدین - اور اوس سے صلح کرلین - مگر اِس سے بہی اونہون نے انکار کیا -

اور قیصر نے ابوسفیان کو اپنے پاس بلایا جو صلح حدیبیہ کی وجہ سے شام کو تجارت کے واسطے چلا گیا تہا - جب وہ اوسکے پاس گیا - اور اوسکے ساتہہ اور بہی قریش کے کچہہ آدمی گئے تو اونہین ہرقل نے ابوسفیان کے پیچہے بٹہلایا اور اون سے کہا کہ مین ابوسفیان سے کچہہ باتین پوچہتا ہون اگر وہ جہوٹ بولے تو تم مجہے بتا دینا (اور پیچہے اِس لئے بٹہایا تہا کہ آنکہون کے سامنے اگر ہون گے تو وہ ابوسفیان کی جہوٹ بات کو جہوٹ نہ کہہ سکین گے) ابوسفیان کہتا ہے کہ مجہے محمدؐ سے ایسی عداوت تہی کہ اگر میری جہوٹ کی لوگ گرفت نہ کرتے اور مجہے جہوٹا مشہور ہونے کا خوف نہوتا تو مین ضرور جہوٹ بولتا -

پہر قیصر نے اوس سے محمد صلعم کا حال پوچہا - ابوسفیان کہتا ہے کہ مین نے اون کو تحقیر کے ساتہہ یاد کیا - مگر اوس نے میری بات پر کچہہ التفات نہ کیا - بلکہ پوچہا کہ اوسکا نسب

تمہاری قوم مین کیسا ہے۔ مین نے کہا کہ وہ ہم مین نسب کا شریف ہے۔ پہر ہرقل نے کہا کہ کیا کوئی اوسکے خاندان مین پہلے بہی ایسا شخص گزرا ہے جو ایسی باتین کہتا ہو۔ مین نے کہا نہین ایسا تو کوئی شخص پہلے نہین گزرا ہے۔ پہر اوس نے پوچہا کہ کیا وہ بادشاہ تہا اور تم نے اوسکا ملک چہین لیا ہے۔ مین نے کہا نہین۔ پہر اوس نے پوچہا کہ کون لوگ اوسکا اتباع کرتے ہین۔ مین نے کہا ضعفا اور مساکین اور نوجوان۔ پہر اوس نے پوچہا۔ کہ جو لوگ اوس کا اتباع کرتے ہین وہ اوس سے محبت کرتے اور اوسکے ہورہتے ہین۔ یا اوسے چہوڑ دیتے اور نکل بہاگتے ہین۔ مین نے کہا کوئی شخص ایسا نہین جو اسکا متبع ہوا ہو اور پہر اوسے چہوڑ بہاگا ہو۔ پہر اوس نے پوچہا۔ کہ تمسے اور اوس سے جو لڑائی ہوتی ہے اوسکا کیا نتیجہ ہوتا ہے مین نے کہا کبہی وہ غالب رہتا ہے اور کبہی ہم اوس پر غالب رہتے ہین۔ پہر پوچہا۔ کیا وہ دہوکا بہی دیتا اور عہد شکنی بہی کرتا ہے یا نہین۔ ابوسفیان نے کہا کہ مین نے یہانتک کسی جواب مین کچہہ لگاوٹ کی بات نہ کہی تہی۔ مگر یہان مین نے یہ کہدیا کہ اوس نے ہمسے اب تک تو خلاف عہد کوئی کام نہین کیا ہے۔ اور آج کل ہماری اوس سے صلح ہے مگر ہمین آیندہ کو اوس سے اطمینان نہین ہے تعجب نہین کہ خلاف عہد کرے۔ ابوسفیان کہتا ہے کہ اس پر اوسنے کچہہ التفات نہ کیا۔

ابوسفیان کہتا ہے کہ پہر ہرقل نے مجہہ سے کہا۔ مین نے تجہہ سے اوس شخص کا نسب پوچہا تو تو نے کہا کہ وہ نسب کا شریف ہے تو انبیا ایسے ہی ہوا کرتے ہین۔ اور مین نے تجہہ سے پوچہا کہ کیا کسی نے اوس کے خاندان مین پہلے بہی ایسا دعوے کیا ہے کہ وہ بہی اوسی کی تقلید کرتا ہو تو تو نے کہا۔ کہ کسی نے ایسا دعوی نہین کیا۔ اور مین نے پوچہا کہ کیا تم نے اوسکا ملک چہین لیا ہے کہ اس پیرایہ مین وہ اپنا گیا ہوا ملک پہر حاصل کرنا چاہتا ہو

تو تو نے کہا نہین - پہر مین نے پوچہا کہ اوسکے اتباع اور متبعین کون ہین تو تو نے کہا ضعفا اور مساکین - سو اسطرح کے لوگ انبیا کا اتباع کیا کرتے ہین - پہر مین نے پوچہا کہ اوس کے متبعین اوس سے محبت کرتے ہین یا چہوڑ بہاگتے ہین - تو تو نے کہا کہ لوگ اوس سے محبت کرتے ہین کوئی اوسکو نہین چہوڑتا - سو ایمان کی حلاوت ایسی ہی ہوا کرتی ہے - کہ جب کبہی وہ کسی کے دل مین جگہہ پکڑتی ہے تو پہر کبہی نہین نکلتی - پہر مین نے پوچہا کہ وہ غدر اور خلاف عہد بہی کیا کرتا ہے تو تو نے کہا نہین - اگر تو نے مجہہ سے یہ باتین سچ کہی ہین - تو دیکہہ لینا کہ وہ کوئی دن مین اِس سرزمین کا مالک ہو جائے گا جو اِس وقت میرے قدمون کے نیچے ہے - کاش کہ مین اوس وقت اوس کے سامنے ہوؤن اور اوس کے قدم دہویا کرون - پہر مجہہ سے کہا اچہا جا تو تیرا جہان جی چاہے -

ابوسفیان کہتا ہے کہ مین ہرقل کے پاس سے نکلا - تو اپنے ہاتہہ پر ہاتہہ افسوس سے مارتا تہا اور دل مین کہتا تہا - کہ ابن کبشہ کا معاملہ ایسا بڑا ہو گیا کہ ملوک روم اپنی ایسی بڑی سلطنت ہونے پر بہی اوس سے ڈرتے ہین - راوی کہتا ہے کہ جو خط رسول اللہ صلعم کا دحیہ ہرقل کے پاس لے گیا تہا وہ یہ ہے - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ ط وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ط اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ ط وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ عَلَيْكَ ط

(یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف سے ہرقل بادشاہ روم کے نام ہے - سلام ہو اوس شخص پر جو ہدایت کے راستہ کا اتباع کرتا ہے - تو مسلمان ہو جا - اوس سے تو سلامت رہے گا - اور اگر تو مسلمان ہو گیا تو تجہے اللہ تعالی دوہرا اجر عطا فرمائے گا - اور اگر تو ہماری بات نہ مانے گا تو بہایا اور مزارعین کا گناہ بہی تیرے اوپر پڑے گا -

(کفار لوگ رسول اللہ کو ابن ابی کبشہ کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ ابوکبشہ بنی خزاعہ کے بطن بنی غبشان کا ایک شخص تھا جس نے بتون کی پرستش چھوڑ دی تھی۔ اور عربون کے برخلاف شعری ستارہ کو پوجتا تھا۔ چونکہ رسول اللہ نے بھی عربون کے بتون کو چھوڑ دیا تھا عرب اونھین ابوکبشہ کا بیٹا ضد و نفسانیت سے کہتے تھے)

۵۳ حارث حاکم شام کا جواب رسول اللہ کے خلاف

اُدھر حارث بن ابی شمر الغسانی کا حال سنئے۔ اوسکے پاس رسول اللہ کا فرمان شجاع بن وہب لیکر گیا۔ جب اُسنے پڑہا تو (بہت ناراض ہوکر) کہا کہ مین خود ہی (حملہ آور ہوکر) اوس کے پاس جاؤن گا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ اوسکی مملکت تباہ ہوگی (اور وہ اُجڑ جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا)

۵۴ نجاشی کا رسول اللہ کے فرمان کو دیکھکر ایمان لانا اور اُم حبیبہ بنت ابی سفیان سے رسول اللہ کا نکاح۔

رہا نجاشی پادشاہ حبش۔ جب اوسکے پاس رسول اللہ صلعم کا فرمان عالیشان پہونچا۔ تو وہ ایمان لایا اور آپ کا اتباع کیا۔ اور جعفر بن ابی طالب کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا۔ اور ساٹھ آدمیون کے ساتھ اپنے بیٹے کو رسول اللہ کے پاس روانہ کیا۔ مگر یہ لوگ سمندر مین غرق ہو گئے اور اوسی نے رسول اللہ کے پاس ام حبیبہ بنت ابی سفیان کو بھی بھیجا تھا۔ کہ آپ اون سے نکاح کرلین۔ یہ بی بی اپنے شوہر عبید اللہ بن جحش کے ہمراہ حبش کو ہجرت کرگئی تھین۔ وہان عبید اللہ نصرانی ہو گیا اور حبش ہین مین مرگیا۔

اب اسوقت نجاشی نے ام حبیبہ سے درخواست کی کہ وہ رسول اللہ سے نکاح کرلین۔ ام حبیبہ نے اوسے منظور کرلیا اور اوس نے آپ سے نکاح کرا دیا۔ اور خود ہی اپنے پاس سے چارسو دینار اونکا مہر بھی ادا کردیا۔ جب ابوسفیان نے سنا کہ اُم حبیبہ سے رسول اللہ صلعم نے نکاح کرلیا۔ تو بہت خوش ہوا کہ جوڑا ٹھیک ہے۔

۵۵ پرویز کا رسول اللہ کے فرمان کو چاک کرنا اور بازان کو لکھنا کہ محمد کو پکڑ کر بھیجدے اور بازان کے قاصدون کے ہاتھ رسول اللہ کا پرویز کے قتل کی خبر دینا اور بازان کا اسلام -

اب رہا کسریٰ - جب اوس کے پاس عبداللہ بن حذافہ رسول اللہ کا فرمان لیکر پہونچا - تو اوس نے آپ کے فرمان کو چاک کر کے پھینکدیا - اور رسول اللہ نے اس کو سنکر فرمایا - کہ اوس کی سلطنت چاک ہو گئی - رسول اللہ کا فرمان اس کے نام اس طرح تہا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط من محمدٍ رسولِ اللّٰہِ اِلیٰ کسریٰ عظیمِ فارِس ط سلامٌ علیٰ مَنِ اتَّبعَ الھُدیٰ وَاٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُولِہٖ وَاَشْھَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُولُہٗ ط وَاِنِّیٓ اَدْعُوکَ بِدُعَآءِ اللّٰہِ وَاِنِّیْ رَسُولُ اللّٰہِ اِلَی النَّاسِ کَآفَّۃً لِّاُنْذِرَ مَنْ کَانَ حَیًّا وَّیَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَی الْکَافِرِیْنَ فَاَسْلِمْ تَسْلَمْ ط وَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَاِنَّ اِثْمَ الْمَجُوْسِ عَلَیْکَ (یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف سے کسریٰ پادشاہ فارس کے نام ہے - سلام اوس شخص پر جو ہدایت کا اتباع کرتا ہے - اور اللہ پر اور اللہ کے رسول پر ایمان لاتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ کوئی معبود بجز خدا کے نہین اور محمد اوس کے بندہ اور اوس کے رسول ہین - مین تجھے اللہ کی طرف بُلاتا ہون - اور تمام جمہور انام کے واسطے اللہ کی طرف سے رسول کر کے بھیجا گیا ہون کہ جو زندہ ہین اور گوش شنوا رکھتے ہین اونہین آیندہ کے عذاب سے ڈراؤن - اور جو بات کافرون کے لئے کہی جاتی ہے وہ حق ہو کر رہے گی - تو مسلمان ہو جا تاکہ تو سلامت رہے اور اگر تو نے روگردانی کی تو جان لے کہ تمام مجوس کا گناہ تیرے سر پر پڑے گا -)

جب اوس نے یہ خط پڑھا تو اوسے چاک کر ڈالا - اور کہا وہ تو میرا غلام ہے غلام ہو کر مجھے ایسا کہتا ہے پھر بازان کو جو اوس کی طرف سے یمن کا حاکم تہا لکھا کہ یہ شخص جو حجاز مین اٹھہ کھڑا ہوا ہے اوس کے پاس تو دو دلاور آدمیون کو اپنے پاس سے بھیج کہ وہ اوسے پکڑ کر

میرے حضور مین حاضر کرین۔

اس واسطے بازان نے نابوہ (یا بابویہ) کو جو ایک دبیر اور عقلمند آدمی تہا اور ایک اور فارس والے کو جس کا نام خرخرہ تہا رسول اللہ کے پاس روانہ کیا۔ اور ایک خط مین لکہا آپ ان دونون شخصون کے ساتہہ کسریٰ کے پاس جائیے۔ اور نابوہ کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ کی خبر لاکر اوس کو سنائے۔

جب قریش نے سنا۔ کہ کسریٰ نے رسول اللہ کے خط کے جواب مین ایسا حکم دیا ہے تو بہت خوش ہوے اور آپسمین مبارکبادیان دینے اور کہنے لگے۔ کہ کسریٰ شہنشاہ محمد کے مقابلہ مین اٹہہ کہڑا ہوا۔ اب تمہین محمد کے دفعیہ کی تدابیر کرنے کی کوئی ضرورت نہ رہی

یہ دونون قاصد رسول اللہ کے پاس آئے۔ آپ نے دیکہا کہ اون کی ڈاڑہی اور مونچہین منڈہی ہین۔ اس پر آپ نے اونہین مکر نظر سے دیکہا۔ اور فرمایا کہ یہ تمہین کس نے حکم دیا ہے کہا ہمارے پروردگار نے (یعنی ہمارے پادشاہ نے) آپ نے فرمایا مگر میرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ ڈاڑہی چہوڑون اور مونچہین کترواؤن۔

پہر اون دونون نے اوس غرض کا ذکر کیا کہ جس کے واسطے وہ آپ کے پاس آئے تہے۔ اور اوس کے ساتہہ یہہ بہی کہا۔ کہ اگر آپنے حکم کی اطاعت کی تو بازان آپ کی کسریٰ سے سفارش کرے گا۔ اور اگر آپ حکم نہ مانین گے تو کسریٰ آپ کو اور آپ کی قوم کو ہلاک کرڈالے گا۔ آپ نے اون دونون سے کہا کہ اچہا آج تو ٹہیرو۔ کل میرے پاس آنا اسکا جواب دیا جائیگا

پہر رسول اللہ صلعم کے پاس آسمان سے خبر آئی کہ اللہ تعالیٰ نے کسریٰ پرویز پر شیرویہ کو مسلط کردیا۔ اور بیٹے نے باپ کو مار ڈالا رسول اللہ نے صبح ہی قاصدون کو بُلایا۔ اور اونہین خسرو پرویز کے قتل کی خبر سنائی۔ اور اون سے کہا کہ میرا دین اور میری سلطنت کسریٰ کے

ملک تک پہونچین گے۔ اور وہان ہیل جائین گے جہان تک اونٹ اور گھوڑے جا سکتے ہین۔ اور اون سے کہا بازان سے جا کر کہدو۔ کہ تو مسلمان ہوجا۔ اگر تو مسلمان ہوجائے گا تو جو ملک کہ تیرے تحت حکومت ہے ہین اوسے تیرے اوپر بحال رکھون گا۔ اور تیری قوم پر تجھے حاکم بنادونگا پھر خرخسرہ کو ایک مذہب اور نقرہ منطقہ عنایت کیا۔ جو آپ کو کسی بادشاہ (یعنی مقوقس) نے بھیجا تھا۔

پھر یہ لوگ رسول اللہ کے پاس سے روانہ ہوے اور بازان کے پاس آئے۔ اور اوس سے سارا حال بیان کیا۔ بازان نے کہا کہ یہ باتین تو بادشاہون کی سی نہین ہین۔ میرے نزدیک تو وہ کوئی نبی معلوم ہوتا ہے اچھا ہم اوسکی بات کو دیکھتے ہین۔ اگر وہ بات جو اوس نے کہی ہے سچ نکلی۔ تب تو وہ نبی ہے اور خدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہے۔ اور اگر سچ نہ نکلی تو جیسا مناسب ہوگا اوس طرح ہم اوس سے پیش آئین گے۔ اِسکے بعد کچھ بہت روز نہین گزرے تھے کہ اوسکے پاس شیرویہ کا فرمان آیا جسمین لکھا تھا کہ خسرو پرویز مارا گیا۔ اور اوسے شیرویہ نے اہل فارس کے سبب سے مار ڈالا۔ کیونکہ پرویز نے اون کے سردارون کو قتل کر ڈالا تھا۔ اور شیرویہ نے بازان کو یہ بھی لکھا تھا کہ یمن والون کو اوس کی اطاعت کی طرف مائل کرے اور نبی صلعم سے کسی طرح کی پرخاش نہ کرے۔

اِس فرمان کے آتے ہی بازان اور جو اوسکے ساتھ ابنار فارس تھے وہ سب مسلمان ہوگئے۔ خرخسرہ کو حمیر لوگ (رسول اللہ کے منطقہ کی وجہ سے) صاحب المعجزہ کہتے تھے۔ اور اونکی زبان مین معجزہ منطقہ اور کمر بند کو کہا کرتے ہین۔

۵۶ ہوذہ کا جواب اور رجال کا اسلام اور مرتد ہونا

اب ہوذہ بن علی کا حال سنیئے۔ یہ یمامہ کا بادشاہ تھا۔ اور دین کا نصرانی تھا جب سلیط بن عمرو اوس کے پاس گیا۔ اور اوسے اسلام کی دعوت کی۔

تو اوس نے رسول صلعم کے پاس اپنے سفیر بھیجے جس مین مجّاعہ اور رجّال بالجیم یا رحّال بالحا بن عنفوہ بھی تھے۔ اور یہ کہلا بھیجا کہ اگر آپ اپنی حکومت اپنے بعد مجھے دیدین تو مین مسلمان ہوجاؤن گا۔ اور آپ کے پاس آؤن گا۔ اور آپ کی مدد بھی کرون گا۔ اور اگر آپ اسے منظور نہ کرین گے تو مین آپ سے لڑائی لڑون گا۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ یہ کسیطرح نہین ہوسکتا۔ اور اللہ سے دعا مانگی کہ اے اللہ تو اوسکے مقابلہ مین میری مدد کر۔ اسکے چند مدت بعد وہ مر گیا۔

رہے مجاعہ اور رجّال یہ دونون مسلمان ہوگئے۔ اور اون مین سے رجّال رسول اللہ صلعم کے پاس ہی رہ گیا۔ اور سورۃ البقر وغیرہ اوس نے پڑھی اور دین کے معاملات خوب سیکھہ کر فقیہ ہوگیا۔ اور یمامہ کو پھر چلا گیا۔ مگر وہان جاکر مرتد ہوگیا۔ اور یہ گواہی دی کہ رسول اللہ صلعم نے مسیلمہ کو اپنی نبوت مین شریک کرلیا تھا۔ اس سے جو فتنہ پیدا ہوا وہ اوس سے بڑھ کر تھا جو مسیلمہ کے سبب سے پیدا ہوا تھا۔

۷۵ منذر حاکم بحرین کا اسلام اور رعایا کا جزیہ منذر بن ساوی جو بحرین کا حاکم تھا اوس کے پاس علا بن الحضرمی پہونچا اور اوسے اور جو لوگ بحرین مین اوس کے ساتھہ تھے اونہین مسلمان ہونے کو کہا۔ اور کہا کہ اگر مسلمان نہون تو وہ جزیہ دین۔ بحرین کے مالک اہل فارس تھے۔

منذر بن ساوی اور اوس کے ساتھہ جو عرب تھے اور بحرین مین رہا کرتے تھے۔ وہ سب مسلمان ہوگئے۔ لیکن اہل البلاد یہود و نصاریٰ اور مجوس مسلمان نہ ہوے۔ مگر اونہون نے علا۔ اور منذر سے جزیہ دینے پر مصالحت کرلی اور یہ قرار پایا کہ ہر ایک بالغ سے ایک دینار لیا جاے بحرین مین کسی طرح کی لڑائی نہین ہوئی۔ کچھہ لوگ تو وہان کے مسلمان ہوگئے اور کچھہ لوگون نے

جزیہ دینا قبول کرلیا۔

۵۸ ام رومان کی موت اس سال بھی حج کے کارپرداز مشرک ہی رہے۔ اور اسی سال اُم رومان مرگیئں جو بی بی عائشہ زوجہ رسول اللہ صلعم کی ماں تھی۔

سنہ ۷ ہجری

غزوہ خیبر

۵۹ رسول اللہ کی چڑہائی خیبر پر اور غطفان کا سامنے آنا اور عامر کا حدا اور قتل اور رسول اللہ کی دعا۔ جب رسول اللہ صلعم حدیبیہ سے واپس ہوکر آئے۔ تو مدینہ مین ذی الحجہ مین محرم کے کچھہ دنون تک رہے۔ اور پہر چودہ سو آدمیون سے جن مین دو سو سوار بھی تھے خیبر کو روانہ ہوئے خیبر کو کوچ محرم سنہ ۷ ہجری مین ہوا ہے۔ اور مدینہ پر آپ اس وقت سباع بن عرفطہ الغفاری کو خلیفہ کر گئے تھے۔

غرض آپ مدینہ سے روانہ ہوکر اپنے لشکر سمیت رجیع مین جاکر قیام پذیر ہوئے۔ تاکہ خیبر والون کے اور غطفان کے درمیان مین حائل ہوجائین۔ اور ایک کو دوسرے فریق کی مدد نہ کرنے دین۔ کیونکہ غطفان رسول اللہ صلعم کے برخلاف اہل خیبر کی مدد پر تھے۔ چنانچہ غطفان نے قصد کیا۔ کہ یہود کی جاکر مدد کرین۔ مگر اونہین یہ خوف ہوا۔ کہ اگر وہ اُدہر چلے گئے تو کہین مسلمان اونکے گھرون پر نہ جا پڑین۔ اور اون کی عورتون اور مال و اسباب کو نہ لوٹ لیجائین اس واسطے وہ لوٹ گئے۔ اور یہود کے پاس نہ گئے۔ لیکن یہود کے اور نبی صلعم کے درمیان حائل ہوگئے۔

پہر رسول اللہ صلعم آگے بڑہے - اور راستہ مین عامر بن الاکوع سے جو سلمہ بن عمرو بن الاکوع کا چچا تہا فرمایا - کہ ہمارے اونٹون کے سامنے اونکے تیز چلنے کے لئے کچھ اشعار پڑہ - اِس لئے وہ اونٹ پر سے اوتر پڑا اور یہ گانے لگا ؎

وَاللّٰہِ لَوْ لَا اللّٰہُ مَا اھْتَدَیْنَا		وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا
واللہ اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم کو ہدایت کا راستہ نہ ملتا	—	اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑہتے
فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا		وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا

اے اللہ جس وقت ہمارا دشمنون سے مقابلہ ہو تو اوسوقت ہم پر سکینہ اُتار (اور ہمین اوسان دے) اور اونکے مقابلہ مین ہمکو ثابت قدم رکہ

یہ سنکر رسول اللہ صلعم نے فرمایا - رحمک اللہ - حضرت عمر نے یہ کلمہ آپ کی زبان سے سنتے ہی ازراہ افسوس عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا ہم اوس سے فائدہ نہ اُٹہاوین - اسکی وجہ یہ تھی کہ جب رسول اللہ کسی شخص کے حق مین رحمک اللہ فرماتے تو وہ قتل ہوجایا کرتا تہا -

حضرت عمر کو اِس سے یقین ہو گیا - کہ وہ اب مارا جائے گا اِس سے انہین افسوس ہوا - اور چاہا کہ وہ جیتا رہتا تو ہم اوس سے فائدہ اُٹہاتے -

غرض جب خیبر پر جاکر اُترے تو عامر سیدان جنگ مین نکلا اور مبارز طلب کیا - وہان لڑنے مین اوس کی تلوار اُلٹ پڑی اور خود اپنی تلوار سے اوسکے ایک زخم لگ گیا - جو ایسا سخت زخم تہا کہ وہ اوس سے جان بر نہ ہوسکا - اِس سے لوگ کہتے ہین کہ اوس نے خودکشی کی - اسپر اوسکے بہائی کے بیٹے سلمہ نے نبی صلعم کی خدمت مین جاکر عرض کیا - کہ لوگ ایسا کہتے ہین - آپ نے فرمایا - کہ ان کا خیال غلط ہے - بلکہ (وہ شہید ہوا) اوسے دوچند ثواب ملے گا -

پہر جب رسول اللہ صلعم اوس کے سامنے پہونچے - تو اپنے اصحاب سے فرمایا - ذرا ٹہیرو - پہر یہ دعا مانگی اللھم رب السموات وما اظللن ورب الارضین وما اقللن و

رب الشیاطین وما اضللن ورب الریاح وما اذرین نسالک خیر ھذہ القریۃ وخیر اھلھا ونعوذبک من شرھا وشر اھلھا وشر ما فیھا اقدموا بسم اللہ (اے اللہ پروردگار آسمانون کے اور اون چیزون کے جن پر وہ سایہ ڈالے ہوے ہین اور پروردگار زمینون کے اور اون چیزون کے جن کو وہ اٹھائے ہوے ہین اور پروردگار شیاطین کے اور اونکے جنھین وہ گمراہ کرتے ہین - اور پروردگار ہواون کے اور جنھین وہ اڑائے لئے پھرتی ہین ہم تجھہ سے چاہتے ہین کہ اس قریہ مین اور یہان کے رہنے والون مین جو بہلائی ہے وہ ہمین دے - اور اس قریہ کے اور اس قریہ کے رہنے والون کے اور جو چیزین اوس مین ہین اون کے شر سے ہمین محفوظ رکھہ - اے مسلمانون بسم اللہ آگے بڑہو) رسول اللہ صلعم کا یہ قاعدہ تہا کہ جب کسی قریہ پر جاتے تو آپ اس طرح دعا مانگا کرتے تہے -

۱۰ - حصن ناعم اور حصن قموص کی فتح اور صفیہ اور گدہون کے گوشت کی حرمت -

رسول اللہ صلعم خیبر پر جب پہونچے تہے تو رات کا وقت تہا کسی کو آپ کا جانا وہان پر معلوم نہ ہوا - لیکن جب وہ صبح کے وقت کاروبار کے لئے اپنے بیلچہ لیکر نکلے - اور نبی صلعم کو دیکہا تو فوراً لوٹ پڑے - اور بولے محمد محمد اور خمیس یعنی لشکر - اس پر نبی صلعم نے فرمایا - اللہ اکبر خیبر اُجڑ جائے جب ہم کسی قوم کے گرد اُترتے ہین تو اون لوگون کی صبح جو ہم سے ڈرین (اور اطاعت نہ کرین) بہت ہی بُری ہوتی ہے یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ فرمائے پہر اون پر محاصرہ ڈالا - اور خوب تنگ پکڑا - اور اونکے مال و اسباب جس قدر پائے تہوڑے تہوڑے لینا شروع کردیئے اور قلعہ پر قلعے فتح کرنے لگے -

چنانچہ پہلا حصن جو آپ نے فتح کیا اوسکا نام حصن ناعم تہا - اسی مقام پر محمود بن سلمہ مارا گیا

اوس پر ایک چکی گر گئی اوس سے وہ مر گیا۔

پھر دوسرا قلعہ قموص نام بھی لے لیا۔ جو بنی ابی الحقیق کا حصن تھا۔ یہان آپ کو سبایا بھی بہت ہاتھہ آئے۔ انہین مین ایک لڑکی صفیہ بنت حُیَیّ بن اخطب بھی تھی۔ اور کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کے نکاح مین تھی۔ اسے رسول اللہ صلعم نے اپنے واسطے پسند فرمایا۔ اور مسلمانون کے پاس سبایا بہت کثرت سے ہو گئے۔

اور اونہون نے پلاؤ گدہون کا گوشت کھایا۔ اس سے اونہین رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا۔

۱۱۶ زبیر بن باطا کو ثابت کا رسول اللہ سے چھڑانا مگر اوسی کی درخواست پر اوسکا قتل کیا جانا۔

بُعاث کی لڑائی زمانہ جاہلیت مین ہوئی تھی۔ (جسکا ذکر اوپر آچکا ہے) اس وقت زبیر بن باطا قرظی نے ثابت بن قیس بن شماس پر بڑا احسان کیا تھا۔ اور قید سے اوسے چھوڑ دیا تھا۔ اس وقت زبیر پکڑا آیا تو ثابت اوس کے پاس آیا۔ اور اوس سے کہا تو مجھے جانتا ہے۔ زبیر نے کہا تجھہ سے آدمی کو مجھہ سا آدمی نہین بھول سکتا ہے۔ ثابت نے کہا مین چاہتا ہون کہ تو نے مجھہ پر بڑا احسان کیا ہے مین اوس کا تجھہ سے بدلہ کر دون۔ زبیر نے کہا کریم کریم کے ساتھہ ایسے ہی کیا کرتے اور جزا دیا کرتے ہین۔

اس لئے ثابت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا کہ زبیر نے مجھہ پر ایک مرتبہ بڑا احسان کیا ہے مین چاہتا ہون کہ اوسکا بدلہ اوسکے ساتھہ کر دون۔ آپ اوسے مجھے دیدیجیے۔ رسول اللہ نے اوسے ثابت کو دیدیا کہ چاہے تو اوسے چھوڑ دے پھر ثابت زبیر کے پاس آیا اور کہا رسول اللہ صلعم نے تیرا خون معاف کر دیا۔ اور اب تو قتل نہین کیا جائیگا زبیر نے کہا مین ایک بوڑھا شخص ہون۔ مین جورو بچون بغیر کیسے رہ سکتا ہون۔ ثابت پھر رسول اللہ

پاس گیا اور آپ سے اوس کے جورو بچے بھی چھوڑ دینے کی اجازت حاصل کرلیا۔ پھر زبیر نے کہا حجاز مین رہنا اور مال واسباب وغیرہ نہ ہونا کسطرح گزر ہوگی۔ اِس لئے ثابت نے رسول اللہ سے اوسکا مال بھی طلب کیا۔ آپ نے وہ بھی اوسے دیدیا۔ اور کل مال عطا فرمادیا۔

پھر زبیر نے کہا کعب بن اسد کہان گیا۔ جسکا چہرا نور ہمارے حی کے کنواری لڑکیون کے لئے آئینہ مصقل کی طرح تھا۔ ثابت نے کہا وہ تو مارا گیا۔ پھر پوچھا سید الحضر والبادی حیی بن اخطب کیا ہوا۔ کہا وہ بھی مارا گیا پھر پوچھا غزال بن سموال کہان ہے۔ جو ہمارے حملون کے وقت آگے چلتا اور ہماری شکستون کے وقت ہماری حمایت کرتا تھا۔ کہا مارا گیا۔ پھر پوچھا بنی کعب بن قریظہ وبنی عمرو بن قریظہ کہان گئے۔ کہا وہ بھی اسی راستہ پر چلے گئے۔ تو زبیر نے کہا۔ کہ اے ثابت مین اوس احسان کے بدلے جو مین نے تیرے ساتھ کیا تھا یہ درخواست کرتا ہون۔ کہ تو مجھے بھی انہین کے پاس پہونچا دے۔ اونکے مرنیکے بعد کچھ لطف زندگانی مجھے نظر نہین آتا۔ اِس لئے ثابت نے اوسے قتل کردیا۔

۶۴ حصن صعب وحصن وطیح وسلالم کا فتح اور محمد بن مسلمہ کا مرحب کو اور زبیر کا یاسر کو قتل کرنا۔

پھر رسول اللہ صلعم نے حصن صعب کو بھی فتح کیا۔ اس قلعہ مین طعام اور گوشت چربی بہت تھی۔ پھر آپ نے اونکے حصن وطیح اور سلالم پر توجہ کی۔ یہ سلالم حصن سب سے اخیر فتح ہوا ہے اوس حصن سے مرحب یہودی نکلا اور بولا۔

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اِنِّیْ مَرْحَبٌ	شَاكِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُّجَرَّبٌ

خیبر (والون) کو معلوم ہے کہ مین مرحب ہون اور ہتیار ون سے خوب آراستہ دلاور (کہ میدان مین نکلتے ہی لڑائی میٹ دیتا ہون) اور آزمودہ کار ہون

اَطْعَنُ اَحْيَانًا وَّحِيْنًا اَضْرِبُ	اِذَا اللُّيُوْثُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

جسوقت شیر (دل اور بہادر لوگ میدان مین) آتے ہین۔ اور آتش جنگ مشتعل ہوتی ہے تو اوسوقت کبھی تو مین بھالی مارتا ہون اور کبھی تلوار سے کاٹتا ہون

اِنَّ حِمای لِحِمًی لا یُقْرَبُ
میری حمی ایسی حمی ہے کہ جس کے پاس کوئی پٹک نہین سکتا

اور میدان مین نکلکر مبازر کی درخواست کی۔ اوس کے مقابلہ کے لئے محمد بن مسلمہ نکلا اور کہا مین موتور اور ثائر ہون (یعنی میرا آدمی مارا گیا ہے اور مین اوسکا انتقام لینا چاہتا ہون) کل میرے بہائی کو انہون نے مار ڈالا تہا۔ اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے اوس کی مبازرت قبول فرمائی اور اوس کے حق مین دعا کی۔ اے اللہ تو دشمن کے مقابلہ مین اِس کی مدد کر۔ پہر محمد بن مسلمہ گیا اور بہت دیر تک دونون دلاور میدان مین لڑتے رہے۔ پہر مرحب نے محمد بن مسلمہ پر حملہ کر کے ایک تلوار کا وار کیا جسے محمد بن مسلمہ نے اپنی ڈہال پر لیا۔ اور تلوار ڈہال کاٹ کر اوس مین اٹک گئی اِس پر محمد بن مسلمہ کو موقع مل گیا۔ اور اوس نے ایک تلوار مین اوسکا کام تمام کردیا پہر اِس کے بعد اوس کا بہائی یاسر نکلا اور کہا۔۔

قد علمت خیبر انی یاسر	شاکی السلاح بطل مغاور

خیبر والون کو معلوم ہے کہ مین یاسر ہون۔ اور پورے ہتیارون سے آراستہ دلاور اور حملہ کرنے والا ہون

اور مبازر کو میدان مین طلب کیا۔ اوس کے مقابلہ کے واسطے زبیر بن العوام نکلا۔ اور جاکر زبیر نے اوسے قتل کر دیا۔

۳ حصن قموص کا ایک روایت کے بموجب حضرت علی کے ہاتہ سے فتح ہونا۔

مگر اور لوگ کہتے ہین کہ جس نے مرحب کو مارا اور یہ حصن فتح کیا وہ علی بن ابی طالب تہے۔

اور یہی روایت زیادہ مشہور اور صحیح ہے (ابن اثیر نے اِس حصن کا نام جسے حضرت علی نے فتح کیا نہین بیان کیا ہے۔ مگر دوسری کتابون مین اوسکا نام قموص بیان کیا گیا ہے۔) بریدۃ الاسلمی کہتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم کے کبہی کبہی درد شقیقہ ہوا کرتا تہا۔ اور ایک دو روز

رہا کرتا تہا کہ جس سے آپ مکان سے باہر تشریف نہین لایا کرتے تھے - جب آپ
خیبر آئے ہین تو اوس وقت آپ کے بہی آدہاسیسی کا درد ہونے لگا - اور آپ مکان سے
باہر تشریف نہین لائے اس لئے حضرت ابوبکر نے نبی صلعم کا رایت لیا - اور اُٹہے -
اور میدان جنگ مین جاکر خوب شدت سے لڑائی کی - پہر لوٹ آئے - پہر حضرت عمر نے
رایت لیا - اور آپ جاکر اوس سے بہی شدت سے لڑے کہ جس قدر پہلے دن ایک مرتبہ
پہلے آپ لڑ چکے تہے - پہر لوٹ آئے - اور رسول اللہ صلعم کو اِسکی خبر دی گئی -
پہر رسول اللہ نے فرمایا - کہ مین کل کو یہ رایت ایسے شخص کو دونگا کہ جس سے اللہ اہنکا
رسول محبت کرتے ہین اور وہ بہی اللہ اور اوس کے رسول سے محبت کرتا ہے (یہ تعریف
ولدہی اور یاددہانی کے لئے تہی اور جتنے صحابہ تہے اون سب مین یہ صفت موجود تہی)
وہ اوس قلعہ کو زبردستی فتح کرے گا - اِس وقت حضرت علی وہان نہ تہے بلکہ مدینہ مین آشوب چشم
کی وجہ سے رہ گئے تہے - پہر جب رسول اللہ صلعم نے یہ ارشاد فرمایا - تو قریش اسکا انتظار
کرنے لگے کہ کل دیکہئے رایت کسے ملتا ہے - جب صبح ہوئی تو حضرت علی ایک اونٹ
پر سوار آئے - اور رسول اللہ کی خیا کے پاس ہی آکر اونٹ کو بٹہایا - ابہی تک آشوب چشم دور
نہین ہوا تہا پٹی آنکہون سے بندہی تہی - رسول اللہ نے پوچہا کیا حال ہے - عرض کیا کہ آپ کی
تشریف آوری کے بعد مجہے آشوب چشم ہو گیا ہے - آپ نے فرمایا میرے پاس آؤ اور
آنکہون پر لب لگا دیا - کہتے ہین کہ پہر کبہی حضرت علی کی آنکہون مین آشوب چشم کی بیماری نہوئی
پہر رسول اللہ نے اونہین رایت دیا - اور وہ اوسے لیکر اوٹہے اور سرخ لباس پہنے خیبر
کی طرف گئے وہان سے اونہین ایک یہودی نے دیکہا - کہا تیرا کیا نام ہے کہا میرا نام علے
بن ابی طالب ہے - یہودی نے بآواز بلند کہا اے قوم یہود آج تم مغلوب ہوجاؤ گے -

پہر مرحب جو اس حصن کا حاکم تہا نکلا - اوس کے سر پر ایک مغفر یمانی تہا جسے اوس نے انپے سر پر بیضہ کی طرح رکہا تہا اور چہرہ کو اوس سے ڈہکے ہوے تہا - اور کہتا تہا ؎

قد علمت خیبر انی مرحب	شاکی السلاح بطل مجرب

حضرت علی نے اسکے جواب مین کہا ؎

انا الذی سمتنی امی حیدرہ	کلیث غابات کریہ المنظرہ

مین وہ شخص ہون کہ جسکا نام میری ماں نے حیدر رکہا ہے اور مین بیشون کے شیرونکی طرح ہیبت ہون - لوگ دیکہکر ڈرجاتی ہین

اکیلہم بالسیف کیل السندرہ

اور دشمنون کو مین تلوار سے سندرہ کی کیل دیا کرتا ہون (سندرہ ایک درخت ہے جس سے تیر و کمان بناتی ہین یعنی اور لوگ دور سے تیر مارتے ہین مین پاس جاکر تلوار سے وہی کام لیتا ہون -)

ان دونون دلاورون مین دو وار ہوے - مگر حضرت علی نے فرق کرکے جو ایک تلوار ماری تو ڈہال اور مغفر اور سر کاٹ کر زمین پر پہینکدیا اور اوس شہر کو فتح کرلیا -

ابو رافع جو رسول اللہ صلعم کا مولی تہا کہتا ہے - کہ جب رسول اللہ نے حضرت علی کو خیبر کی طرف بہیجا تو اوسوقت ہم بہی اونکے ساتہ تہے - جب حصن کے قریب پہونچے تو وہان کے لوگ باہر نکلے - اور دونون فریق مین لڑائی ہوئی - ایک یہودی نے حضرت علی کے ایک تلوار ماری - کہ جس سے علی کے ہاتہ مین سے ڈہال گرگئی - اس واسطے حضرت علی نے ایک دروازہ (کاکواڑ) اپنے ہاتہ مین اوٹہالیا جو یہان کہین حصن کے قریب پڑا تہا - اور اوسے اپنی ڈہال بنالیا - اور اوسی کو ہاتہ مین لئے اوسوقت تک لڑتے رہے کہ یہ لڑائی تمام نہین ہوئی - اور اللہ تعالی نے اونکے ہاتہ سے یہ قلعہ فتح کرادیا - جب قلعہ فتح ہوگیا تو اونہون نے اوسے پہینکدیا - اوسوقت مین نے دیکہا کہ سات آدمی تہے اور مین آٹہوان تہا - ہم نے ہر چند کوشش

کی کہ اوسے پلٹ دین مگر یہ دروازہ ایسا بھاری تھا کہ ہم اوسے پلٹ ہی نہ سکے - جسے حضرت علی نے اوٹھا کر اپنی ڈھال بنا لیا تھا (لیکن یہ کوئی کرامت کی بات نہین ہے - کیونکہ اسی بیان مین یہ بھی موجود ہے کہ ایک یہودی کے وار سے حضرت علی کی ڈھال گرگئی تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہودی آپ سے بھی قوی تھا) - یہ خیبر کی فتح صفر کے مہینے مین ہوئی ہے

۴۳ بی بی صفیہ کا رسول اللہ سے نکاح اور کنانہ کا قتل

جب خیبر فتح ہوگیا - تو بلال نے صفیہ کو اور اوس کے ساتھ کی ایک اور عورت کو اپنے ساتھ لیا - اور کسی ضرورت کی وجہ سے یہود کے مقتولون کی طرف گئے - جب بی بی صفیہ کے ساتھ کی عورت نے مقتولون کو دیکھا تو چیخین مارنے اور اپنا مُنہ نوچنے کھسوٹنے اور اپنے سر پر دہول ڈالنے لگی - اس واسطے رسول اللہ صلعم نے صفیہ کو تو اپنے لئے پسند کر لیا اور دوسری عورت کو الگ کر دیا - اور اوس کی حرکتون کے سبب سے فرمایا کہ وہ شیطان ہے اور بلال سے کہا تجھے اتنا خیال نہ ہوا - اور رحم نہ آیا - کہ تو اون عورتون کو اونہین کے مقتولون کے پاس سے گیا -

بی بی صفیہ جس وقت کنانہ بن ابی الحقیق کی عروس تھین تو اوس وقت اونہون نے خواب مین دیکھا تھا - کہ اون کے گود مین چاند آگیا ہے - یہ خواب اونہون نے اپنے شوہر کے روبرو بیان کیا - اِس زمانہ مین غالباً یہ لڑائی شروع ہوگئی ہوگی اسواسطے اُسکے شوہر نے کہا - اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ تجھے محمدؐ کی آرزو ہے - اور اوسکے مُنہ پر ایک طپانچہ مارا جس سے اونکی آنکھ نیلی ہوگئی - چنانچہ وہ جس وقت رسول اللہ کے پاس آئی ہین تو اس طپانچہ کا نشان اونکے چہرہ پر موجود تھا - آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو اونہون نے یہ سارا قصہ آپ کو سنایا -

پھر کنانہ بن ابی الحقیق محمد بن مسلمہ کو دیدیا گیا - اور اوس نے اپنے بھائی محمود کے بدلے اوسے قتل کر دیا -

۶۵ اہل خیبر کی اطاعت اور نصف پیداوار پر اون سے اور اہل فدک سے معاملہ۔

پہر رسول اللہ صلعم نے خیبر کے دونون قلعون وطیح اور سلالم پر محاصرہ ڈالا۔ جب اون قلعہ والون کو یقین ہوگیا کہ اب ہلاک ہوجایئن گے تو اونہون نے رسول اللہ صلعم سے درخواست کی کہ آپ اونہین وہان سے نکال دین اور جان کی امن دین۔ رسول اللہ نے اسے منظور کرلیا۔ اور جو کچہہ مال اسباب شق اور نطاۃ اور کتیبہ حصنون مین تہا اور جتنے حصن تہے وہ سب لے لئے۔

جب اہل فدک نے خیبر کا یہ حال سنا۔ تو اونہون نے بہی رسول اللہ صلعم کے پاس آدمی بہیجے کہ مسلمان اونہین بہی اس ملک سے نکالدین اور جسقدر اون کا مال واسباب ہے وہ لے لین۔ رسول اللہ نے اسے بہی منظور کرلیا۔

غرض جب خیبر والے مطیع ہوگئے اور قلعون سے اتر آئے۔ تو اونہون نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا۔ کہ وہ اموال مین نصفا نصفی پر معاملہ کرلین۔ اور اونہین جب چاہین نکالدین۔ اس واسطے رسول اللہ صلعم نے اس شرط کو جس کی اونہون نے درخواست کی تہی منظور کرلیا اور نصف محاصل پر اون سے معاملہ کرلیا (یعنی باغات کی پیداوار مین سے نصف اہل خیبر اپنی اجرت کے عوض مین لے لیا کرین اور نصف اہل اسلام کے بیت المال مین داخل کیا کرین) اور اسی طرح فدک والون کے ساتہہ بہی معاملہ کیا۔

اس خیبر مین سے جو کچہہ ملا وہ کل خیبر تمام مسلمانون کے واسطے غنیمت تہا۔ مگر فدک خالص رسول اللہ صلعم کا تہا۔ کیونکہ مسلمان وہان اونٹ گہوڑے لشکر کے لیکر نہین گئے تہے (یعنی وہان اونہون نے فوجی چڑہائی نہین کی تہی۔ لیکن یہ بات کیونکر صحیح ہوسکتی ہے۔ یہ فوجی چڑہائی نہ تہی تو کیا تہا۔ خیبر کی چڑہائی کے خوف سے ہی فدک والون نے یہ معاملہ کیا تہا)۔

۶۶ ایک یہودی عورت زینب کا آنحضرت کو زہر دینا اور بشر بن البراء کا اوس سے مرنا

جب یہ سب معاملہ ہوگیا۔ اور لوگ اطمینان سے

بیٹے۔ تو زینب بنت الحارث جو سلام بن مشکم کی جورو تھی رسول اللہ کے واسطے ایک بھنی ہوئی بکری تحفۃً لائی جسمین اوسنے زہر ڈالا تہا۔ اور لاکر رسول اللہ کے سامنے رکھی۔ آپ نے اوسین سے ایک مضغہ گوشت لے لیا۔ اور مُنہ مین چاب کر تہوک دیا۔ آپ کے ساتھ بشر بن البرار بن معرور بھی تہا۔ اوسنے کسی قدر اوس مین سے کہالیا۔ اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھے یہ بکری خبر دیتی ہے کہ اوسمین زہر ڈالا گیا ہے۔ پہر اوس عورت کو بلایا۔ اور دریافت کیا۔ تو اوسنے زہر ڈالنے کا اعتراف کیا۔ اوس سے پوچھا کہ تو نے کیون ایسا کیا۔ تو کہا جو کچھ آپ نے میری قوم کے ساتھ کیا ہے وہ تو ظاہر ہی ہے۔ اس واسطے مین نے دل مین کہا۔ کہ اگر آپ نبی ہین تو میرا زہر ڈالنا آپ کو معلوم ہوجاے گا اور اگر آپ بادشاہ ہین تو اسے کہا کر مرجاینگے اور ہمارا آپ سے پیچھا چھٹ جایگا۔ اس پر رسول اللہ صلعم نے اوسکی خطا سے درگزر کی۔ مگر بشر اس کے کہانے سے مرگیا۔

رسول اللہ صلعم جس وقت اوس مرض مین مبتلا ہوے کہ جس مین آپ نے وفات پائی ہے تو آپ نے اوسوقت فرمایا کہ خیبر کے لقمہ سے اب مجھکو اپنے ابہر (پیٹھہ کی رگ) کا انقطاع معلوم ہوتا ہے۔ اس واسطے مسلمان اوس وقت کہنے لگے تہے کہ آپ کو اس طرح پر انتقال کرنے مین کرامت نبوت کے ساتھ شہادت کا درجہ بہی حاصل ہوا ہے۔

۶۷ وادی القری کی فتح اور رسول اللہ کا اوسکے محصول مقرر کرنا اور حضرت عمر کا اونہین نکالنا۔

جب رسول اللہ صلعم خیبر کے معاملہ سے فارغ ہوگئے۔ تو وہان سے وادی القری کی طرف آپ نے مراجعت فرمائی۔ اور وہان کے لوگون کو تین روز تک گہیرا۔ اور وادی القری کو فتح کرلیا۔ اس حصار مین رسول اللہ صلعم کا مولی مدعم مارا گیا۔ جسے رفاعہ بن زید الجذامی نے آپ کو ہدیہ مین دیا تھا۔

اِس پر مسلمانون نے کہا اوسے جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ ہرگز نہین۔ اِسوقت اوسکے شملہ پر دوزخ کی آگ جل رہی ہے۔ یہ شملہ اوس نے مسلمانون کے مال غنیمت مین سے خیبر کی فتح مین چرا لیا تھا۔

رسول اللہ صلعم نے جب مدعم کی نسبت ایسا کلمہ فرمایا۔ تو ایک اور شخص نے سنکر کہا۔ کہ مین نے بہی کے جو دو تسمے لئے ہین کیا مجہہ سے بہی اون کا مواخذہ ہوگا۔ رسول اللہ نے فرمایا ہان اون دونون کے برابر تجہہ پر بہی دوزخ کی آگ عذاب کرے گی۔

اور رسول اللہ صلعم نے نخلستان اور زمین کو وادی القریٰ کے ہی باشندون کو دیدیا۔ اور اون سے بہی وہی معاملہ کر لیا جو خیبر والون سے کیا تھا۔ چنانچہ یہ لوگ بہی اوسی جگہ حضرت عمر بن الخطاب کی خلافت کے عہد تک رہے۔ پہر اونہون نے اِنکو جلاوطن کردیا۔ مگر بعض لوگ کہتے ہین کہ اونہین حضرت عمر نے نہین نکالا تھا کیونکہ یہ مقام حجاز کی سرزمین سے باہر ہے۔

۶۸ رسول اللہ کی نماز قضا ہونا

اسی سفر خیبر مین رسول اللہ صلعم صبح کی نماز کے وقت سو گئے تہے اور آفتاب نکل آیا تھا۔ جسکا قصہ مشہور ہے۔

رسول اللہ کے ساتھہ اِس سفر مین مسلمانون کی عورتین ہمراہ تہین۔ آپ نے اونہین بہی کچہہ حصہ مال غنیمت مین سے دیا تھا۔

۶۹ حجاج بن علاط کا مسلمان ہوکر مکہ جانا اور جہوٹ بول کر اپنا مال و اسباب لے آنا۔

اِسی سفر مین حجاج بن علاط السلمی نے (جو مسلمان ہوگیا تہا اور ابہی کسی کو اوسکے اسلام کی خبر نتہی) رسول اللہ صلعم سے عرض کیا۔ کہ میری بی بی ام شیبہ بنت ابی طلحہ کے پاس جو اوسکے بیٹے معرض بن الحجاج کی مان تہی مکہ مین کچہہ مال ہے اور نیز مکہ مین اور لوگون پر بہی میرا کچہہ روپیہ لینا ہے مجہے آپ وہان جانے کی اجازت دین (تو مین وہ مال و اسباب پہلے اِس سے لے آؤن

کہ میرے اسلام کی کسی کو خبر ہو وے -) آپ نے اوسے اجازت دیدی - تب اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ وہان جاکر مجھے کچھ جھوٹ بولنا پڑے گا - آپ نے فرمایا اچھا اِس کی بھی اجازت ہے -

پھر حجاج جب مکہ گیا تو مکہ والون نے اوس سے پوچھا کہ محمدؐ کا کیا حال ہے - خیبر والون سے اوس کی کیسی گزری - اونہین ابھی تک یہ نہ معلوم تھا کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے - اوسنے کہا کہ خیبر والون نے محمدؐ کو اور اوسکے اصحاب کو شکست دی اور اوسکے بہت اصحاب مارے گئے - اور محمدؐ قید ہو گیا - اور اب یہودیون نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ محمدؐ کو وہان قتل نہ کرین بلکہ مکہ کو لائین اور یہان لاکر اوسے قتل کرین - یہ سنتے ہی قریش خوب چلائے اور تمام مکہ مین رسول اللہ کے قتل کی خبر مشہور کر دی -

پھر حجاج نے اون لوگون سے کہا - کہ مجھے میرے مال اور روپیہ کے جمع کرنے مین مدد دو - کہ مین جلدی سے خیبر کو جاؤن - اور جو کچھہ مال و اسباب محمدؐ کا اور اوسکے اصحاب کا وہان ہے اوسے جاکر اور تاجرون سے پہلے خرید لون کہ اوسمین مجھے خوب نفع ہو - اِس لئے قریش نے خوشی خوشی اوسکا مال و اسباب بہت جلد جمع کرا دیا -

جب عباس نے یہ خبر وحشت انگیز سنی تو وہ حجاج کے پاس دوڑے آئے اوس سے حقیقت حال دریافت کی - حجاج نے جب سب اپنا مال جمع کر لیا - تو اون سے چپکے سے کہا کہ خیبر فتح ہو گیا - اور نبی صلعم نے صفیہ بنت حُیّیؓ کو اپنے واسطے پسند فرمایا - اور مین (مسلمان ہو گیا ہون اور) یہان صرف اپنا مال جمع کر کے لیجانے کے لئے آیا ہون تم کو چاہیئے کہ تین روز تک اِس خبر کا حال کسی سے نہ کہنا نہین تو لوگ میرے پیچھے دوڑین گے اور میرے ساتھہ بُری طرح پیش آئین گے -

اس واسطے عباس نے تین روز تک اسکا حال کسی سے نہ کہا - پھر چوتھے روز اچھے کپڑے پہنے - اور نکلکر کعبہ کا طواف کیا - جب قریش نے دیکھا تو کہا - ابوالفضل یہ خوشی تمہاری بڑا صبر دکھانے کے لئے ہے - عباس نے کہا نہین نہین - واللہ محمدؐ نے خیبر فتح کرلیا - اور وہان کے بادشاہ کی بیٹی اپنے نکاح مین لے لی - اور پھر سب حجاج کا حال سنایا - یہ سنکروہ بولے افسوس ہمین نہ معلوم ہوا اگر یہ بات ہمین پہلے سے معلوم ہوجاتی تو حجاج کو ہم خوب مزہ دکھاتے -

۷۰ شق اور نطاۃ کی تقسیم مسلمانون مین اور کتیبہ کا خمس مین دیا جانا اور خیبر کا حدیبیہ والون کو ملنا - اور حضرت عمر کا یہود یونکو عرب سے نکالنا

رسول اللہ صلعم نے شق اور نطاۃ حصنون کو مسلمانون مین تقسیم کردیا - اور کتیبہ کا حصن اللہ اور اوسکے رسول کے خمس مین رہا - اور اوسمین ذوی القربی اور یتامی اور ابن السبیل کا حصہ بھی رہا - اسی سے رسول اللہ کی ازواج کا خرچ چلتا اور اسی سے اون لوگون کا خرچ چلتا جو رسول اللہ کے اور فدک والون کے درمیان آئے گئے تھے -

اور خیبر حدیبیہ والون کے اوپر تقسیم کردیا گیا (یعنی اون لوگون مین بانٹ دیا گیا جو رسول اللہ کے ساتھ صلح حدیبیہ کے وقت موجود تھے) سوار کو اون مین سے دو حصے ملے اور پیدل کو ایک حصہ دیا گیا -

او نبی صلعم نے اور نیز آپ کے بعد حضرت ابو بکر نے اور حضرت عمر نے بھی اپنی امارت کے ابتدائی عہد مین خیبر کو خیبر والون کے پاس رکھا مگر جب حضرت عمر کو معلوم ہوا کہ آپ نے مرض الموت مین فرمایا تھا کہ جزیرۃ العرب مین دو دین رہنا نہ چاہئیں تو اونہون نے اون یہودیون کو عرب سے نکالدیا جن کے ساتھ رسول اللہ نے عہد نہین کیا تھا -

فدک

ا۔ فدک کا نصف رسول اللہ کی ملکیت قرار پانا اور خلفائے راشدین کے عہد مین بنی فاطمہ کے قبضہ مین رہنا اور خلیفہ مامون تک اوسکا حال۔

جب رسول صلعم نے خیبر سے مراجعت کی۔ تو محیصہ بن مسعود کو فدک کی طرف بھیجا۔ اور وہان کے لوگونکو مسلمان ہونے کے لئے کہا۔ اون کا رئیس اس وقت یوشع بن نون یہودی تہا۔ پہر اس بات پر اون سے فیصلہ ہوا۔ کہ نصف زمین اونکے پاس رہے۔ اسے رسول اللہ صلعم نے منظور کر لیا۔

یہ فدک نصف خالص رسول اللہ صلعم کی ملکیت تہی۔ کیونکہ اس کی تسخیر مین مسلمانون کے گھوڑے اور اونٹ نہین گئے تہے۔ (یہ غلط ہے۔ بلکہ رسول اللہ کو جو فوج کے ذریعہ سے چارون طرف فتحین ہوئی تہین اونہین کی وجہ سے یہ فدک کا معاملہ طے ہوا تہا۔ اور رسول اللہ فدک کے علاقہ پر ٹہیک اوسی طرح متصرف تہے جیسے بادشاہ کسی قطعۂ ملک کو اپنے لئے مخصوص کر لیا کرتے ہین۔ نہ اسطرح کہ جیسے رعایا کی ملکیت ہوتی ہے جو وہ اپنے ہاتھہ کی کمائی سے پیدا کرتے ہین اور یہی وجہ تہی۔ کہ جو آپ کو اپنے ذاتی اخراجات کے بعد بچتا تو) آپ جسطرح چاہتے ستے اوس کی آمدنی کو ابنائے سبیل پر خرچ کرتے تہے۔

اور اوس کے باشندے برابر اوس وقت تک وہان رہے جب تک کہ حضرت عمر بن الخطاب خلیفہ نہ ہوئے۔ بعد ازان آپ نے اپنے عہد خلافت مین یہود کو حجاز سے نکال دیا۔ اور یہ معاملہ اسطرح کیا۔ کہ حیثم بن التیہان اور سہل بن ابی خثمہ اور زید بن ثابت کو حضرت عمر نے وہان بہیجا اور وہان کے زمین کی از راہ عدل و انصاف ایک قیمت تجویز کی اور وہ یہود کو دیکر اونہین وہان سے شام کو جلاوطن کر دیا۔

اور رسول اللہ صلعم کے بعد حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور عثمان اور علی کی خلافت مین یہان کی ملکیت بنی فاطمہ کے قبضہ مین رہی۔ اور جیسا رسول اللہ نے عمل کیا تہا وہی عمل یہ سب کرتے رہے۔ لیکن جب حضرت معاویہ خلیفہ ہوے تو فدک مروان الحکم کو دیدیا۔ اور مروان نے اپنے بیٹون عبدالملک اور عبدالعزیز کو دیدیا۔ پہر عمر بن عبدالعزیز اور ولید اور سلیمان بن عبدالملک اس کے مالک ہو گئے۔ جب ولید خلیفہ ہوا تو اوس نے اپنا حصّہ عمر بن عبدالعزیز کو دیدیا۔ پہر جب سلیمان خلیفہ ہوا تو اوسنے بہی اپنا حصّہ عمر بن عبدالعزیز کو ہی دیدیا۔ پہر جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوا تو اوسنے لوگونکے سامنے خطبہ کیا۔ اور فدک کا سارا حال لوگون سے بیان کیا۔ اور جسطرح اوسکی ملکیت رسول اللہ کے زمانہ مبارک مین تہی اور حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی کے زمانہ مین رہی تہی اوسیطرح بنی فاطمہ کو دیدی۔ اور اولاد فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم اوسکے مالک ہو گئی لیکن پہر اونکے قبضہ سے وہان کی ملکیت جاتی رہی۔ مگر جب مامون عباسی خلیفہ ہوا تو اوس نے پہر سنہ ۲۱۰ ہجری مین یہان کی ملکیت بنی فاطمہ کے حوالہ کردی۔

۴۷ زینب بنت رسول اللہ اور ماریہ زوجہ رسول اللہ اور بیٹہ رسول اللہ۔

اسی سنہ ۷ ہجری مین رسول اللہ نے اپنی بیٹی زینب پہر اوس کے شوہر ابو العاص ابن الربیع کو محرم کے مہینے مین واپس دیدی۔

اور اسی سنہ مین حاطب مقوقس والی مصر کے پاس سے واپس آیا۔ اور ماریہ ام ابراہیم بن رسول اللہ صلعم کو اور اوس کی بہن شیرین اور نیز آپ کی بغلہ دلدل اور آپ کے حمار یعفور اور ایک کسوت کو ہمراہ لایا۔ بی بی ماریہ اور اونکی بہن آپ کے پاس آنے سے پہلے ہی مسلمان ہو گئی تہین۔ بی بی ماریہ کو تو رسول اللہ نے اپنے واسطے پسند فرمایا۔ اور شیرین حسان بن ثابت الانصاری کو دیدی۔ جس کے پیٹ سے اوس کا بیٹا عبدالرحمن پیدا ہوا۔ اِس واسطے ابراہیم اور وہ خالہ زاد بہائی تہے۔

اسی سال رسول اللہ صلعم نے اپنے واسطے منبر بنایا تھا۔ مگر اور لوگ کہتے ہین کہ ۸ سنہ ہجری مین بنایا تھا۔ اور یہی صحیح ہے۔

۷ عمر کا ہوازن پر اور بشیر کا بنی مرہ پر اور غالب کا بنی مرہ اور پھر عیینیہ پر سریہ۔

اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے حضرت عمر کو تیس ۳۰ آدمی دیکر ہوازن کی طرف بھیجا تھا۔ لیکن وہ بھاگ گئے اور کچھ لڑائی نہین ہوئی۔

اور اسی سنہ کے ماہ شعبان مین بشیر بن سعد نعمان بن بشیر انصاری کا باپ بنی مرہ کی طرف تیس آدمیون سے گیا تھا۔ لیکن وہان اوس کے سب ساتھی مارے گئے۔ اور وہ بھی زخمی ہوکر گر پڑا۔ اور مقتولون مین سے نکلکر مدینہ کو چلا آیا۔

اسی سنہ مین غالب بن عبداللہ اللیثی کا سریہ ارض بنی مرہ کی طرف ہوا۔ وہان مرداس بن انہیک جو اون کا حلیف تھا اور قبیلہ جہینہ سے تھا مارا گیا۔ اوسے اسامہ نے اور ایک اور انصاری نے قتل کیا۔ اسامہ کہتا ہے کہ جب ہم اوسکے پاس پہونچے تو اوس نے کہا لا الٰہ الا اللہ۔ مگر اوسے ہم نے نہ چھوڑا اور قتل کر ڈالا۔ پھر جب ہم نبی صلعم کے پاس آئے اور آپ کے روبرو یہ حال بیان کیا۔ تو آپ نے فرمایا بھلا خدا تعالیٰ کو تو کیا جواب دے گا لا الہ الا اللہ کہنے والے کو تو نے مار ڈالا۔

اسی سنہ مین غالب بن عبداللہ کا ایک اور سریہ ہوا۔ وہ ایک سو تیس ۱۳۰ سوار سے بنی عبد بن ثعلبہ پر گیا تھا۔ اور اون کو لوٹ کر اون کے اونٹ مدینہ کو ہنکال لایا تھا۔

اسی سنہ کے ماہ شوال مین بشیر بن سعد یمن اور خباب مقامات کی طرف بھیجا گیا تھا۔ اوس کا سبب یہ ہوا تھا کہ حسیل بن نویرہ الاشجعی خیبر کے راستہ مین رسول اللہ صلعم کا دلیل اور راہنما تھا۔ وہ اس وقت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور بیان کیا کہ خباب مین غطفان کے

کچھ لوگ فراہم ہوے ہین- اوراون کو عینیۃ بن حصن نے مدد دی ہے- اس واسطے رسول
اللہ صلعم نے بشیر کو وہان جانے کا حکم دیا- اور اوسکے ساتھ کچھ آدمی بھی ہمراہ کیے- ان لوگون
نے جاکر اونکے اونٹ پکڑ لئے- اور عینیہ کے مولی کو مار ڈالا- پھر عینیہ کے آدمی اونکے سامنے
آئے- اونہین بھی مسلمانون نے بھگا دیا- اور عینیہ بھی بھاگ گیا- اسوقت جب کہ وہ بھاگا
جاتا تھا تو حارث بن عوف اوسے ملا اور اوس سے کہا کہ اب وہ وقت آگیا ہے- کہ تو پہلی
باتون کو چھوڑ دے-

عمرۃ القضا

جب رسول اللہ صلعم خیبر سے واپس ہوے

سنہ ۷ رسول اللہ کا مکہ جانا اور عمرہ کرنا اور میمونہ سے نکاح

تو مدینہ مین جمادی الاول سے لیکر شوال تک رہے- اور گرد نواح کے علاقہ پر سریہ بھیجتے رہے
پھر آپ ذی الحجہ مین عمرۃ القضا کی نیت سے نکلے- اور ستر بدنہ بھی ہمراہ لئے- اور جو مسلمان
کہ عمرہ اولی مین آپ کے ہمراہ تھے وہ بھی اس وقت سب ساتھ چلے-

جب مکہ والون نے سنا کہ رسول اللہ صلعم مکہ آتے ہین تو وہ مکہ سے باہر چلے گئے
اور قریش آپسمین کہنے لگے- کہ نبی صلعم اور اون کے اصحاب بڑے عسر وجہد مین ہین- مدینہ
کی آب وہوا نے انہین سست و نحیف اور بے قوت وضعیف کر دیا ہے- پھر وہ لوگ
دار الندوہ کے پاس صف باندہ کر کھڑے ہو گئے-

جب رسول اللہ صلعم مکہ مین داخل ہوے- تو آپ نے چادر اس طرح اوڑہی کہ دہنا ہاتھ باہر
کیا- اور بایان ہاتھ اندر کیا- پھر فرمایا اوس شخص پر خدا رحم کرے جو آج اپنی قوت کا اظہار کرے
پھر رکن کو بوسہ دیا- اور آپ اور آپ کے اصحاب خوب چستی سے اُچھلتے کودتے ہوے

دوڑے۔ جب آپ مکہ مین داخل ہوے ہین تو عبد اللہ بن رواحہ آپ کے اونٹ کی خطام تھامے ہوے تھا۔ اور کہتا جاتا تھا۔

خلوا بنی الکفار عن سبیلہ		خلوا فکل الخیر فی رسولہ
اے کفار کی اولاد رسول اللہ کے راستہ سے ہٹ جاؤ	-	اور راستہ چھوڑ دو اوسکے رسول مین تمام خیر و برکت دیگئی ہے
یارب انی مومن بقیلہ		اعرف حق اللہ فی قبولہ
اے رب مین اونکی باتون پر ایمان لایا ہون	-	اور اللہ کا حق اسی کو جانتا ہون کہ اوسے قبول کر دن

اور نبی صلعم نے اسی سفر مین میمونہ بنت الحارث سے نکاح کیا۔ اور تین روز مکہ مین رہے اسکے بعد مشرکون نے علی بن ابی طالب کے ہاتھ کہلا بھیجا۔ کہ اب آپ چلے جائیے۔ رسول اللہ نے کہا اگر آپ لوگ اجازت دین تو مین آپ لوگون مین اپنے نکاح کے رسوم ادا کر دن اور کھانا پکواؤن اور آپ بھی اوسمین شریک ہون۔ اور ہمارے ساتھ کھانا کھائین۔ اونہون نے کہا ہمین تمہارے طعام کی ضرورت نہین ہے آپ جائیے۔ اس واسطے رسول اللہ وہان سے اپنے وعدہ کے بموجب نکل آئے۔ اور میمونہ سے سرف کے مقام پر آکر خلوت کیا۔

۵۷ رسول اللہ کا مدینہ آنا اور غزوہ موتہ اور غزوہ ابن ابی العوجاء

پھر رسول اللہ صلعم مدینہ کو چلے آئے۔ اور ذی الحجہ کے باقی ایام مین اور محرم سے لیکر ربیع الاول تک وہین رہے اور وہ لشکر اسی زمانہ مین بھیجا۔ جو موتہ مین کام آیا۔ اور یہ حج بھی مشرکون کے ہی اہتمام سے ہوا۔

اور اسی سنہ مین غزوہ ابن ابی العوجاء السلمی بنی سلیم پر ہوا۔ جب فریقین کا سامنا ہوا۔ تو ابن ابی العوجا اور اوس کے ہمراہی سب مارے گئے۔ مگر بعض کا قول ہے کہ اوس کے ساتھی مارے گئے تھے اور وہ صرف بچ گیا تھا۔

۷ زینب بنت رسول اللہ کا انتقال	اسی سنہ میں زینب بنت رسول اللہ کا انتقال ہوگیا

یہ روایت واقدی نے بیان کی ہے۔

۷ غالب بن عبداللہ کا سریہ کلب اللیث پر اور جندب کا استقلال	اسی سنہ ہجری میں غالب بن عبداللہ اللیثی

الکلبی کا سریہ کلب اللیث کے بنی الملوح پر ہوا ہے۔ غالب کو کہین حارث بن البرصار اللیثی مل گیا۔ غالب نے اوسے اسیر کرلیا۔ اس پر حارث کہنے لگا۔ کہ مین تو مسلمان ہونے کو آیا تھا۔ غالب نے کہا اگر تو سچا ہے تو ایک رات کا رسی سے بندھا رہنا کچھہ تجھے بہت مضر نہین ہے۔ اور اگر تو جھوٹا ہے تو ہمکو ضرور ہے کہ تجھہ سے اپنی حفاظت کرین۔ اور اوسپر کسی اصحاب کو مقرر کردیا۔ اور اوس سے کہدیا کہ اگر وہ تجھہ سے کچھہ منازعت کرے تو اوسکا سر کاٹ کر پھینکدینا۔ اور اگر وہ حکم مین رہے تو تو اوسوقت تک کہ مین لوٹون یہین رہنا۔

پھر یہ لوگ آگے روانہ ہوے۔ اور رفتہ رفتہ بطن الکدید تک پہونچے۔ اور عصر کے بعد وہان جا کر قیام کیا۔ اور جندب بن مکیث الجہنی کو ربیئہ کے طور پر بھیجا۔

جندب کہتا ہے۔ کہ مین ایک ٹیلہ پر چڑہا۔ جہان سے اون لوگون کے مکان دکھائی دیتے تھے۔ اور اس وجہ سے کہ کوئی مجھے دیکھے نہین پیٹ کے بل گھسٹنے لگا۔ وہان اون مین کا ایک شخص میری طرف کو آگیا۔ اور مجھے پیٹ کے بل گھسٹتے دیکھہ لیا۔ اور کمان نکالکر وہ تیر لیئے۔ اور ایک تیر میرے مارا۔ جو میرے ایک پہلو مین اکر لگا۔ مین نے اوسکو نکال کر پھینکدیا اور کچھہ حرکت نہین کی۔ پھر اوس نے دوسرا تیر مارا وہ میرے کندہے کے کنارہ پر لگا اوسے بھی مین نے نکال ڈالا۔ اور جیسا پڑا تھا بے حس و حرکت پڑا رہا۔ تب اوس نے کہا۔ میرے دونون

تیر اسکے لگ گئے۔ اگر یہ کوئی جاسوس ہوتا تو ضرور کچہہ نہ کچھہ حرکت کرتا۔

پہر جندب کہتا ہے۔ کہ ہم نے اون سے کچہہ پرخاش نہ کی۔ اور اوس وقت تک اون سے بالکل نہ بولے۔ کہ اون کے مویشی چراگاہون سے نہ آئین۔ اور اونہون نے دوده نہ دوہ لیا۔ اسکے بعد ہم اون پر پہلے۔ اور اون کو قتل کیا۔ اور اون کے اونٹ لیکر چلدیئے اور نہایت ہی خرابی اور تیزی سے بہاگے۔

پہر اون کا صریخ اون کی قوم کے پاس گیا۔ اور وہ اس قدر کثرت سے ہجوم کر کے آئے کہ ہم کو اون کے مقابلہ کی بالکل طاقت نہ تہی اور ہمارے ایسے نزدیک پہونچ گئے کہ قدید پہاڑ کا وادی ہی ہمارے اور اُنکے درمیان رہ گیا۔ اسی مین قدرت ایزدی نے ایک کرشمہ دکہایا ایک بادل کی گہٹا اُٹھی۔ اور اوس سے ایسا زور کا مینہ برسا کہ ہم نے پہلے کبھی ایسے زور کا مینہ دیکھا ہی نہ تہا۔ پہر وادی مین ایک سیلاب آیا کہ جس سے عبور کرنا دشوار ہوگیا۔ وہ وادی کی دوسری طرف سے ہم کو دیکتے تہے۔ مگر یہ ہمت نہین پڑتی تہی۔ کہ اون مین سے کوئی ہمارے پاس آئے۔ پہر ہم مدینہ چلے آئے۔ اس لڑائی مین ہمارے مسلمانون کا شعار اَمِتْ اَمِتْ (مارو مارو) تہا اور ہماری تعداد دس آدمیون سے کچہہ زیادہ تہی۔

۸۷ علاربن الحضرمی کا بحرین پر جانا اور شجاع اور کعب بن عمیر کے سرایا۔

اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے علاربن الحضرمی کو بحرین پر بہیجا تہا۔ جہان منذر بن ساوی حاکم تہا۔ منذر نے اس بات پر مصالحت کرلی۔ کہ مجوس سے جزیہ لیا جائے۔ اور اونکے ذبیحہ نہ کہائے جائین اور اونکی عورتون سے نکاح کیا جائے۔ بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ علا کو رسول اللہ نے سنہ ہجری مین اوسوقت منذر کے پاس بہیجا ہے۔ جب کہ آپ نے اور بادشاہون کے پاس اپنے قاصد روانہ کئے تہے جسکا ذکر اوپر آچکا ہے۔

اسی سنہ مین شجاع بن وہب نے بنی عامر پر ربیع الاوّل مین چودہ آدمی سے تاخت کی تھی - اور یہ لوگ جاکر اونکے اونٹ پکڑ لائے تھے - جن مین سے ہر شخص کے حصّہ مین پندرہ پندرہ اونٹ آئے تھے -

اسی سنہ مین کعب بن عمیر الغفاری کا سریہ ذات الاطلاح پر پندرہ آدمی سے ہوا ہے مگر جب یہ لوگ وہان پہونچے تو دیکھا کہ اونکے بہت کثرت سے آدمی ہین - اِنہون نے اون سے اسلام لانے کو کہا - اِس سے تو اونہون نے انکار کیا - اور کعب کے سب آدمیون کو مار ڈالا - مگر وہ کسی طرح بچکر مدینہ چلا آیا - ذات الاطلاح ایک مقام شام کی طرف ہے یہ لوگ قضاعہ سے تھے - اور اونکا رئیس ایک شخص تھا جسکا نام سدوس تھا -

خالد بن الولید اور عمرو بن العاص اور عثمان بن طلحہ کا اسلام

۹ – عمرو بن العاص کا نجاشی کے پاس جانا اِسی سنہ ہجری کے ماہ صفر مین عمرو بن العاص مسلمان ہوکر نبی صلعم کے پاس آیا - اور پھر خالد بن الولید اور عثمان بن طلحہ العبدری بھی آپ کے پاس آئے -

عمرو کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا - وہ کہتے ہین کہ جب ہم جنگ احزاب سے لوٹے تو مین نے اپنے اصحاب سے کہا کہ محمد کی ترقی تو مین دیکھتا ہون بڑی بری طرح سے تیزی کے ساتھ ہو رہی ہے - میری راے مین یہ بہتر ہے کہ ہم نجاشی کے پاس چلے جائین - اگر محمد ہماری قوم پر غالب آگیا - تو ہم کو کچھ خوف نہین ہے ہم نجاشی کے پاس ہونگے - اور اگر ہماری

قوم محمد پر غالب آگئی - تو ہم وہی لوگ ہون گے جنہین ہماری قوم جانتی ہوگی - جب چاہین گے چلے آئین گے - میرے دوستون نے کہا ہان یہ راے ٹہیک ہے - پہر وہ کہتے ہین کہ ہم نے چمڑے لئے اور بہت چمڑے فراہم کرکے نجاشی کے پاس چلے گئے -

۸۰ عمرو بن العاص اور خالد بن الولید اور عثمان بن طلیحہ کا اسلام -

وہ کہتے ہین کہ جس زمانہ مین مین نجاشی کے پاس رہتا تہا اوسی زمانہ مین عمرو بن امیۃ الضمری نبی صلعم کی طرف سے رسول ہوکر آیا - اور جعفر اور اوسکے اصحاب کی نسبت کچہہ گفتگو کی - مین یہ سنکر نجاشی کے پاس گیا - اور اوس سے کہا کہ عمرو بن امیۃ الضمری کو مجہے دیدے - مین اوسے اپنی مکہ کی قوم قریش کے راضی کرنے کے لئے مار ڈالون - یہ میرا کہنا تہا کہ نجاشی غصہ مین بہر گیا - اور اپنی ناک پر ایک ایسا تہپڑ مارا کہ مین سمجہا اوسنے اپنی ناک توڑ ڈالی - مین اس سے ڈر گیا - اور اوس سے کہا کہ اگر مین جانتا آپ میری اِس درخواست سے ایسا بُرا مانین گے تو مین کبہی ایسی درخواست نہ کرتا -

وہ کہنے لگا تو مجہہ سے یہ درخواست کرتا ہے کہ مین اوس شخص کے رسول کو تجہے قتل کرنے کو دیدون جسکے پاس وہ ناموس الاکبر آتا ہے جو موسیٰ کے پاس آتا تہا -

مین نے اوس سے کہا بادشاہ سلامت کیا یہ بات صحیح ہے - اوس نے کہا بے شک تجہے چاہیئے کہ تو میرا کہنا مان اور اوس کی اطاعت کر - واللہ وہ حق پر ہے - اور وہ ضرور اون لوگون پر غالب ہوجائے گا جو اوسکے مخالف ہین جیسے موسیٰ فرعون پر غالب ہوگئے تہے -

تب مین نے اوس سے کہا - تو مین تیرے ہاتہہ پر اوس سے بیعت کرتا ہون - اور مسلمان ہوتا ہون - اوس نے اپنا ہاتہہ پہیلایا - اور مین نے اوس سے بیعت کرلی -

پہر مین اپنے اصحاب کے پاس آیا - اور اون سے اسلام کا کچہہ ذکر نہ کیا - اور رسول اللہ

کے پاس جانے کے واسطے وہان سے واپس ہوا۔

راستہ مین مجھے خالد بن الولید ملے۔ یہ واقعہ فتح مکہ سے پیشتر کا ہے۔ وہ بھی آرہے تھے۔ مین نے اون سے کہا کہان کو ابو سلیمان۔ وہ بولے کہ اس شخص (محمد) کا سکہ تو جم گیا۔ وہ نبی معلوم ہوتا ہے چلو چلکر مسلمان ہوجائین۔ اب کب تک مارے مارے پھرتے پھرین۔ مین نے کہا مین بھی تو مسلمان ہی ہونے کو آیا ہون۔ پھر ہم نبی صلعم کے پاس آئے۔ اور خالد بن الولید آگے گئے۔ اور مسلمان ہوے۔ پھر مین آپ کے قریب گیا اور مسلمان ہوگیا۔ پھر عثمان بن طلحہ آگے بڑھے اور مسلمان ہوگئے۔

غزوہ ذات السلاسل

۱۸ عمرو بن العاص کا علاقہ جذام پر جانا اور ابو عبیدہ کی روانگی امداد کے لیے اور نیز عمرو بن العاص کا عمان پر جانا۔

اسی سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے عمرو بن العاص کو علاقہ بلی اور عذرہ کی طرف روانہ کیا۔ کہ وہ جا کر لوگون کو اسلام کی دعوت کرین۔ عمرو کی مان قبیلہ بلی سے تھی رسول اللہ صلعم نے عمرو کو تالیف قلوب کے لیے اس قبیلہ کی طرف بھیجا تھا عمرو وہان گئے اور علاقہ جذام کے اوس چشمہ پر پہونچے جسکا نام ذات السلاسل ہے۔ اور اسی لیے اس غزوہ کا نام غزوہ ذات السلاسل ہوگیا۔

لیکن جب عمرو وہان پہونچے تو اِن کو دشمن سے اندیشہ ہوا۔ اور اونہون نے رسول اللہ صلعم سے مدد چاہی۔ رسول اللہ صلعم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو کتنے ہی مہاجرین اولین کے ہمراہ اون کی مدد کو روانہ کیا جس مین ابوبکر اور عمر بھی تھے۔ اور چلتے وقت ابو عبیدہ سے کہدیا کہ عمرو بن العاص سے تم اختلاف نہ کرنا۔

پھر جب ابوعبیدہ ان کے پاس گئے تو عمرو نے کہا کہ تم تو میری مدد کے لئے آئے ہو ابوعبیدہ نے کہا۔ عمرو رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا ہی کہ تم باہم اختلاف نہ کرنا اگر تم میرا کہنا نہ مانوگے تو مین تمہاری اطاعت کرون گا۔ عمرو نے کہا تو مین تمہارا امیر ہون۔ ابوعبیدہ نے کہا۔ اچھا آپ ہی امیر سہی۔ اس واسطے عمرو نے لوگون کو نماز پڑھائی۔

اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے عمرو بن العاص کو جیفر اور عیاذ کے پاس عمان کو بھیجا جو جلندی کے بیٹے تھے۔ یہ دونون ایمان لائے اور آپ کی رسالت کو مان لیا۔ اور عمرو بن العاص نے مجوسیون سے جزیہ وصول کیا۔

غزوہ الخبط وغیرہ

۸ھ غزوہ الخبط مین غذا کی کمی ہونا اور غازیون کا سمندر کی مچھلی کو کھانا۔

اِسی سال مین غزوہ الخبط بھی ہوا ہے جسمین ابوعبیدہ بن الجراح امیر ہو کر تین سو انصار اور مہاجرین سے گئے تھے۔ یہ واقعہ ماہ رجب کا ہے۔ اور رسول اللہ صلعم نے زاد راہ کے لئے اونہین خرما کا ایک تھیلا دیا تھا۔ ابوعبیدہ اون مین سے اول تو ایک ایک مٹھی دیتے اور اونہین دیتے تھے۔ اور پھر جب زاد راہ کم ہو گیا تو ایک ہی ایک خرما دینے لگے تھے۔ ہر شخص اون سے اوسے لیکر چباتا اور پانی پی لیتا تھا۔ آخرکار تھیلے مین جس قدر خرما تھے وہ سب خرچ ہو گئے لاچار اونہون نے درختون کے خبط (یعنی پتے جھاڑ جھاڑ کر) کھائیے (اور اِسی لئے اس غزوہ کا نام غزوۃ الخبط ہو گیا) اور جب نہایت ہی بھوکون مرے۔ تو قیس بن سعد بن عبادہ نے نو اونٹ ذبح کئے۔ اور اونہون نے کھائے۔ پھر اونٹون کے ذبح کرنے کو ابوعبیدہ نے منع کر دیا۔ تب قیس نے اونٹ ذبح کرنا موقوف کئے۔

پہر سمندر مین سے جہان یہ لوگ تہے اوس مقام پر ایک مری ہوئی مچہلی باہر آ پڑی۔ اور انہون نے اوسے خوب پیٹ بہر کر کہایا یہ مچہلی اس قدر بڑی تہی کہ ابو عبیدہ نے اوس کی ایک پسلی گاڑ دی تہی جب کوئی سوار ادہر ہو کر نکلتا تو اوس سے نیچا ہی ہوتا تہا۔ جب یہ لوگ وہان سے لوٹ کر مدینہ آئے۔ تو اونہون نے اسکا ذکر نبی صلعم سے کیا۔ آپ نے فرمایا کہایا تو اچہا کیا۔ خدا تعالیٰ کے یہان سے تمہین یہ رزق عنایت ہوا تہا۔ اور پہر رسول اللہ صلعم نے بہی اوسمین سے کہایا۔ پہر لوگون نے رسول اللہ سے قیس بن سعد کی مہربانی کا بہی ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جود و کرم تو اس گہرانے کا خاصہ ہی ہے۔

۴۸ ابو قتادہ اور عبد الرحمن بن حدرد کا سریہ جشم پر۔

اِسی سنہ کے ماہ شعبان مین ایک اور سریہ رسول اللہ صلعم نے روانہ کیا تہا اسکا امیر ابو قتادہ تہا۔ اور اوسکے ساتہ ابو حدرد الاسلمی بہی تہا۔ اِس کا سبب یہ ہوا تہا کہ رفاعہ بن قیس یا قیس بن رفاعہ جشم کے ایک بڑے بطن کو لیکر غابہ مین آیا تہا۔ اور نبی صلعم کی لڑائی کا ارادہ کیا تہا۔ رسول اللہ صلعم نے ابو قتادہ کو اور اوسکے ہمراہیون کو اوس کی خبر لانے کے واسطے روانہ کیا۔ یہ لوگ اونکے قیام گاہ کی طرف غروب آفتاب کے وقت پہونچے۔ اور ان مین کا ہر ایک شخص ایک ایک طرف جا کر چہپ گیا۔ یہ لوگ صرف تین آدمی تہے۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ سولہ آدمی تہے۔

عبد اللہ بن حدرد کہتا ہے۔ کہ اون کا کوئی راعی اسوقت تک چراگاہ سے نہین آیا تہا۔ اوسے بہت دیر ہوگئی تہی اس واسطے رفاعہ بن قیس اون کی تلاش مین نکلا۔ ہتیار بہی اوسکے پاس تہے۔ مین نے اپنی کمین گاہ سے اوسکے ایک تیر مارا جو عین اوسکے دل پر جا لگا۔ اور اوس سے ایسا گرا۔ کہ آواز بہی نہ دی۔ عبد اللہ کہتا ہے کہ پہر مین نے اوس کا سر کاٹ لیا۔

اور اون کے لشکر کے ایک سمت سے حملہ کر کے اللہ اکبر کا نعرہ مارا - میرے ہمراہیون
نے بھی تکبیر کی آواز بلند کی - کہ اونکے سنتے ہی اون پر کچھہ ایسا رعب غالب ہوا - کہ بھاگ کھڑے ہوئے
اور اپنے عورتون بچون کو اور جو ہلکا اسباب تھا اوسے لیکر بھاگ گئے - اور ہم اون کے گھر مین
سے اونٹ اور بکریان ہنکال لائے - اور اونہین لیکر رفاعہ کے سر سمیت رسول اللہ کے
پاس پہونچے - رسول اللہ نے اون اونٹون سے مجھے تیرہ اونٹ عنایت کرے -
کہ اوسی مین مین نے نکاح کیا اور خانہ دار بن گیا - اِس وقت رسول اللہ نے ایک اونٹ
دس بکریون کے برابر تجویز کیا تھا -

۸۴ ابو قتادہ کا سریہ اضم پر اور محلم کا عامر بن الاضبط کو باوجود اظہار اسلام مار ڈالنا -

اسی سنہ مین رسول اللہ نے ابو قتادہ کو بھی اضم کیطرف روانہ کیا تھا اور اوس کے ساتھہ محلم بن جثامۃ اللیثی کو بھی بھیجا تھا - یہ واقعہ فتح مکہ سے پہلے کا ہے -
اس مین اونہین عامر بن الاضبط الاشجعی راستہ مین ملا - کہ وہ ایک اونٹ پر جا رہا تھا - اور اوس
کا مال و اسباب بھی اوسکے ساتھہ تھا - اوسنے مسلمانون کو دیکھکر مسلمانون کی طرح اونہین سلام کیا -
اِس واسطے کسی مسلمان نے اوس سے پرخاش نہ کی مگر محلم بن جثامہ سے اور اوس سے
پہلے کچھہ تکرار تھی - اوس نے اوسے قتل کر دیا - اور اوسکا اونٹ لے لیا - پھر جب یہ لوگ
رسول اللہ صلعم کے پاس لوٹ کر آئے - اور یہ سب حال بیان کیا - تو اوسوقت یہ آیت
نازل ہوئی یا ایہا الذین اٰمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا و لا تقولوا
لمن القےٰ علیکم السلٰم لست مؤمناً تبتغون عرض الحیوۃ الدنیا فعند
اللہ مغانم کثیرۃ - کذلک کنتم من قبل فمنّ اللہ علیکم فتبینوا (مسلمانو جب
تم اللہ کی راہ مین لڑنے کے لئے باہر نکلو تو جن لوگون پر چڑھ کر جاؤ اون کا حال اچھی طرح

تحقیق کرلیا کرو - اور جو شخص اظہار اسلام کے لیئے تم سے سلام علیک کرے - اوس سے
یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہین - اور اِس کہنے سے تمہارا مقصود ہو زندگی دنیا کا سازوسامان تاکہ اوسکو
دشمن ٹھیرا کر لوٹ لو سو ایسی لوٹ پر کیا گرتے ہو خدا کے یہان تمہارے لیئے بہت سی
جائز غنیمتین موجود ہین - پہلے تم بہی تو ایسے ہی کہل کر اظہار اسلام کرتے ہوے ڈرتے
تہے - پہر اللہ نے تم پر اپنا فضل کیا - کہ کہلم کہلا اظہار اسلام کرنے لگے - تو دوسرے
نومسلمانون کی کمزوری پر نظر کرکے لڑنے سے پہلے اچہی طرح تحقیق کرلیا کرو) بعض لوگ
کہتے ہین کہ یہ سریہ اوس وقت ہوا ہے کہ جس وقت رسول اللہ مکہ کی طرف رمضان
مین روانہ ہوے ہین -

غزوہ موتہ

۸۵ رسول اللہ صلعم کا زید بن حارثہ کی امارت مین رومیون پر لشکر بہیجنا اور اوس کا وداع کرنا -

تاریخ کے لحاظ سے تو مناسب یہ تہا - کہ
ہم اس غزوہ کو پچہلے غزوون سے پہلے لکہتے مگر
پیچہے ہم نے اِس وجہ سے اوسے لکہا ہے
کہ بڑے بڑے غزوے ایک جگہ متصل ہو جائین - اور علی التوالی یکے بعد دیگرے بیان
کیئے جائین - یہ غزوہ سنہ ہجری کے ماہ جمادی الاولی مین ہوا ہے - اِن لوگون پر رسول
اللہ صلعم نے زید بن حارثہ کو امیر لشکر کیا تہا - اور فرمایا تہا کہ وہ اگر مارے جائین
تو پہر اون کے بعد امیر جعفر بن ابی طالب ہون اور اگر وہ بہی مارے جائین تو عبداللہ
بن رواحہ امیر لشکر قرار دیئے جائین جعفر نے اسپر کہا کہ مجہے اسی کا ڈر تہا کہ آپ زید بن
حارثہ (غلام) کو مجہپر امیر کہین مقرر نہ کردین - آپ نے فرمایا کہ جاؤ تمہین نہین معلوم

کہ اِس مین کون سے شے بہتر ہے ۔
پہر لوگ رو پڑے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپنے ان لوگون کی زندگی سے ہمین فائدہ نہ اُٹہانے دیا ۔ رسول اللہ خاموش ہو رہے ۔ اور اس کا کچہہ جواب نہ دیا ۔ رسول اللہ کا یہ قاعدہ تہا ۔ کہ جب فرماتے کہ اگر فلان مارا جاے تو فلان امیر ہو اور فلان مارا جاے تو فلان امیر ہو تو جتنون کا آپ اس طرح ذکر کر دیتے تہے وہ سب مارے ہی جایا کرتے تہے کوئی اون مین پہر زندہ نہین رہتا تہا ۔ اسی لئے لوگ اِس وقت جان گئے تہے کہ یہ لوگ بہی مارے جائینگے ۔ اور اسی واسطے اونہون نے عرض کیا تہا کہ یا رسول اللہ ان کی زندگی سے آپ نے ہمین فائدہ نہ اُٹہانے دیا ۔
یہ تین ہزار آدمی کا لشکر تہا ۔ جب سب ساز و سامان سے درست ہو گئے ۔ اور چلنے لگے تو رسول اللہ صلعم نے اور مدینہ والون نے اونہین وداع کیا ۔ اور جب آپ نے عبد اللہ بن رواحہ کو وداع کیا تو وہ رو پڑا ۔ لوگون نے پوچہا کہ تم کیون روتے ہو ۔ کہا مین اِس لئے تو نہین روتا ہون کہ مجہے کچہہ دنیا کی محبت ہے ۔ یا آپ لوگون سے دوستی ہے ۔ لیکن مین نے رسول اللہ صلعم کو ایک آیت پڑہتے ہوے سنا ہے ۔ اور وہ یہ ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا (اے انسانو تم مین کوئی بہی ایسا نہین جو جہنم پر سے ہو کر نہ گزرے یہ ایک وعدہ قطعی فیصل شدہ ہے جسکا پورا کرنا تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے ۔ پہر ہم پرہیزگارون کو بچا لینگے ۔ اور نافرمانون کو اوسی مین گہٹنون کے بل گہسٹتا ہوا چہوڑ دینگے) سو مین نہین جانتا کہ جب اوس پر جاؤنگا تو وہان سے لوٹونگا کیونکر ۔ مسلمانون نے کہا اللہ تعالی تمہارے ساتہہ رہے اور تمہین اِس سفر سے

سلامت خیر و عافیت سے لائے۔ پھر عبداللہ نے کہا ؎

لٰکِنَّنِی اَسْأَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَۃً	وَضَرْبَۃً ذَاتَ فَرْغٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا

لیکن مین تو اللہ تعالیٰ سے جو رحمٰن و رحیم ہے مغفرت کی درخواست کرتا ہون اور اوس سے دعا مانگتا ہون کہ میرے تلوار کی ایسی ضرب لگے جس کے باعث زخم مین سے جھاگ نکل جائین۔

اَوْ طَعْنَۃً بِیَدَیْ حَرَّانَ مُجْھِزَۃً	بِحَرْبَۃٍ تَنْفُذُ الْاَحْشَاءَ وَالْکَبِدَا

یا کسی دل جلے شخص کے ہاتھ سے برچھے کا ایک ہولا لگے جو احشا اور جگر کے پار ہو جائے اور زخمی کا کام تمام ہی کر دے۔

حَتّٰی یَقُوْلُوْا اِذَا مَرُّوْا عَلٰی جَدَثِیْ	اَرْشَدَکَ اللّٰہُ مِنْ غَازٍ فَقَدْ رَشَدَا

کہ جس سے اگر لوگ میری قبر پر گذرین تو بے ساختہ یہ کہنے لگین۔ اللہ تجھے ہدایت دے اے وہ شخص جسنے غزا کی اور ٹھیک راستہ پر گیا ہے۔

جب رسول اللہ سے وداع کر کے واپس ہوے تو عبداللہ نے یہ شعر کہا ؎

خَلَفَ السَّلَامُ عَلَی امْرِیٍٔ وَدَّعْتُہٗ	فِی النَّخْلِ خَیْرُ مُشَیِّعٍ وَخَلِیْلِ

اوس شخص پر سلام ہو جسے مین نے نخلستان مین وداع کیا۔ اور وہ تمام مشایعت کرنے والون مین اور تمام دوستون مین بہتر ہے۔

۸۶ رومیون کا مسلمانون کے مقابلہ کے لئے آنا اور اون کی تعداد اور عبداللہ کی جرأت اور اوسکے ارادہ کو دیکھکر زید بن ارقم کا گھبرانا

پھر یہ لوگ روانہ ہو کر معان مقام مین پہونچے۔ اور وہان قیام کیا۔ یہان انہین معلوم ہوا۔ کہ ہرقل بادشاہ روم نے ان کے مقابلہ کے واسطے ایک لاکھ رومیون کی فوج بھیجی ہے۔ اور ایک لاکھ عرب قبائل لخم جذام بلقین اور بلی سے بھی بھیجے ہین ان پر ایک شخص قبیلہ بلی کا حاکم ہے جس کا نام ہے مالک بن رافلہ۔ اور یہ لوگ آکر

تاآپ مقام میں ٹھیرے ہین جو بلقا کے علاقہ مین ہے۔

مسلمان اس واسطے معان مین دو روز ٹھیرے رہے اور یہ سوچتے رہے کہ اونہین کیا کرنا چاہیئے۔ اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلعم کو لکھین اور آپ کو یہ سارا حال ظاہر کرکے دریافت کرین کہ ہمین کیا کرنا چاہیئے۔ اور جب تک آپ کا کچھ حکم نہ آوے تب تک کچھ کام نہ کرین۔

مگر عبد اللہ بن رواحہ نے اونہین جرأت دلائی کہ آگے بڑہین۔ اور کہا بہائیو تم تو شہادت کے واسطے نکلے ہو۔ کیا اوسی سے تم جی چراتے ہو۔ ہم تو ان لوگون سے لڑنے آئے ہین کیا سوچبے آئے ہین کہ ہم بہت ہین اور بڑے زبردست ہین نہین بلکہ ہم تو اوس دین کی خاطر لڑنے آئے ہین جسے اللہ نے ہمین از راہ عنایت عطا فرمایا ہے۔ چلو آگے بڑہو۔ دو حسنات مین سے ہمین ایک چیز ضرور ملے گی۔ یا تو ہم غالب ہوجائین گے یا شہادت نصیب ہوگی۔ لوگون نے کہا عبد اللہ سچ کہتا ہے۔ اور پہر آگے چلدیے۔

زید بن ارقم ایک یتیم بچہ تہا۔ اور عبد اللہ کے پاس پرورش پاتا تہا۔ وہ بہی اس سفر مین اوسکے ساتہہ خرجی پر بیٹہا ہوا چلتا تہا جب عبد اللہ نے یہ شعر پڑہے۔

مسیرۃ اربع بعد الحساء		اذا ادنیتنی وحملت رحلی

اے اونٹنی جب تو نے مجہے یہان پہونچا دیا۔ اور حسا مقام سے آگے چار منزل میرے سامان سفر کو اوٹہا لے گئی۔

ولا ارجع الی اهلی ورائی		فشانک فانعمی وخلاک ذم

تو اب تو اپنا راستہ لے اور چرتی پہر تجہہ پر اب کوئی الزام نہین۔ مین اپنے لوگون مین لوٹکر گہر کو نہ جاؤن گا۔

وجاء المسلمون وغادروني		بارض الشام مشهور الثواء
اور مسلمان آئے - اور شام کے ملک مین جہان میری قبر دکہائی دیتی ہے مجھے چھوڑ گئے -		
وردّك كل ذي نسب قريب		من الرحمن منقطع الاخاء
اور اے ناقہ تجھے ہر ایک ایسے شخص نے واپس کردیا جو نسب کا اچھا اور رحمن الرحیم سے قریب اور برادری سے تعلقات منقطع کرچکا ہے -		
هنالك لا ابالي ضلع بعل		ولا نخل اسافلها رواء

وہان نہ تو مین کسی جہاڑی کے پہلو کی پرواکرتا ہون اور نہ کسی درخت خرما کی - کہ جسکی جڑین مجھے تازگی بخشین

اور زید نے سنتے تو وہ رونے لگا - عبداللہ نے اوسے درہ سے مارا - اور کہا اے بے وقوف تجھے کیا مطلب - اللہ تعالے لے مجھے شہادت دے گا تو تو اسی کجاوہ پر بیٹہا بیٹہا گہر کو لوٹ جانا -

۸۷ رومیون اور مسلمانون کی لڑائی اور زید اور جعفر اور عبداللہ کی شہادت اور رومیون کا غلبہ -

پہر یہ لوگ کچھ اور آگے بڑہے تو روم اور مشرک عربون کی قوم انہین بلقا کے ایک قریہ مین ملی - جسکا نام مشارف تہا (مشارف الشام وہ چند قریے ہین جہان عرب لوگ جاکر بس گئے ہین) یہان سے مسلمان ایک اور قریہ کی طرف چلے گئے جسکا نام موتہ تہا - اور یہین فریقین کا مقابلہ اور مقاتلہ ہوا - اِس وقت مسلمانون کے میمنہ پر قطبہ بن قتادۃ العذری اور میسرہ پر عبایۃ بن مالک الانصاری تہے - فریقین مین نہایت سخت لڑائی ہوئی - زید بن حارثہ رسول اللہ صلعم کا رایت لئے ہوئے لڑتے رہے اور ایسی شجاعت کے ساتہ لڑے کہ خود ہی دشمنون کے نیزون کے درمیان مین جا گہس گئے - اور شہید ہو گئے -

جب زید بن حارثہ شہید ہو گئے - تو رایت حسب ہدایت رسول اللہ صلعم جعفر بن ابی طالب نے لیا اور دشمنون سے لڑنے لگے اوسوقت جعفر یہ کہتے جاتے تھے ؎

یا حبذا الجنۃ واقترابھا		طیبۃ وباردا شرابھا

جنت اور جنت مین جانا کیسا اچھا ہے - وہان کی شراب پاکیزہ اور ٹھنڈی ہے -

والروم روم قد دنا عذابھا		کافرۃ بعیدۃ انسابھا

رومی تو وہی ہی ہین - اون کا عذاب اب قریب آچکا ہے - وہ کافر ہین - اور انساب اونکے بہت دور ہین یعنی شریف نہین ہین -

	علی اذ لاقیتھا ضرابھا

مجھہ پر یہ لازم ہے - کہ جب میرا اون کا سامنا ہو تو مین اونہین خوب ہی مارون -

جب لڑائی خوب زور وشور پر ہونے لگی تو جعفر اپنے شقرا (سرخ سپید) گھوڑے پر سے اتر پڑے اور اوسکی کونچین کاٹ دین تاکہ لوگ جان جائین کہ جعفر اب میدان سے ہٹین گے نہین - اگرچہ کونچین کاٹ دینے کا دستور پہلے بہی تھا - مگر اسلام مین جعفر ہی سب سے اول شخص ہین جنہون نے ایسے موقع پر اپنے گھوڑے کی کونچین کاٹ دی ہین - ان کی شہادت کے بعد جب دیکھا گیا تو معلوم ہوا تھا کہ تیر اور تلوار اور برچھیون کے کوئی اسّی زخم سے زیادہ بدن پر لگے ہین -

جب جعفر شہید ہو گئے تو عبد اللہ بن رواحہ نے رایت لیا - اور آگے بڑھ کر خوب تردد کیا - اور اپنے نفس سے خطاب کر کے یہ اشعار پڑھے -

اقسمت یا نفس لتنزلنہ		طائعۃ او لا لتکرھنہ

اے نفس مین تجھے قسم دیتا ہون کہ تو خوشی خوشی کہنا مان لے - اور اگر تو نے بخوشی کہنا نہ مانا تو تجھے بکراہت ماننا پڑیگا -

اِنْ اَجْلَبَ النَّاسُ وَشَدُّوا الرَّنَّہ		مَالِیْ اَرَاکِ تَکْرَھِیْنَ الْجَنَّہ

اگر لوگون نے شور وغل مچایا اور ستکیں باندہ لین یعنی سفر کا سامان کر لیا - تو پہر تو کیون جنت کی طرف جانے مین کراہت کرتا ہے -

قَدْ طَالَمَا قَدْ کُنْتِ مُطْمَئِنَّہ		ھَلْ اَنْتِ اِلَّا نُطْفَۃٌ فِیْ شَنَّہ

پہلے تو مطمئن رہا کرتا تہا - اب تجھے کیا ہو گیا کیا تو فقط ایک نطفہ ہی نہین ہی جو ایک چمڑے کی بوتل مین تہا اور یہ بہی اوسی کے اشعار ہین -

یَا نَفْسُ اِنْ لَمْ تُقْتَلِیْ تَمُوْتِیْ		ھٰذَا حِمَامُ الْمَوْتِ قَدْ صَلِیْتِ

اے دل اگر تو اسوقت مارا نہ گیا تب بہی تو تو ایک دن ضرور مرے گا - یہ تو موت کا فرمان یا تنور ایسا ہے کہ اسمین ایک دن تو ضرور تو بہونا جاے گا -

وَمَا تَمَنَّیْتِ فَقَدْ اُعْطِیْتِ		اِنْ تَفْعَلِیْ فِعْلَھُمَا ھُدِیْتِ

جس چیز کی تجھے تمنا تہی وہ تو تجھے مل گئی - اگر تو اس وقت وہی کام کرے جو ان دونون زید اور جعفر نے کیا تو تو ٹہیک رستہ پر ہو گا -

پہر وہ میدان جنگ مین گہوڑے پر سے اُتر پڑا - وہان اوسکا بہتیجا اوسکے لئے ایک گوشت کی ہڈی لایا - کہ اسے کہاے کچہہ بدن مین طاقت آجاے گی - تیرا اسوقت بہت بُرا حال ہو رہا ہے - عبداللہ نے اوس ہڈی کو لیا - کہ کہائے - اور ایک مُنہ بہی مارا - کہ اسی مین لشکر کی ایک طرف سے ریلے کی آواز آئی - عبداللہ نے سنکر کہا اے نفس ابہی تو زندہ ہے - اور دنیا مین موجود ہے پہر ہڈی کو ڈالدیا - اور تلوار لیکر آگے بڑہا - اور ایسا لڑا کہ جا کر قتل ہو گیا - اِس وقت مسلمانون کی حالت بہت بُری ہو رہی تہی - اور دشمن کا اون پر غلبہ ہو گیا تہا - مگر مسلمانون مین قطبہ بن قتادہ نے اِس سے پیشتر ہی

مالک بن رافلہ کو مار ڈالا تھا جو مشرکین عرب کا سردار تھا۔

۸۸ رسول اللہ کا مدینہ والون کو امراے لشکر کے قتل کی خبر دینا۔

پہر اوسی وقت رسول اللہ صلعم کے پاس خدا تعالی کے یہان سے خبر آئی۔ کہ معرکہ جنگ مین ایسے ایسے حال گزرا۔ رسول اللہ آئے اور منبر پر چڑہے۔ اور حکم دیا تو۔ الصلوٰۃ جامعۃ کی منادی کی گئی۔ اور لوگ فوراً اکٹھے ہو گئے۔ تب رسول اللہ نے فرمایا کہ مجھے خبر آئی ہے۔ کہ یہ لشکر تمہارا جو غزا پر گیا ہے اوس سے دشمنون سے مقابلہ ہوا۔ اور زید کو درجہ شہادت ملا۔ پہر اونکے لئے آپ نے استغفار کیا۔ پہر فرمایا کہ لوا جعفرؓ نے لیا اور دشمنون پر حملہ کیا اور وہ بہی شہید ہو گئے۔ اونکے لئے بہی آپنے مغفرت کی دعا مانگی۔ پہر فرمایا کہ لوا عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا۔ یہ کہکر آپ کچھ خاموش ہو گئے۔ اور اوسیا سے انصار کے چہرون پر ایک تغیر چھا گیا۔ اور جان گئے کہ عبداللہ کی نسبت بہی آپ ایسا ہی کہین گے جس سے اونہین رنج ہوگا۔ پہر رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ اوس نے بہی دشمنون سے لڑائی کی۔ اور لڑکر شہید ہو گیا۔ پہر فرمایا کہ یہ لوگ طلائی تختون پر جنت کو اٹھا لئے گئے۔ مین نے دیکھا کہ ابن رواحہ کے سر مین دوسرے سرون سے کچھ ازورار ہے۔ مین نے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے۔ کہا وہ دو سید ہے چلے گئے مگر اس نے کچھ تردد کیا اور پہر گیا۔

۸۹ خالد کی امارت اور دشمن کو پسپا کر کے لشکر اسلام کو نکال لانا۔

جب ابن رواحہ قتل ہو گیا۔ تو ثابت بن ارقم الانصاری نے لوا اٹھا لیا اور کہا مسلمانو کسی شخص کو اپنا سردار بناؤ۔ اور ایک آدمی اپنے درمیان سے منتخب کرو۔ اوجھون نے کہا کہ ہم تم سے بہی راضی ہین۔ ثابت نے کہا مین تو اوس سے راضی نہین۔ تب سب لوگون نے خالد بن الولید کو امارت کے لئے منتخب کیا۔ اور اونہون نے

رایت لیکر دشمنون سے مقابلہ کیا - اور اونہین ہٹا دیا - جس سے دشمن ہٹ گئے - پہر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ابن رواحہ کے بعد لوا اللہ تعالیٰ کے سیوف مین سے ایک سیف خالد بن الولید نے لیا - پہر وہ لوگون کو لے کر لوٹ آیا - اسی روز سے اون کا خطاب خالد سیف اللہ ہو گیا -

۹۰ مردہ کے رشتہ دارون کے لئے کہانا بہیجنے کی رسم کی ابتدا اور جعفر کی موت کا رنج -

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جعفر کل کچہہ فرشتون کے ہمراہ میرے سامنے ہو کر گزرے - اوسوقت اللہ تعالیٰ نے بجائے اونکے ہاتہون کے جو لڑائی مین کٹ گئے تہے اونہین دو بازو دیے تہے جن کے آگے کے پر خون مین رنگے ہوئے تہے -

اسما زوجہ جعفر کہتی تہی - کہ نبی صلعم میرے پاس آئے - اوس وقت مین اپنے کام دہندے سے فارغ ہو چکی تہی اور جعفر کے بچون کو نہا دُہلا کر اور تیل لگا کر بیٹہی تہی - آپ نے آکر اونہین پکڑا اور سونگہا - اور پہر آنکہون مین آپ کے آنسو بہر آئے مین نے پوچہا یا رسول اللہ کیا جعفر کے پاس سے آپ کو کچہہ خبر ملی ہے - فرمایا ہان - وہ آج مارے گئے - پہر آپ اپنے گہر کو لوٹ گئے - اور جا کر حکم دیا کہ آل جعفر کے لئے کہانا تیار کرو - دین اسلام مین مردہ کے رشتہ دارون کے واسطے کہانا پکوانے کی رسم اسی روز سے شروع ہوئی ہے - اسما بنت عمیس کہتی ہے کہ مین اوٹہی اور تیاری کرنے لگی - اور عورتین میرے گرد جمع ہو گئین -

پہر جب لشکر لوٹ کر آیا تو رسول اللہ اور تمام مسلمان اوس سے جا کر ملے - اوس وقت رسول اللہ نے عبد اللہ بن جعفر کو لیا اور اپنے آگے کر لیا تہا

پہر لوگون نے لشکر کے اوپر خاک اوڑائی اور کہنے لگے۔ یا فرار یا فرار (بہگوڑے بہگوڑے) رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہین وہ بہاگے نہین بلکہ پہر دشمن پر جائین گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

فتح مکہ

۹۱ بنی بکر اور خزاعہ کا اصل جہگڑا جاہلیت مین اس غزوہ موتہ کے بعد رسول اللہ صلعم کو دو ہی مہینے جمادی الاخرہ اور رجب گزرے تہے کہ بنی بکر بن عبد مناۃ نے خزاعہ پر تعدی کی یہ لوگ ایک چشمہ پر رہتے تہے جو اسفل مکہ مین تہا اور جسکا نام وتیر تہا اور صلح حدیبیہ کے روسے خزاعہ رسول اللہ صلعم کے ماتحتون مین اور بکر قریش کے ماتحتون مین داخل تہے

اس جہگڑے کا اصل سبب یہ تہا۔ کہ ایک شخص بنی الحضرمی مین سے جس کا نام مالک بن عباد تہا اور اسود بن رزن الدئلی البکری کا حلیف تہا ایام جاہلیت کے زمانہ مین تجارت کے واسطے نکلا جب وہ خزاعہ کے علاقہ مین پہونچا۔ تو اونہون نے اوسے قتل کر کے اوس کا مال و اسباب چہین لیا۔ اس پر بنی بکر نے خزاعہ کے ایک آدمی کو پکڑ کر مار ڈالا۔ اس کے بعد خزاعہ بنی الاسود بن رزن پر چڑہ دوڑے۔ اور اوسکے تینون بیٹون سلمی کلثوم اور ذویب کو عرفہ مین پکڑ کر مار ڈالا۔ یہ لوگ بنی بکر کے اشراف مین سے تہے۔ اسی زمانہ مین اسلام کا چرچا پہیلا۔ اور خزاعہ اور بکر ہی نہین بلکہ تمام لوگ اوسکے معاملون مین مشغول ہو گئے۔

پہر جب حدیبیہ کی صلح ہوئی۔ اور خزاعہ نبی صلعم کے عہد مین اور بنی بکر قریش کے عہد مین داخل ہو گئے۔ تو بکر نے اس صلح کو بہت غنیمت سمجہا۔ اور ارادہ کیا۔ کہ خزاعہ نے جو

بنی الاسود کو قتل کردیا ہے اوسکا بدلہ چپکے سے لے لین گے۔

۹۲ بکر کا اور قریش کا عہد کے خلاف خزاعہ پر چھاپا مارنا۔

پھر نوفل بن معاویہ الدئلی نے بنی بکر مین سے اپنے متبعین لیے۔ اور چشمہ وتیر پر جاکر خزاعہ پر چھاپا مارا۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ خزاعہ کے کسی شخص نے بکر کے کسی شخص کو دیکھا تھا کہ وہ رسول اللہ صلعم کی ہجو پڑھ رہا ہے۔ اس پر خزاعی نے اوسکے سر پر کچھہ مارا جس سے اوسکے سر مین زخم آگیا۔ اور دونون فریق مین فساد اُٹھہ کھڑا ہوا پھر بکر اُٹھے اور خزاعہ پر وتیر مین جاکر شبخون مارا۔ اور قریش نے سلاح اور جانورون سے خزاعہ کے برخلاف بنی بکر کی اعانت کی اور کچھہ قریش کے لوگ چھپ کر لڑنے کو بھی گئے۔ جن مین صفوان بن امیہ عکرمہ بن ابی جہل اور سہیل بن عمرو بھی تھے۔

اس واسطے خزاعہ حرم کی طرف چلدیے۔ اور اونکے کتنے ہی آدمی مارے گئے۔ پھر جب وہ حرم مین داخل ہوگئے تو بکر نے کہا نوفل اب تو ہم حرم مین داخل ہوگئے۔ اپنے معبود کا تو کچھہ لحاظ کرنا چاہیے۔ اوس نے کہا۔ کہ آج تو کوئی معبود نہین ہے۔ بنی بکر تم اپنا بدلہ لے لو۔ تم پر لوگ حرم مین زیادتی کرتے ہین۔ تم اپنا بدلہ کیون نہین لیتے۔

۹۳ عمرو بن سالم اور بدیل کا رسول اللہ کے پاس قریش کے برخلاف استعانت کے لیے آنا۔

جب بکر اور قریش نے اپنا عہد توڑ دیا۔ اور جو قول قرار اون کے اور نبی صلعم کے درمیان ہوے تھے اون کا کچھہ خیال نہ رکھا۔ تو عمرو بن سالم خزاعی کعبی اپنے وطن سے نکلا۔ اور نبی صلعم کے پاس مدینہ مین آیا۔ اور آپ کے روبرو آکر کہنے لگا ؎

حلف ابینا و ابیہ الاتلدا		یا رب انی ناشد محمدا

یارب مین محمد کو خدا کا واسطہ دیکر وہ حلف اور عہد و پیمان یاد دلاتا ہون جو ہمارے اور اون کے

پدر (بزرگوار) کے درمیان موروثی چلا آتا ہے۔

فوالدا کنا وکنت ولدا | ثمت اسلمنا فلم ننزع یدا

اوس وقت جب یہ حلف ہوا تہا ہم تو باپ تہے اور اے محمدؐ تم بیٹے تہے۔ پہر اب ہم اسلام لے آئے۔ لیکن ہمنے اوس عہد سے دست کشی نہین کی ہے۔

فانصر رسول اللہ نصرا اعتدا | وادع عباد اللہ یاتوا مددا

رسول اللہ آپ ہماری نصرت نہایت مستعدی کے ساتہ کیجیے اور اللہ کے بندون کو بولائیے وہ مدد کے واسطے آپ پاس فوراً آئینگے۔

فیہم رسول اللہ قد تجردا | ابیض مثل البدر ینمی صعدا

اون عباد اللہ مین اللہ کا رسول ہے جو یکتا ہے۔ اور چودہوین رات کے چاند کی طرح جو بلند ہوتا جاتا ہے منور ہے۔

ان سیم خسفا وجہہ تربدا | فی فیلق کالبحر یجری مزبدا

اگر اوسکے معاملات مین ظلم وستم روا رکہا جاوے تو لوگون کی مجلس مین اوسکا چہرہ مارے غصہ کے ایسا متغیر ہوجاتا ہے کہ جیسے سمندر جہاگ بہرا ہوا جوش مین بہتا ہو۔

ان قریشا اخلفوک الموعدا | ونقضوا میثاقک المؤکدا

اے محمدؐ قریش نے آپ کے عہد وپیمان کے خلاف کیا۔ اور جو میثاق اور قول وقرار آپ سے بڑی تاکید کے ساتہ کئے تہے اونہین بالکل توڑ دیا۔

وجعلوا لی فی کداء رصدا | وزعموا ان لست ادعوا احدا

اور وہ لوگ کدا مین (جو مکہ کے پاس ایک پہاڑ ہے) میری تاک مین بیٹہے۔ اور سمجہے کہ مین کسی شخص کو اپنی مدد کیلیے پکارونگا نہین

وہم اذل واقل عددا | ہم بیتونا بالوتیر ہجدا

اور وہ بڑے ذلیل اور تعداد مین بہی بہت تھوڑے ہین - اور اونہون نے ہمین ایسا تنگ کیا کہ وتیر مین ہم رات بہر بیدار دعائین مانگتے رہے -

وَقَتَلُونَا رُكَّعًا وَسُجَّدًا

اور اوس وقت ہمین آکر قتل کیا - کہ ہم رکوع وسجود مین تھے -

رسول اللہ صلعم نے فرمایا - عمرو بن سالم تجھے مدد دی جاوے گی - پہر رسول اللہ صلعم کو آسمان مین ایک عنان نظر آئی - اوسے دیکھکر رسول اللہ نے فرمایا - اس ابر سے بنی نصر بن کعب کی امداد کی بارش برسی ہے -

عبدالمطلب اور خزاعہ کے درمیان قدیم زمانہ مین حلف ہوا تہا - اس واسطے عمرو بن سالم نے کہا ہے حلف ابنیا وابیہ الاتلدا -

پہر اس کے بعد بدیل بن ورقاء الخزاعی خزاعہ کے کچہہ آدمی لیکر نبی صلعم کے پاس آیا - اور اون سب نے آکر آپ کو پکارا اوس وقت آپ غسل کر رہے تھے - وہین سے آپ نے فرمایا یا لبیکم - اور پہر نکلکر آئے - اون لوگون نے آپ سے سارا حال بیان کیا - اور پہر یہ لوگ مکہ کو لوٹ گئے -

اسی زمانہ مین رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابوسفیان یہان آیا ہے - اور خوف کے سبب سے وہ تجدید عہد کرنا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ مدت صلح مین کچہہ زیادتی کی جاوے -

پہر بدیل چلا گیا - اور راستہ مین عسفان کے مقام پر اوسے ابوسفیان ملا - جو نبی صلعم کے خوف سے مدینہ کو تجدید عہد کے واسطے جاتا تہا - ابوسفیان نے بدیل سے پوچہا کہ تو کہان سے آتا ہے - کہا خزاعہ کے پاس سے جو ساحل کی طرف اسی وادی کے

بطن مین ہین کہا کیا تو محمد کے پاس نہین گیا - بدیل نے کہا نہین - ابو سفیان نے اپنے اصحاب سے کہا - کہ اوسکے ناقہ کی مینگنیان دیکھو - اگر مدینہ سے آیا ہوگا تو اوس نے خرما کی گھٹلیان کھلائی ہون گی - دیکھا تو معلوم ہوا - کہ اوس مین خرما کی گھٹلیان موجود ہین -

۹۴ ابو سفیان کا تجدید عہد اور اضافہ مدت صلح کے لیے مدینہ آنا اور بے نیل مرام واپس ہو -

پہر ابو سفیان روانہ ہوکر نبی صلعم کے پاس پہونچا - اور اول اپنی بیٹی ام حبیبہ نبی صلعم کی بی بی کے پاس گیا - وہان جب اوس نے چاہا کہ رسول اللہ کے فرش پر بیٹھے تو اونہون نے اوسے لپیٹ لیا - ابو سفیان نے کہا - کہ اس فرش کو بہتر سمجھکر تو نے اسکو لپٹا لیا یا یہ فرش میرے لائق نہ سمجھکر اوسے تو نے طے کر لیا - بی بی ام حبیبہ نے کہا یہ رسول اللہ کا فرش ہے - اور تو نجس مشرک ہے - مین اس کو نہین پسند کرتی کہ تو اوس پر بیٹھے - ابو سفیان نے کہا - میرے پیچھے تیرا اخلاق بگڑ گیا بی بی ام حبیبہ نے کہا نہین میرا اخلاق تو نہین بگڑ گیا بلکہ مجھے اللہ تعالی نے اسلام کی ہدایت کی -

پہر ابو سفیان وہان سے نکلکر نبی صلعم کے پاس آیا - اور آپ سے بہت کچھ گفتگو کی - مگر آپ نے کچھ جواب اوسے نہ دیا - پہر ابو بکر کے پاس آیا - اور اون سے کہا - کہ رسول اللہ صلعم سے اس باب مین وہ سفارش کرین - اونہون نے کہا مین اسمین کچھ نہین کہہ سکتا - پہر عمر کے پاس آیا اور اون سے بھی گفتگو کی - اونہون نے کہا ہان کیا مین تم لوگون کی سفارش رسول اللہ صلعم سے کرون گا - واللہ اگر مجھے چیونٹیون کا بھی لشکر مل جائے تو مین اونہین لیکر تیرے اوپر جہاد کرون گا - پہر وہ نکلکر علیؑ کے پاس آیا - اس وقت اونکے پاس بی بی فاطمہ اور حسن چھوٹے سے بچہ بھی تھے -

اون سے بہی اس باب مین اوس نے گفتگو کی - اونہون نے بہی کہا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک بات کا ارادہ کر لیا ہے اوسکے برخلاف ہم اون سے کچہہ عرض نہین کر سکتے پہر اوس نے بی بی فاطمہ سے کہا - اے بنت محمدؐ آپ اپنے اس بچہ کو حکم دیجیے کہ یہ دونون فریق کو اپنے اجارہ مین لے لے - اور سید العرب کا فخر حاصل کرے - بی بی فاطمہ نے کہا میرے لڑکے کی اتنی عمر نہین ہے کہ وہ لوگون کو اپنے اجارہ مین لے سکے - اور کون شخص ایسا ہے جو رسول اللہ کے مقابلہ مین کسی کو اجارہ دے سکے - پہر ابو سفیان نے علی کی طرف التفات کیا - اور اون سے کہا کہ اب مجہے معلوم ہوا کہ بڑی سخت مصیبت آگئی ہے - مجہے کوئی اچہی نصیحت کیجیے - اونہون نے کہا تو کنانہ کا سید ہے - تجہے یہ مناسب ہے کہ تو اوٹہے اور دونون فریق کو اپنے اجارہ مین لے لے - اور اپنے گہر کو چلا جاے - (یعنی اس بات کا اعلان کردے کہ میرے واسطے دونون فریق یکسان ہین - مین کسی کا طرفدار نہین - کسی فریق کا آدمی میرے پاس آئیگا مین اوسے امن دونگا اور آپسمین لڑنے نہ دونگا) یہ سنکر ابو سفیان اٹہا - اور مسجد نبوی مین گیا - اور وہان باواز بلند کہا - مین نے سب لوگون کو اپنے اجارہ مین لے لیا -

پہر اپنے اونٹ پر سوار ہوا - اور مکہ کو چلدیا - اور جو کچہہ ماجرا یہان گزرا تہا اور جو کچہہ علیؑ نے اوس سے کہا تہا وہ سب اون سے جاکر بیان کر دیا - وہ بولے - کہ واللہ علیؑ نے تجہہ سے تمسخر کیا ہے - بہلا محمد تیرے اجارہ کو کب قبول کرے گا -

۹۵ مکہ پر روانگی کیلیے رسول اللہ کی تیاری اور حاطب کا ایک خط مکہ والونکو بہیجنا اور اوسکا پکڑا جانا

پہر رسول اللہ صلعم نے سازو سامان درست کیا اور لوگون کو مکہ چلنے اور سامان درست کرنے کے

لیے حکم دیا - اور یہ دعا مانگی - کہ اے اللہ تو اوسوقت تک کہ مین قریش کے ملک مین جا پہونچون
میرے آنے کی کوئی خبر اونہین نہونے دے -

لیکن ایک شخص حاطب بن بلتعہ تہا - اوسنے قریش کو ایک خط لکھا اور اوس مین
رسول اللہ کے ارادہ سے اونہین خبر دی - اور اوسے مزینہ کی ایک عورت کے ہاتھ
جسکا نام کنود تہا اور وہ بنی المطلب کی لونڈی تہی روانہ کیا اور اوس سے کہا - کہ تو اونہین
جا کر یہ خبر سنا دے - اور خط بہی اوسے دیدیا -

پہر رسول اللہ صلعم نے علی اور زبیر کو جاسوس کی تلاش کے لئے بہیجا - اور اونہون نے اوسے
جا پکڑا - اور اوس سے خط چہین لیا - اور رسول اللہ صلعم کے پاس اوسے پکڑ کر لائے
اور رسول اللہ صلعم نے حاطب کو بلایا - اور پوچہا کہ تو نے یہ نالائق حرکت کیون کی -
حاطب نے کہا و اللہ مین مومن ہون میرے ایمان مین تو کچہ تبدل اور تغیر نہین ہوا -
لیکن میری عورت بچے قریش کے پاس ہین - اور میرا وہان کوئی خاندان نہین ہے
کہ میرے بچون کی کوئی حمایت کرے اس لئے مین نے اونپر یہ احسان کیا کہ اوسکے
سبب سے میرے بچون کو وہ لوگ کچہ ایذا نہ پہونچائین - حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ
مجہے اجازت دیجیئے - کہ اس منافق کی گردن مار دون - اس نے نفاق کا کام کیا ہے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا عمر وہ تو بدر کی لڑائی مین موجود تہا تمہین کسطرح معلوم ہوا کہ وہ منافق
ہے یا مستوجب قتل ہے - شاید اللہ تعالی نے بدر والون پر عنایت کی نظر کی ہو -
اور فرما دیا ہو - کہ جو چاہو کرو مین نے تمہین بخش دیا ہے (شاید کا لفظ اس لئے
رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ کہین بدر والے اس قول سے مطمئن ہو کر ہر ایک گناہ کو
مباح نہ سمجہ لین - ورنہ رسول اللہ کو اس مضمون کی نسبت کچہ شک نہ تہا) پہر یہ آیت

نازل ہوئی۔ یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء
تلقون الیھم بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق ط یخرجون الرسول
وایاکم ان تومنوا باللہ ربکم ط ان کنتم خرجتم جھادا فی سبیلی
وابتغاء مرضاتی تسرون الیھم بالمودۃ ط وانا اعلم بما اخفیتم واعلنتم
ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل ان یثقفوکم یکونوا لکم
اعداء ویبسطوا الیکم ایدیھم والسنتھم بالسوء وودوا لو تکفرون ط
لن تنفعکم ارحامکم ولا اولادکم یوم القیامۃ یفصل بینکم ۝

(ایمان والو اگر تم ہماری راہ مین جہاد کرنے اور ہماری رضامندی ڈھونڈھنے کی غرض سے
اپنے وطن چھوڑ کر نکلے ہو تو ہمارے اور اپنے دشمنون کو دوست نہ بناؤ۔ کہ لگو ان
کی طرف دوستی کے نامہ وپیغام دوڑانے۔ حال آنکہ تمہارے پاس جو خدا کی طرف
سے دین حق آیا ہے وہ اوس سے انکار کر ہی چکے ہین۔ وہ تو صرف اتنی بات پر
کہ تم اپنے پروردگار اللہ ہی کو مانتے ہو۔ رسول کو اور تم کو گھرون سے نکال رہے ہین
اور تم چپکے سے اون کی طرف دوستی کے نامہ وپیام دوڑا رہے ہو۔ اور جو کچھ تم چھپا چھپا کر
کرتے ہو وہ اور جو ظاہر طور کرتے وہ ہم سب کو خوب جانتے ہین۔ اور جو تم مین سے
ایسا کرے گا تو سمجھ رکھو کہ وہ سیدھے راستہ سے بھٹک گیا۔ یہ کافر اگر تم پر کبھی قابو
پا جائین تو کھلم کھلا تمہارے دشمن ہو جائین اور ہاتھ اور زبان دونون سے تمہارے
ساتھ برائی کرنے مین کوتاہی نہ کرین۔ اور اون کی اصلی تمنا تو یہ ہے کہ کاش تم بھی اونکی
طرح کافر ہو جاؤ۔ قیامت کے دن نہ تو تمہاری رشتہ داریان ہی تمہارے کچھ کام
آئین گی اور نہ تمہاری اولاد ہی کچھ فائدہ دے گی اوس دن خدا تمہارے درمیان فیصلہ کریگا)

۹۶ رسول اللہ کی مکہ کو روانگی اور عباس عیینہ اقرع اور مخرمہ اور ابوسفیان بن الحارث اور عبداللہ بن ابی امیہ کا رسول اللہ پاس آنا اور رسول اللہ کے ہمراہیون کی تعداد۔

پھر رسول اللہ صلعم مکہ کو روانہ ہوے - اور مدینہ پر ابو رہم کلثوم بن حصین الغفاری کو خلیفہ کر گئے آپ کا کوچ ۱۰- رمضان کو ہوا تہا اور ۲۰- رمضان کو مکہ فتح ہوگیا تہا - اور راستہ مین رسول اللہ صلعم نے روزہ رکہا - مگر جب عسفان اور امج کے درمیان پہونچے تو روزہ موقوت کردئے -

اس وقت رسول اللہ صلعم کے ساتہہ تمام مہاجرین اور انصار تہے - اور بنی سلیم کے سات سو آدمی اور مزنیہ کے ایک ہزار آدمی تہے اور ہر قبیلہ کے کچہہ کچہہ آدمی ہی ہمراہ تہے - عیینۃ بن حصن الفزاری اور اقرع بن حابس بہی آپ سے آکر مل گئے تہے - اور عباس بن عبدالمطلب بہی جحفہ کے مقام پر اور بعض کہتے ہین ذی الحلیفہ مین آپ سے ملے تہے - وہ مکہ سے ہجرت کر کے آرہے تہے اس لئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ وہ بہی اسباب مدینہ کو بہیجدین اور مکہ کو میرے ساتہہ چلے چلین - اور فرمایا کہ تم آخر المہاجرین ہو اور مین آخر الانبیا ہون -

اور جب نقب العقاب مین پہونچے تو مخرمہ بن نوفل اور ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب اور عبداللہ ابن ابی امیہ رسول اللہ کے پاس آئے - اور ابوسفیان اور عبداللہ نے رسول اللہ سے ملنے کی درخواست کی - اور ام سلمہ نے آپ سے انکی سفارس کی - اور کہا کہ ایک آپ کا ابن عم ہے اور دوسرا ابن عمہ ہے - آپ نے فرمایا کہ مجہے ان دونون سے ملنے کی حاجت نہین ہے - میرے ابن عم نے تو میرا ہتک عزت کیا - اور میرا ابن عمہ تو وہ ہی ہے کہ جس نے مکہ مین میری نسبت کیسے کیسے کلمات کہے ہین - ابوسفیان کے ساتہہ اوسکا ایک چہوٹا بیٹا بہی تہا جب اونہون نے

سُنا کہ رسول اللہ نے ایسا ایسا فرمایا ہے تو کہا اگر رسول اللہ مجھہ سے ملنا قبول نہ
فرمائینگے تو مین اپنے اِس بیٹے کا ہاتھہ پکڑونگا اور جدہر کو مُنہ اُٹھے گا چلا جاونگا
اور بھوک پیاس سے کہین بیابان مین مر رہونگا - اِس سے رسول اللہ صلعم کو رحم
آگیا - اور اونہین اپنے پاس بلالیا وہ دونون مسلمان ہوگئے -

یہ بھی کہتے ہین - کہ علیؓ نے ابوسفیان بن الحارث سے کہا تھا - کہ تو رسول اللہ
کے سامنے سے آ - اور وہ بات کہو جو یوسف علیہ السلام سے اون کے بہائی
نے کہی تھی - تَاللّٰہِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَاِنْ کُنَّا لَخَاطِئِیْنَ (اونہون نے
کہا بخدا کچھہ شک نہین کہ تم کو اللہ نے ہم پر بڑی برتری دی اور بیشک ہم ہی قصوروار
تھے) کیونکہ رسول اللہ یہ نہین پسند کرتے کہ اون سے کوئی شخص بھی قول وفعل مین
بڑہکر اچھا ہو - چنانچہ ابوسفیان نے ایسا ہی کیا - رسول اللہ نے اِسکے جواب مین فرمایا
لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ط (تم پر آج کوئی
گناہ نہین - اللہ تمہاری مغفرت کرے وہ سب سے بڑہکر رحم والا ہے) اور اونہین
اپنے نزدیک بلایا - پہر وہ دونون مسلمان ہوگئے - اور ابوسفیان نے اپنے اسلام کے
وقت گزشتہ معاملات کے عذر مین یہ اشعار کہے ؎

لَعَمْرُكَ اِنِّیْ یَوْمَ اَحْمِلُ رَایَةً — لِتَغْلِبَ خَیْلُ اللَّاتِ خَیْلَ مُحَمَّدِ

قسم ہے مجھے تیری جان کی جس روز مین نے رایت اُٹھایا تھا کہ لات بت کا لشکر محمدؐ کے لشکر پر غالب آجائے

لَکَالْمُدْلِجِ الْحَیْرَانِ اَظْلَمَ لَیْلُہُ — فَھٰذَا اَوَانِیْ حِیْنَ اُھْدٰی وَاَھْتَدِیْ

اوس روز مین ایسا تہا - کہ جیسے کوئی اندہیری رات مین جسپر رات کا اندہیرا خوب چہا گیا ہو حیران پریشان ہو -
مگر اب میرا وہ وقت ہے کہ مین خود ہدایت یافتہ ہون اور دوسرون کو بھی ہدایت دیتا ہون -

وہادِ ھدٰ انے غیر نفسی ونالنی		مع اللہ من طرّدتہ کل مطرد

میرے نفس کے سوا ایک اور ہادی نے مجھے ہدایت دی - اور اوس شخص نے جسے مین نے سطرود کردیا اور بالکل نکال دیا تھا مجھے اللہ تعالیٰ سے ملا دیا -

الابیات - اِس پر رسول اللہ صلعم نے اوسکے سینہ پر ایک ہاتھہ مارا - اور فرمایا کہ کیا تو نے مجھے بالکل نکال دیا تھا - یہی کہتے ہین کہ ابوسفیان نے حیا کے سبب سے رسول اللہ صلعم کے سامنے سر نہین اُٹھایا - اور رسول اللہ صلعم مرالظہران مین آئے - آپ کے ساتھہ دس ہزار سوار تھے - بنی غفار کے چار سو آدمی مزینہ کے ایک ہزار تین آدمی بنی سلیم کے سات سو آدمی جہینہ کے ایک ہزار چار سو آدمی باقی قریش اور انصار اور اُنکے حلفا اور عرب کے اور لوگ تھے - اور تمیم اور اسد اور قیس کے بہی آدمی تھے -

۹۷ مرالظہران مین عباس کی وساطت سے ابوسفیان بن حرب اور حکیم اور بدیل کا رسول اللہ کے روبرو پیش ہوکر مسلمان ہونا -

غرض جب رسول اللہ مرالظہران مین آکر فروکش ہوے - تو عباس بن عبد المطلب نے کہا کہ قریش کی ہلاکی کا وقت آ پہونچا - اگر اونہون نے رسول اللہ سے اپنے بلاد مین بغاوت کی اور آپ وہان زبردستی داخل ہو گئے تو قریش ہمیشہ کے لئے ہلاک ہو جاینگے اس لئے وہ رسول اللہ کے خچر پر سوار ہوے - اور کہتے ہین مین اس غرض سے نکلا کہ کہین کوئی ہیزم کش یا کوئی آدمی مکہ جانے والا مجھے مل جائے تو وہ رسول اللہ کا حال اون سے جا کر کہدے تاکہ وہ رسول اللہ کے پاس آئین اور اون سے امن مانگ لین وہ کہتے ہین کہ مین اِس لئے اراک کے مقام پر اِدہر اُدہر گھومنے لگا - دیکھتا کیا ہون کہ ابوسفیان اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا کی آواز میرے کان مین آرہی ہے - جو خبرون کی تلاش مین

مکہ سے باہر آئے ہوئے تھے - ابوسفیان کہہ رہا ہے کہ مین نے تو کبھی اس سے زیادہ کثرت سے الاؤ جلتے ہوئے نہین دیکھے - بدیل نے کہا یہ خزاعہ کے الاؤ ہون گے ابوسفیان نے کہا خزاعہ کی یہ ہستی کہان ہے کہ اس قدر کثرت سے اونکے الاؤ ہون -

عباس کہتے ہین - مین نے کہا ابو حنظلہ یعنی ابوسفیان جو اس کنیت سے بولا جاتا تھا - ابوسفیان نے کہا ابوالفضل مین نے کہا ہان ابوسفیان نے کہا لبیک فداک ابی و امی (میرے مان باپ تم پر قربان) کیا خبر ہے - مین نے کہا یہ رسول اللہ ہین - اور اون کے ساتھہ مسلمان ہین وہ دس ہزار آدمیون سے آئے ہین -

ابوسفیان نے مجھہ سے کہا کہ میرے لئے بتاؤ کہ مین کیا کرون - مین نے کہا میرے ساتھہ سوار ہو - مین تیرے لئے رسول اللہ سے امن مانگ لون گا - اگر امن نہ مانگی اور تو اونکے ہاتھہ آگیا تو وہ تیری گردن اڑا دین گے -

ابوسفیان کہتا ہے کہ پھر عباس نے مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا - اور رسول اللہ کی طرف کو جلدی جلدی روانہ ہوئے - وہ جب کہین سے گذرتے تو مسلمان کہتے کہ رسول اللہ کا چچا ہے اور رسول اللہ کے خچر پر سوار ہے - اسی مین ہم عمر بن الخطاب کے الاؤ پر گزرے اونہون نے (جانا کہ عباس نے ابوسفیان کو گرفتار کیا ہے) اس لئے کہا ابوسفیان الحمد للہ کہ تو بلا شرط اور بغیر قول و قرار کے ہمارے قبضہ مین آگیا - اور پھر نبی صلعم کے پاس کو جھپٹے -

عباس کہتے ہین کہ مین نے خچر کو دوڑایا - اور عمر سے آگے نکل گیا - پھر عمر رسول اللہ کے پاس پہونچے - اور آپ کو ابوسفیان کی اطلاع دیکر عرض کیا کہ مجھے اوسکی گردن مارنے کی اجازت دیجئے - مین نے کہا یا رسول اللہ مین نے اوسے پناہ دی ہے -

پہر (عمر نے رسول اللہ سے کچھہ آہستہ کہنا چاہا - تو) مین نے رسول اللہ کا سر پکڑ لیا اور عرض کیا (کہ یہ سرگوشی کا موقع نہین ہے) اوسے میرے سوا کوئی نہین بچائے گا جب عمر نے بہت کچھہ کہا - تو مین نے کہا عمر ذرا ٹھہرو یہ باتین تم اس واسطے کرتے ہو کہ وہ بنی عبد مناف سے ہے - اگر بنی عدی سے ہوتا تو تم یہ باتین نہین کرتے - عمر نے کہا تم چپ رہو واللہ جس روز مین مسلمان ہوا تہا اوس روز تمہارا اسلام مجھے اپنے باپ خطاب کے اسلام سے زیادہ پیارا تہا -

لیکن رسول اللہ نے فرمایا - کہ ہمنے اوسے صبح تک کی امن دی - صبح اوسے میرے پاس لاؤ - عباس کہتے ہین کہ مین اوسے اپنے گھر لے آیا - اور دوسرے روز اوسے رسول اللہ پاس لے گیا - جب رسول اللہ نے اوسے دیکھا تو فرمایا ابوسفیان کیا ابہی وقت نہین آیا - کہ تو لا الہ الا اللہ کو جان جائے - کہا بابی انت وامی یا رسول اللہ اگر اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو معاملہ اس طرح نہوتا جیسا اب ہو رہا ہے - پہر آپ نے فرمایا کیا اسکا وقت ابہی نہین کہ تو میری رسالت کا اقرار کرے کہا بابی انت وامی ہان یہ ایک ایسی بات ہے کہ جو دل مین کہٹکتی ہے - عباس کہتے ہین مین نے اوس سے کہا - ویکھہ حق کی شہادت دو اگر نہین تو تیری گردن ماری جائے گی - اس لئے اوس نے کلمہ شہادت پڑہا اور مسلمان ہو گیا - اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا بہی اوس کے ساتھہ مسلمان ہو گئے (حقیقت مین اسوقت نہ صرف ابوسفیان کا بلکہ عباس کا بہی اسلام جبر اً تہا مگر آگے چلکر انکے اسلام نے ان کے دل مین جگہہ کرلی - اور سچے مسلمان ہو گئے)

۹۸ رسول اللہ صلعم کا ابوسفیان کو اپنی تمام سپاہ دکہانا -

پہر رسول اللہ صلعم نے عباس سے کہا جاؤ ابوسفیان کو ایک ایسے پہاڑ کی نوک کے پاس کہڑا کرو -

جہان تنگ گہاٹی ہو۔ اور اوسکے پاس ہوکر یہ خدا لشکر سامنے سے گزرے۔
عباس کہتے ہین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ (چونکہ ابوسفیان قریش کا پادشاہ ہے
اور اس لئے قدیمی حیثیت سے تمام عرب کا سرآوردہ ہے) وہ فخر کو بہت دوست کہتا
ہے۔ کوئی بات ابوسفیان کے لئے ایسی ہونا چاہیئے جس سے اوسے اپنی قوم
مین دوسرون سے فخر و امتیاز حاصل ہو۔ آپ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گہر مین
داخل ہوگا اوسے امن دی جاسے گی۔ اور جو شخص حکیم بن حزام کے گہر مین چلا جائے گا
اوس کو بہی امن ملے گی۔ اور جو بیت اللہ مین جاسے گا یا گہر کا دروازہ بند کرلے گا وہ بہی
امن مین ہوگا۔ عباس کہتے ہین پہر مین ابوسفیان کو لیکر نکلا۔ اور پہاڑ کے کنارہ پر اکر اوسے
روک لیا۔ جہان سے ہوکر رسول اللہ کی فوج کے تمام قبائل کا گزر ہوا۔ جب کوئی نئی فوج
کا پرا آتا تو وہ پوچہتا یہ کون ہے مین کہتا یہ اسلم ہین۔ وہ کہتا کہ مجہے اسلم سے کیا مطلب۔
پہر جب کوئی دوسرا گروہ آتا تو مین کہتا یہ جہینہ ہین۔ وہ کہتا مجہے جہینہ سے کیا مطلب۔
غرض جب رسول اللہ صلعم اپنے خاص لشکر مہاجرین و انصار کو لیکر گزرے جن کے مردم
چشم کے سوا اور بدن تمام زرہون مین چہپا ہوا تہا۔ تو اوس نے پوچہا یہ کون ہین مین نے
کہا یہ رسول اللہ صلعم ہین اور اون کے ساتہہ مہاجرین اور انصار ہین۔ ابوسفیان نے کہا
تیرا بہتیجا تو بڑا بادشاہ ہوگیا۔ مین نے کہا بہلے مانس یہ پادشاہی نہین بلکہ نبوت ہے
کہا ہان بے شک نبوت ہے۔ (ابہی تک عباس کے دل مین وہی جاہلیت کا
خیال تہا کہ دنیاوی جاہ و جلال کو نبوت سمجہتے تہے حالانکہ اس لشکر کے سبب سے نبوت نہ تہی
بلکہ نبوت جو تہی وہ قرآن مین تہی۔)

۹۹ ابوسفیان کا مکہ جانا اور رسول اللہ کا حکم قریش کو سنانا

عباس کہتے ہین۔ کہ پہر مین نے ابوسفیان سے

کہا - جا جلد اپنی قوم سے جا کر مل جا - اور انہیں ڈرا دے - کہ کہین کوئی کچھ فساد نہ کرے
ابوسفیان فوراً پلٹ پڑا اور مکہ آیا - حکیم بن حزام بھی اوسکے ساتھ تھا - پھر ابوسفیان بیت اللہ
مین آیا - اور باآواز بلند کہا - اے قریش - یہ محمد آ رہا ہے - اور اوسکے ساتھ ایک ایسا
زبردست لشکر ہے کہ ہم اوس کا مقابلہ نہیں کر سکتے - اونہون نے پوچھا تو تو جو اوسکے
پاس گیا تھا اوس نے تجھ سے کیا کہا - کہا مجھ سے یہ عہد کر لیا ہے - کہ جو شخص میرے
گھر مین آئے گا اوس کو امن ملے گی - اور جو شخص مسجد بیت اللہ مین داخل ہوگا اوسے
بھی امن دی جاوے گی اور جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے گا اوسے بھی امن ہے
پھر کہا - اے قریش کے لوگو مسلمان ہو جاؤ تا کہ تم (دنیا و آخرت مین) سلامت رہو
اس مین اوسکی بی بی ہند آئی - اور اوسکی ڈاڑھی پکڑ کر کہنے لگی - اے آل غالب اس احمق
شیخ کو قتل کر ڈالو - یہ کیا بکتا ہے - ابوسفیان نے کہا - میری ڈاڑھی چھوڑ - مین قسم کھا کر
کہتا ہون اگر تو مسلمان نہ ہوئی تو تیری گردن ماری جاوے گی - جا اپنے گھر مین بیٹھ - اس
واسطے وہ اوسے چھوڑ کر چلی گئی -

۱۰۰ خالد بن الولید کا مشرکون کو بھگانا اور رسول اللہ کا مکہ مین داخل ہونا اور مشرک عورتون کا آگے آنا -

پھر رسول اللہ نے ابوسفیان اور حکیم کے پیچھے زبیر کو فوج دیکر روانہ کیا کہ وہ مکہ مین مغرب کی طرف سے داخل ہون - اور سعد بن عبادہ سے
کہا کہ وہ بھی کچھ آدمیون کے ساتھ کدی (سخت زمین) کی جانب سے مکہ مین گھسین -
جب سعد کو رسول اللہ نے بھیجا - تو اونہون نے کہا - آج کا دن قتل و خونریزی کا دن ہے
آج کعبہ مین قتل کرنا جائز ہے یہ بات مہاجرین مین سے کسی شخص نے سنی - اور آکر
رسول اللہ کو اسکی خبر دی - آپ نے (قیس بن سعد سے کہا - کہ تو جا کر سعد سے رایت

سے لے - مگر بعض کہتے ہین کہ آپ نے علی بن ابی طالب سے کہا تم جاؤ اور اوس سے
رایت لے لو۔ اور تم اوسے لیکر مکہ مین داخل ہو -

اور نیز رسول اللہ نے خالد بن الولید کو حکم دیا - کہ وہ بہی کچھہ آدمیون کو لیکر مکہ کے
اسفل طرف سے لیط سے مکہ مین جائین خالد کے ساتھہ اس وقت اسلم غفار مزینہ
جہینہ اور اور عرب کے چند قبائل تھے - یہ پہلا ہی دن ہے کہ رسول اللہ نے خالد بن
الولید کو امیر لشکر بنایا ہے -

پہر جب رسول اللہ ذی طوی مقام مین پہونچے - تو وہان اپنی سواری کو کھڑا کیا -
اس وقت رسول اللہ سرخ یمانی چادر کی ایک دہجی سر سے باندہے ہوے تھے
اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس فتح سے آپ کو معزز فرمایا تہا اپنے اللہ تعالیٰ کے روبرو
اپنا سر جہکایا - کہ آپ کی ریش مبارک کے نیچے کا حصہ کجاوہ کے وسط کو لگ گیا -
پہر آپ آگے بڑہے - اور اذاخر کی وادی سے مکہ کے اوپر کی طرف کو چلے - وہان آپکا
کا قبہ نصب کیا گیا -

عکرمہ بن ابی جہل اور صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو نے کچہ لوگ خندمہ مین جمع
کیے تھے - کہ مسلمانون سے لڑین اور اون کے ساتھہ احابیش اور بنی بکر اور بنی الحارث
بن عبد مناۃ بہی شریک تھے - خالد بن الولید نے اونہین جا لیا - اور اون سے لڑائی
ہوئی - مسلمانون سے جابر بن جبیل الفہری اور جیش بن خالد جو اشعری کعبی تہا اور سلمہ
بن المیلا تین آدمی شہید ہوے اور مشرکین مین سے تیرہ آدمی مارے گئے - پہر
مشرکین بہاگ گئے -

عکرمہ کے ساتھہ حماس بن قیس بہی تہا - اور گہر سے چلتے وقت اپنی بی بی سے

کہہ آیا تہا۔ کہ محمد کے اصحاب مین سے کسی کو پکڑ کر تیری خدمت کے لیئے لاتا ہون
جب شکست کہا کر گہر پہونچا۔ تو اوس کی عورت نے از راہ تمسخر اوس سے کہا۔ خادم
کہان ہے۔ تو اوس نے کہا

انکِ لو شاہدتِ یوم الخندمہ ۔۔۔ اِذ فرّ صفوانُ و فرّ عکرمہ

اگر تو خندمہ کی لڑائی مین خود موجود ہوتی۔ جب کہ صفوان بہاگ گیا۔ اور عکرمہ بہی میدان سے چلدیا۔

وابو یزیدٍ قائمٌ کالموتمہ ۔۔۔ واستقبلتہم بالسیوف المسلمہ

اور ابو یزید ایسے کہڑا تہا جیسے کوئی بیوہ کہڑی ہو۔ اور اون کی طرف مسلمان تلوارین لئے چلے آرہے تہے

یقطعن کلّ ساعد وجمجمہ ۔۔۔ ضرباً فلا تسمع الا غمغمہ

اور ہر کسی کے ساعد اور کہوپڑیان کاٹتے جاتے تہے۔ اور ایسی ضربین مارتے تہے۔ کہ تجہے
بجز اون کی ہوہا کے اور کچہہ سنائی بہی نہ دیتا۔

لہم نہیتٌ خلفنا وہمہمہ ۔۔۔ لم تنطقی فی اللوم ادنی کلمہ

اور ہمارے پیچہے اون کے چنگہارنے اور گونجنے کی آوازین آرہی تہین۔ تو اوسوقت مُنہ سے تو ملامت
کا ایک ادنی کلمہ بہی نہین نکالتے۔

ابو یزید سے مراد سہیل بن عمرو سے ہے۔ رسول اللہ صلعم نے اپنے امراء کو یہ حکم
دیدیا تہا۔ کہ جو شخص اون سے لڑے اوسکے سوا دہ کسی کو نہ مارین۔

جب مشرک بہاگ گئے اور مسلمانون نے مکہ مین داخل ہونے کا ارادہ کیا تو مشرک
عورتین نکلین۔ اور گہوڑون کے منہون پر شراب کے چہینٹے مارنے لگین۔ اور اپنے
بال (ماتمیون کے طور پر) بکہیر لئے۔ جب رسول اللہ صلعم نے یہ حال دیکہا تو تبسم فرما کر
ابو بکر سے جو آپ کے برابر برابر چل رہے تہے فرمایا کہ دیکہو یہ کیا کیفیت ہے۔

حسان نے اوس وقت یہ شعر پڑہا۔

يَكَادُ جِيَادُنَا مُسْتَمْطِرَاتٍ	يُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ

ہمارے تیز رفتار گھوڑے پانی ہی پانی ہو گئے ہین۔ کہ جن پر عورتین شراب کے چھینٹے مارتی تہین

۱۰۱ رسول اللہ کا آٹھ مرد اور چار عورتون کے قتل کا حکم دینا اور عکرمہ بن ابی جہل کا اسلام

رسول اللہ نے آٹھ مردون اور چار عورتون کے قتل کا حکم دیا تھا مردون مین سے ایک تو عکرمہ بن ابی جہل تہا۔ جو رسول کی عداوت مین اپنے باپ کے مشابہ تہا۔ اور آپ کی لڑائی پر اوسی طرح مال خرچ کیا کرتا تہا۔ جب رسول اللہ نے مکہ فتح کر لیا تو اوسے اپنی جان کا خوف ہو گیا۔ اِس لئے وہ یمن کو بہاگ گیا۔ لیکن اوسکی بی بی ام حکیم بنت الحارث بن ہشام مسلمان ہو گئی۔ اور رسول اللہ سے عکرمہ کے واسطے امن حاصل کر لی۔ اور اپنے شوہر کی تلاش مین نکلی۔

اِس وقت ام حکیم کے ساتھ اوس کا ایک رومی غلام بہی تہا۔ اوس نے سفر مین اوسے تنہا دیکھ کر کچھ اور ہی مدعا پیش کر دیا۔ مگر ام حکیم نے اوس سے انکار نہ کیا اور اوسے لالچ مین رکہا۔ اور اسی طرح سے عرب کے ایک حی کے پاس پہونچ گئے۔ اور اون سے اوس رومی غلام کے مقابلہ مین استعانت کی اونہون نے اوسے پکڑ کر باندہ لیا۔

پہر عکرمہ اوسے سمندر کے کنارہ پر یمن مل گیا۔ جو جہاز مین سوار ہونے کو ہی تہا۔ اور اوس سے کہا کہ مین ایسے شخص کے پاس سے آرہی ہون۔ جو اوصل الناس اور احلم و اکرم بنی آدم ہے۔ اور اوس نے تجہے امن دیدی ہے۔ اِس لئے وہ لوٹا۔ ام حکیم نے اوسے رومی غلام کی بدمعاشی کا حال بہی سنایا۔ اور عکرمہ نے اوسے مسلمان ہونے سے قبل ہی مار ڈالا۔

پھر جب وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ تو آپ سے وہ خوش ہوا۔ اور مسلمان ہو گیا اور رسول اللہ صلعم سے التجا کی کہ اوسکے لئے وہ اللہ تعالی سے مغفرت چاہین۔ رسول اللہ نے اوسکی عرض کو قبول کیا۔ اور پروردگار سے اوس کی مغفرت کی دعا مانگی۔

۱۰۲ صفوان بن امیہ کا بھاگنا اور عمیر کی سفارش سے قصور کی معافی پر آکر مسلمان ہونا۔

انھین لوگون مین جن کو آپ نے قتل کا حکم دیا تھا تھا ایک صفوان بن امیہ بن خلف بھی تھا جو رسول اللہ صلعم کے نہایت ہی برخلاف تھا وہ بھی اس وقت خوف سے جدہ کو بھاگ گیا تھا۔ مگر عمیر بن وہب الجمحی نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ میری قوم کا سید ہے اور آپ سے ڈر کر بھاگ گیا ہے۔ آپ نے اوسے بھی امن دیدی۔ اور فرمایا کہ اوسے امن دی گئی۔ اور جو عمامہ آپ باندھے ہوے مکہ مین داخل ہوے تھے وہ بھی آپ نے (نشانی کے طور پر) عمیر کو دیا۔ کہ صفوان کو اپنی امن حاصل ہو جانے کا یقین ہو جاے۔

پھر عمیر وہ عمامہ لیکر نکلا۔ اور اوسے جاکر جدہ مین پکڑا۔ اور اوس سے کہا کہ تجھے امن دی گئی۔ اور کہا رسول اللہ بنی آدم مین سب سے زیادہ احلم واوصل ہین۔ اور وہ تیرے ابن عم ہین۔ اونکی عزت تیری عزت اور اون کا شرف تیرا شرف ہے۔ صفوان نے کہا مجھے اون سے اپنی جان کا خوف ہے۔ کہا کچھ خوف نہ کر رسول اللہ کا مزاج اس سے کہین زیادہ حلیم ہے۔

پھر صفوان لوٹ آیا۔ اور رسول اللہ کے پاس آکر عرض کیا۔ کہ یہ شخص کہتا ہے کہ آپ نے مجھے امن دی ہے فرمایا کہ وہ سچ کہتا ہے۔ صفوان نے کہا مجھے دو مہینے کی مہلت دیجیے۔ کہ مین اس مین اپنے اسلام لانے کی نسبت سوچ لون۔ آپ نے

فرمایا دو مہینے نہین بلکہ چار مہینے کی تجھے مہلت ہے - چنانچہ وہ کفر کی حالت مین ہی آپ کے ساتھ رہا - اور حنین او طائف کے واقعات مین موجود تھا پھر مسلمان ہوگیا اور اچھا مسلمان رہا - یہ اُس وقت مرا ہے جس وقت واقعہ جمل کے لیے لوگ بصرہ کی طرف جارہے تھے -

۲۲۰ عثمان کی سفارش سے عبداللہ بن سعد کو رسول اللہ کا امن دینا اور رسول اللہ کا اشارہ سے پرہیز -

انہین لوگون مین سے جن کے قتل کا حکم ہوا تھا عبداللہ بن سعد بن ابی سرح بھی تھا - جو بنی عامر بن لوی مین سے تھا - وہ پہلے مسلمان ہوگیا تھا اور رسول اللہ کے پاس جو وحی آیا کرتی اوسے لکہا کرتا تھا - اور جب لکھتا تھا تو عزیز حکیم کے بجاے علیم حکیم وغیرہ مشابہ الفاظ لکھدیا کرتا تھا - پھر مرتد ہوگیا - اور قریش سے جاکر کہا - کہ مین جس طرح چاہتا تھا محمد کے قرآن مین تصرف کرڈالا کرتا تھا - تمہارا دین اوسکے دین سے بہتر ہے -

جب مکہ فتح ہوگیا تو اوس روز وہ بہاگ کر عثمان بن عفان کے پاس آیا - اون کا رضاعی بھائی تھا - عثمان نے اوسے اوس وقت تک چھپائے رکھا کہ امن چین نہ ہوگیا پھر اوسے رسول اللہ کے پاس لائے - اور امن کی درخواست کی - رسول اللہ صلعم بڑی دیر تک خاموش رہے - پھر اوسے امن دیدی - اور وہ مسلمان ہوگیا - پھر جب وہ لوٹ گیا - تو رسول اللہ صلعم نے اپنے اصحاب سے فرمایا - کہ مین اس لئے چپ ہوگیا تھا کہ تم مین سے کوئی اُٹھکر اوسے مارڈالے - لوگون نے کہا تو آپ نے یہ اشارہ کیون نہ فرمایا آپ نے فرمایا کہ نبیون کا یہ کام نہین ہے کہ اشارون سے کسی کو قتل کرائین - انبیا کی نگاہ خائن نہین ہوا کرتی ہے -

۱۰۴ عبد اللہ بن خطل اور حویرث اور مقیس کا قتل۔

انہین مین ایک عبد اللہ بن خطل تہا۔ یہ بہی پہلے مسلمان ہوگیا تہا۔ اور رسول اللہ صلعم نے اوسے صدقہ لینے کو بہیجا تہا۔ اور اوسکے ساتہہ ایک انصاری اور ایک رومی غلام بہی تہا جو مسلمان ہوگیا تہا۔ رومی اوس کا کہانا پکاتا اور اوسکی خدمت کرتا تہا۔ ایک روز اتفاقاً وہ کہانا پکانا بہول گیا اس پر عبد اللہ نے اوسے مارڈالا۔ اور مرتد ہوگیا اِس عبد اللہ کے پاس دو لونڈیان تہین جو رسول اللہ صلعم کی ہجو مین گیت گایا کرتی تہین اوسے سعید بن حریث المخزومی نے جو عمرو بن حریث کا بہائی تہا اور ابو برزۃ الاسلمی نے مارڈالا۔

انہین مین ایک شخص حویرث بن نقید بن وہب بن عبد بن قصی بہی تہا۔ جو مکہ مین رسول اللہ صلعم کو ایذا دیا کرتا اور ہجو کیا کرتا تہا اور آپ کی شان مین ہجو آمیز شعر کہا کرتا تہا مکہ کی فتح کے وقت یہ بہی گہر سے بہاگ گیا۔ لیکن کہین علی بن ابی طالب کو مل گیا اونہون نے اوس کا کام تمام کر دیا۔

انہین مین مقیس بن صبابہ بہی تہا۔ اسے آپ نے اس لئے قتل کا حکم دیا تہا۔ کہ اوس نے اوس انصاری کو قتل کر دیا تہا جس نے اوس کے بہائی ہشام کو غلطی سے قتل کر دیا تہا۔ اِس کے بعد یہ مقیس مرتد ہوگیا تہا۔ جب مکہ والے بہاگ گئے اور مکہ فتح ہو گیا تو یہ اور اور کچہہ لوگ ایک مکان مین چہپ رہے اور وہان شراب پی۔ نمیلۃ بن عبد اللہ الکلبی کو کہین اسکی خبر ہوگئی۔ اوس نے آکر اوسکے ایک تلوار ماری اور اوسے بالکل قتل کر ڈالا۔

۱۰۵ ابن الزبعری کا قصور معاف کیا جانا

انہین مین ایک عبد اللہ بن الزبعری السہمی بہی تہا۔ جو رسول اللہ کی مکہ مین ہجو کیا کرتا اور آپ کی نسبت برے برے الفاظ کہا کرتا تہا

فتح مکہ کے روز یہ اور ہبیرہ بن ابی وہب المخزومی زوج ام ہانی بنت ابی طالب نجران کو بہاگ گئے - ان مین ہبیرہ تو وہین رہا - اور شرک کی ہی حالت مین مرگیا - مگر یہ ابن الزبعری رسول اللہ صلعم کے پاس لوٹ کر آیا - اور اپنی گستاخیون کا عذر کیا - رسول اللہ نے اوس کا عذر قبول کر لیا پہر اوس نے مسلمان ہو کر یہ شعر کہے

یا رسول الملیک ان لسانی		راتق ما فتقت اذ انا بور

اے مالک الملک کے رسول میری زبان اون باتون کو باندہتا اور جوڑا کرتی تہی جسے آپ توڑا کرتے تہے - اوسوقت کہ مین بدذات اور شریر آدمی تہا - اور

اذ اباری الشیطان فی سنن الغی		و من مال میلہ مثبور

جب کہ مین گمراہی اور ضلالت کی باتون مین شیطان کا مقابلہ کرتا تہا - اور جو شخص کہ اسطرح کا ہو جاے وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے - مگر

آمن اللحم والعظام بربی		ثم نفسی الشہید انت النذیر

اب تو میرا گوشت اور ہڈیان بہی پروردگار پر ایمان لے آئین - اور میرا دل گواہی دیتا ہے - کہ آپ بے شک خداتعالی کے عذاب سے مخلوق خدا کو ڈرانے والے ہین -

یہ اور بہی بہت شعر ہین جن مین اوس نے معذرت کی ہے -

۱۰۶ رسول اللہ کا وحشی قاتل حمزہ کو معاف کرنا -

ان مین سے آٹھوان شخص وحشی بن حرب حمزہ کا قاتل تہا - یہ بہی فتح مکہ کے روز طائف کو بہاگ گیا تہا - پہر جب اس کے گہر کے سب لوگ رسول اللہ کی خدمت مین حاضر ہوے تو یہ بہی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا ہوا آیا - نبی صلعم نے پوچہا کیا وحشی ہے - کہا ہان - آپ نے فرمایا تو نے میرے چچا کو

کیسے قتل کیا تھا - وحشی نے آپ کے روبرو ساری کیفیت بیان کی - رسول اللہ رو پڑے - اور وحشی سے صرف اتنا ہی فرمایا - کہ تو میرے سامنے سے چلا جا - (اللہ اللہ یہی نبوت کی شان ہے ورنہ کون انسان ہے کہ جسکا پیارا چچا کسی کے ہاتھ سے مارا جاے اور وہ اپنے دشمن پر قبضہ حاصل کرکے اوسے معاف کرے) یہی وحشی ہے کہ جس کے سب سے اوّل شراب خواری کی وجہ سے درہ لگائے گئے ہین - اور اسی نے سب سے اوّل شام مین جاکر زعفرانی مصقول کپڑے پہنے ہین -

۱۰۷ حُوَیطب بن عبد العزیٰ کا مسلمان ہونا

حویطب بن عبد العزیٰ بھی بھاگ گیا تھا - اوسے ابوذر نے کسی باغ کے احاطہ مین دیکھہ پایا - اور رسول اللہ صلعم کو اوس کی آکر خبر دی - آپ نے فرمایا - کیا ہم نے بجز اون لوگون کے جن کے قتل کا حکم دیا گیا ہے اور تمام آدمیون کو امن نہین دیدی ہے - ابوذر نے اس بات کی جاکر حویطب کو خبر دی تب وہ نبی صلعم کے پاس آیا اور مسلمان ہو گیا -

کہتے ہین - کہ یہ حویطب ایک مرتبہ مروان بن الحکم کے پاس اوس وقت گیا تھا - کہ جب وہ مدینہ کا حاکم تھا - مروان نے اوس سے اثنائے گفتگو مین کہا - یا شیخ تو مسلمان بہت دیر مین ہوا (جس سے اسلام مین تجھے اپنے درجہ کے لائق عزت نہ ملی) حویطب نے کہا مین نے تو کئی مرتبہ مسلمان ہونے کا ارادہ کیا تھا - مگر تیرا باپ مجھے اوس سے روک لیا کرتا تھا - (اس کہانے سے مروان مین کچھہ عیب نہین لگ سکتا - اوسوقت تو سب ہی اسلام کے برخلاف تھے)

۱۰۸ ہند بنت عتبہ کا اسلام اور اوسکو رسول اللہ کا معاف کرنا اور اوسکو برکت کی دعا دینا -

اب رہین وہ عورتین جن کی نسبت رسول اللہ نے قتل کا حکم دیا تھا اون مین سے ایک

تو ہند بنت عتبہ تھی۔ اسے رسول اللہ نے اوس حرکت کی وجہ سے قتل کا حکم دیا تھا۔ جو اوس نے حمزہ کے ساتھ کی تھی۔ اور یہ رسول اللہ کو مکہ مین ایذا بھی بہت دیا کرتی تھی یہ رسول اللہ کے پاس اور عورتون کے ساتھ چھپ کر آئی۔ اور نہ ظاہر کیا کہ مین ہند ہون۔ اور آکر مسلمان ہوگئی۔ اور اپنے گھر مین جو بت تھے وہ بھی سب توڑ دئے۔ اور کہا کہ تمہارے سبب سے ہمین بہت دہوکا ہوا۔ اور رسول اللہ صلعم کو دو بھیڑ کے بچے ہدیہ مین بھیجے۔ اور عذر کیا کہ میری بکریان بچے بہت کم دیتی ہین۔ رسول اللہ صلعم نے اوسکی بکریون کی نسبت برکت کی دعا دی۔ جس سے وہ بکثرت ہوگئین پھر ہند بکریان لوگون کو دیا کرتی اور کہا کرتی تھی کہ یہ رسول اللہ صلعم کی برکت سے ہے۔ الحمد للہ جس نے ہمین اسلام کی ہدایت دی۔ اور مسلمان کیا

۱۰۹ سارہ اور قریبہ کا قتل اور چوتھی عورت کا اسلام۔

انہین مین دوسری سارہ تھی جو عمرو بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناۃ کی مولاۃ تھی۔ جسے بعض کہتے ہین کہ یہی حاطب بن ابی بلتعہ کا خط لیکر مکہ کو روانہ ہوئی تھی۔ یہ پہلے مسلمان ہوکر رسول اللہ صلعم کے پاس آئی تھی رسول اللہ نے اوسے معاف کر دیا اور رشتہ داری کا حق بھی ادا کیا تھا۔ مگر یہ مکہ کو لوٹ گئی اور وہان جاکر مرتد ہوگئی تھی۔ اس واسطے اسے قتل کا حکم دیا تھا۔ اوسے علی بن ابی طالب نے مار ڈالا۔

باقی دو عورتین عبد اللہ بن خطل کی دو لونڈیان تھین جو رسول اللہ صلعم کی ہجو کے گیت گایا کرتی تھین۔ اسی لئے اونہین قتل کا حکم دیا تھا ایک تو اون مین سے جسکا نام قریبہ تھا قتل کر دی گئی۔ مگر دوسری بھاگ گئی۔ اور بھیس بدل کر رسول اللہ کے پاس آئی اور مسلمان ہوگئی اور حضرت عمر بن الخطاب کی خلافت تک زندہ رہی۔ مگر اوت سے

گھوڑے کے پاؤن سے کہین اوسکے چوٹ لگ گئی اور اوس سے وہ مرگئی -
لیکن بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ حضرت عثمان کے زمانہ خلافت مین موجود تھی - اوسوقت
غلطی سے کسی شخص نے اوس کی پسلی توڑ دی اوس سے وہ مرگئی - اور حضرت عثمان
نے اوسکی دیت ادا کردی -

۱۱۰ رسول اللہ کا جہالت کے رسوم وغیرہ کو باطل کرنا اور بتون کا توڑنا اور مکہ والون کا اطلاق -

غرض جب رسول اللہ صلعم مکہ مین داخل ہوے
تو اوس وقت آپ کے فرق مبارک پر ایک
سیاہ عمامہ تھا - آپ آکر خانہ کعبہ کے دروازہ
پر کھڑے ہوے - اور کہا کہ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ اوسکا وعدہ سچ نکلا - اور اوس نے
اپنے بندہ کی مدد کی - اور کفار کے سرگروہون کو ہزیمت دی -
دیکھو یاد رکھو جس نے اب سے پہلے کسی کا خون کیا ہو یا کوئی موروثی شرافت
پر فخر کرتا ہو یا کسی کو کسی مال پر دعوی وغیرہ ہو وہ سب بیت اللہ کی سدانتہ (اور خدمت)
اور حج کی سقایتہ (اور پانی پلانے) کے سوا مین نے باطل کردیا - اوس کا کوئی
نام نہ لیوے -
پھر فرمایا کہ اے قریش کے لوگو تم جانتے ہو کہ اب مین تمہارے ساتھ کیا کرون گا
قریش بولے آپ ہمارے ساتھ بھلائی کرین گے - آپ ہمارے کریم بھائی اور کریم بھائی
کے بیٹے ہین - فرمایا - اچھا جاؤ تم سب طُلقا اور آزاد ہو - اور سب کو معاف کردیا -
حال آنکہ اللہ تعالی نے آپ کو پورا قابو دیدیا تھا آپ اون کے ساتھ جو چاہتے وہ کرسکتے تھے
اور وہ سب آپ کے قبضہ مین تھے - اِسی واسطے مکہ والون کو اس کے بعد سے
طُلقا کہنے لگے ہین -

پھر آپ نے مکہ کا سات مرتبہ طواف کیا اور اندر گئے - اور اوس مین نماز پڑھی - وہان آپ نے انبیا کی تصویرین اور مورتین دیکھین - رسول اللہ نے حکم دیا اونھین مٹا دیا جائے پھر اون سب کو محو کر دیا گیا - کعبہ مین تین سو ساٹھ ۳۶۰ صنم تھے - اور آپ کے ہاتھہ مین ایک چھڑی تھی - آپ اوس سے بتون کی طرف اشارہ کرتے - اور جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (اور اے پیغمبر لوگون سے کہو کہ بس دین حق آیا اور دین باطل نیست ونابود ہوا - اور دین باطل تو نیست ونابود ہونے ہی والا ہی تھا) پڑھتے تھے اور جس بت کی طرف اشارہ کرتے وہ آپکے سامنے آ کر گر جاتا تھا لیکن بعض لوگ کہتے ہین کہ اشارہ سے نہین گرتا تھا بلکہ آپ نے حکم دیا تھا کہ اونھین گرا دیا جاوے اور اونھین توڑا اور گرا دیا گیا تھا - (اور یہی سچ ہے - اگر اشارہ سے بت گر سکتے تھے تو جب رسول اللہ پہلے مکہ مین تھے تب ہی کیون نہ گرا دئے)

۱۱۱ رسول اللہ کا مردون سے اور نیز عورتون سے حضرت عمر کے ہاتھہ پر بیعت لینا

رسول اللہ صلعم کوہ صفا پر جا کر بیٹھے - کہ لوگون سے بیعت لین - اور حضرت عمر بن الخطاب آپ کے پاس نیچے کو بیٹھے - اور تمام آدمی اسلام کی بیعت کرنے کے واسطے وہان مجتمع ہوے - آپ لوگون سے بیعت لیتے تو فقط اتنا ہی کہلواتے تھے - کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی باتین سنین گے اور اونکی اطاعت کرین گے - اور جہان تک ممکن ہوگا اوس مین کوتاہی نہ کرین گے - یہ بیعت فقط مردون کی تھی لیکن عورتون کی بیعت اس طرح نہین ہوئی - بلکہ جب مردون کی بیعت سے فارغ ہو گئے - تو آپ نے عورتون سے بیعت لی -

جب عورتین آپ سے بیعت کرنے کے لئے آئین تو اون مین قریش کی عورتین

بہی آئین - جن مین جو عورتین بہی تہین ام ہانی بنت ابی طالب ام حبیبہ بنت العاص بن امیہ جو عمرو بن عبدوُدّ العامری کی بی بی تہی اروی بنت ابی العیص عمہ عتاب بن اُسید اور اوس کی بہن عاتکہ بنت ابی العیص جو مطلب بن ابی وداعۃ السہمی کی بی بی تہی اور اوس کی ہان بنت عفان بن ابی العاص ہمشیرہ عثمان جو سعد حلیف بنی مخزوم کی بی بی تہی ہند بنت عتبہ جو ابو سفیان کی بی بی تہی بسیرہ بنت صفوان بن نوفل بن اسد بن عبد العزی ام حکیم بنت الحارث بن ہشام جو عکرمہ بن ابی جہل کی بی بی تہی ریطہ بنت الحجاج جو عمرو بن العاص کی بی بی تہی اور اور بہی بہت عورتین تہین - اون مین ہند اپنے آپ کو چہپائے ہوئے تہی کہ اوس نے حمزہ کے ساتھ بُری حرکت کی تہی - اوسے خوف تہا کہ کہین حمزہ کا مواخذہ اوس سے نہ کیا جائے -

رسول اللہ نے ان عورتون سے فرمایا - کہ تم اس بات کی مجہ سے بیعت کرو - کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرین گے - ہند نے کہا کہ آپ تو ہم سے اون باتون کی بیعت لیتے ہین - جن کی آپ نے مردون سے نہین لی ہے - تاہم ہم اس کی آپ سے بیعت کرتے ہین - آپ نے فرمایا کہ چوری بہی نہ کیا کرو - ہند بولی - کہ کیا ابو سفیان کی کوئی تہوڑی بہت چیز لی اور مین نے لی ہو تو وہ بہی کیا چوری ہے - ابو سفیان بہی اوس وقت وہان موجود تہا - اوس نے کہا جو پہلے لے لی وہ معاف ہے رسول اللہ نے کہا کیا ہند ہے کہا ہان مین ہند ہون آپ مجہے معاف کیجئے اللہ تعالی آپ کو معاف کرے گا - پہر آپ نے فرمایا - کہ تم زنا بہی نہ کرو - بولی کہ کیا کہین حرہ عورتین بہی زنا کیا کرتی ہین - پہر آپ نے فرمایا - کہ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو - ہند بولی - کہ ہم نے تو اپنی اولاد چہٹپن سے پالی تہی - اور جب وہ بڑی ہو گئی تو آپ نے اونہین بدر کے روز

قتل کر دیا - اب وہ جانین اور آپ جانین - اِس سے حضرت عمر ہنس پڑے - پہر آپ نے فرمایا - کہ تم کسی پر بہتان مت لگایا کرو - بولی کہ بہتان لگانا بہت ہی بُری بات ہے آپ جو باتین ہم سے کہتے ہین وہ بہت ہی اچھی اور مکارم اخلاق سے ہین - پہر آپ نے فرمایا - کہ امر معروف مین میری نافرمانی نہ کرنا - ہند بولی کہ ہم اِس مجلس مین آکر بیٹہین اور پہر بہی یہ ارادہ کرین کہ آپ سے نافرمانی کرین - یہ کیونکر ہو سکتا ہے - پہر رسول اللہ نے فرمایا کہ عمر اِن سے بیعت لو - اور رسول اللہ نے اون کے لئے اللہ تعالےٰ سے مغفرت کی دعا مانگی -

رسول اللہ کا یہ قاعدہ تہا کہ کسی عورت کو ہاتہہ نہین لگاتے تہے - صرف انہین عورتون کو چہوتے تہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی تہین - یا اون کی محرم ہوتی تہین -

۱۱۲ بلال کی اذان کے وقت کفار کی حسرت آمیز باتین -

پہر جب ظہر کا وقت آیا - تو آپ نے بلال کو حکم دیا کہ کعبہ پر جا کر اذان دین قریش اس وقت پہاڑون پر تہے اور اونکی حالت یہ ہو رہی تہی کہ کوئی تو امان کے خواستگار تہے اور کوئی ایسے تہے کہ جنہین امن دیدی گئی تہی - جب بلال نے اذان دی اور کہا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو جویریہ بنت ابی جہل نے کہا اللہ نے میرے باپ کے ساتہ بڑا اکرم کیا - جو اوسے بلال کے رینکنے کی آواز کعبہ پر نہ سننا پڑی - مگر بعض لوگ کہتے ہین کہ اوس نے کہا تہا اللہ تعالیٰ نے محمد کا نام بڑا کر دیا - ہم نماز تو بے شک پڑہین گے مگر جس نے ہمارے دوستون کو مارا اوس سے ہمین کچہہ محبت نہین ہے - (یہی کہنا قرین قیاس ہی معلوم ہوتا ہے) ایسے ہی خالد بن اسد عثمان بن اسد کے بہائی نے

کہا میرے باپ کے ساتھہ اللہ تعالی نے بڑا کرم کیا جو آج وہ موجود نہین ہے - حارث بن ہشام نے کہا کیا اچھا ہوتا جو مین آج سے پہلے ہی مرجاتا - اور اسی طرح اور بہی بہت لوگون نے ناگوار باتین کہین -

لیکن پہر یہ لوگ مسلمان ہوگئے - اور اون کا اسلام بہت اچہا رہا - رضی اللہ عنہم

خالد بن الولید کا غزوہ بنی جذیمہ پر

۱۱۳ خالد کا غزوہ جذیمہ پر اور مسلمانون کو قتل کرنا اور رسول اللہ کا مقتولون کو دیت دینا اور خالد اور عبد الرحمن کی تکرار -

اسی سنہ ہجری مین خالد بن الولید کا غزوہ بنی جذیمہ پر ہوا ہے - رسول اللہ صلعم نے فتح مکہ کے بعد مکہ کے گرد و نواح پر چند سریہ بہیجے تہے اور یہ ہدایت کی تہی کہ لوگون کو اسلام کی دعوت کرین - یہ حکم نہین دیا تہا کہ کسی سے لڑین - انہین مین خالد بن الولید کو بہی بہیجا تہا اور صرف داعی کے طور پر بہیجا تہا - مقاتل کے طور پر نہین بہیجا تہا - یہ خالد جا کر چشمہ غمیصا پر اُترے جو جذیمہ بن عامر بن عبد مناۃ بن کنانہ کا ایک چشمہ تہا -

جاہلیت کے زمانہ مین عوف بن عبد عوف عبد الرحمن بن عوف کا باپ اور فاکہ بن المغیرہ عم خالد یمن سے آتے تہے راستہ مین جذیمہ پر ہو کر اون کا گزر ہوا - جذیمہ نے اونہین مار ڈالا - اور جو کچہہ مال و اسباب تہا وہ سب چہین لیا - جب خالد اِس چشمہ پر پہونچے تو بنی جذیمہ نے ہتیار اُٹہاے (یہ لوگ مسلمان ہو گئے تہے اِس لئے) خالد نے کہا ہتیار رکھہ دو - کیونکہ سب لوگون نے اطاعت اختیار کرلی ہے لیکن جب اونہون نے ہتیار رکہہ دئے - تو خالد نے حکم دیکر اون کی مشکین بندہوا لین

اور پہر تلوار سے اون کی خبر لی-

جب یہ خبر نبی صلعم کو پہونچی - تو آپ نے اپنے دونون ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور کہا اے اللہ جو حرکت خالد نے کی مین اوس سے بری ہون - پہر علی کو کچھہ مال دیکر جذیمہ کے پاس بہیجا - اور حکم دیا کہ جاکر اون کو راضی کرین - انہون نے جاکر اونکے مقتولون کی دیتین دین اور جو مال غارت ہوگیا تہا اوس کی بہی تلافی کی - یہانتک کہ کتون کے کہانے کے برتن بہی اون کے دلا دیے - پہر جو مال حضرت علی کے پاس باقی بچ گیا - اگرچہ اونہون نے کہہ دیا تہا کہ اب ہمارے تمام مال اور خونون کا بدلا ہوگیا تاہم علی نے وہ باقی مال بہی انہین کو دیدیا - پہر رسول اللہ کے پاس چلے آئے اور آپ سے سب حال عرض کردیا - آپ نے فرمایا کہ تم نے بہت ہی اچھا کیا -

کہتے ہین کہ خالد نے اس قتل کی نسبت عذر بہی کیا تہا اور کہا تہا کہ مجھہ سے عبد اللہ بن حذافۃ السہمی نے کہا تہا کہ رسول اللہ صلعم نے ایسا ہی حکم دیا ہے - اور عبد الرحمن بن عوف اور خالد سے اس باب مین بہت کچھہ گفتگو ہوئی تہی - عبد الرحمن نے کہا خالد تم نے یہ کام اسلام کے زمانہ مین جاہلیت کے زمانہ کا سا کیا ہے - اونہون نے کہا نہین مین نے تمہارے باپ کا انتقام لیا ہے - عبد الرحمن نے کہا تم جہوٹ کہتے ہو - مین نے خود اپنے باپ کے قاتل کو قتل کردیا ہے - لیکن یہ تم نے اپنے چچا فاکہ کا انتقام لیا ہے - اس گفتگو مین اون مین فساد کی نوبت پہونچ گئی لیکن اسی مین اس حال کی خبر رسول اللہ کو ہوئی تو آپ نے خالد سے کہا میرے اصحاب سے تم کچہہ مت کہو - واللہ اگر کوہ احد سونا ہوجاے اور تم فی سبیل اللہ اوسے خرچ کردو تو اون کے ایک فجر کے یا ایک شام کے ثواب کے برابر ثواب حاصل نہین کرسکتے -

(یہ روایت ابن الاثیر نے پوری نہین لکھی)

۱۴ ابن علقمۃ الکنانی اور حبیشہ کا عشق اور مسلمانون کے ہاتھہ سے ابن علقمہ کا مارا جانا۔

عبد اللہ بن ابی حدرد الاسلمی کہتا ہے۔ کہ مین بھی اوسوقت خالد کے لشکر مین تھا۔ کچھہ نوجوان عورتون کی سواریان اور رکوے جارہے تھے خالد نے کہا۔ کہ انہین چلکر پکڑو۔ عبد اللہ کہتا ہے کہ ہم اون کے پیچھے نکلے۔ اور چلکر اونہین جالیا۔ جبھی ہم قریب پہونچے ہین کہ ایک نوجوان لڑکا راستہ مین آگیا اور جب ہم اوس کے پاس گئے تو ہم سے لڑنے اور یہ کہنے لگا ؎

اَرْخَیْنَ اَطْرَافَ الذُّیُوْلِ وَارْتَعَنْ	مَشْیَ حُیَیَّاتٍ کَاَنْ لَمْ تُفْزَعَن

اونہون نے دامنون کے کنارہ اوٹھائے اور ایسی چلنے پہرنے لگین کہ جیسے سپولئے پہرتے ہون اور وہ بالکل گھبرائی ہی نہین ہین۔

اِنْ تُمْنَعِ الْیَوْمَ النِّسَاءُ تُمْنَعَنْ
اگر آج عورتون کی حفاظت وحمایت کیجائیگی تووہ محفوظ رہینگی

پہر ہم بہی اوس سے بہت دیر تک لڑے۔ اور اوسے قتل کرڈالا۔ اور پہر آگے بڑہکر سوارون تک پہونچ گئے۔ کہ اسی مین ایک اور لڑکا نکلا۔ جو بالکل پہلے ہی لڑکے کے مشابہ تہا۔ وہ بہی ہم سے لڑنے اور کہنے لگا ؎

اُقْسِمُ مَا اِنْ خَادِرٌ ذُوْ لِبْدَہٖ	یَرُوْمُ بَیْنَ اَثْلَۃٍ وَوَھْدَہٖ

مین قسم کہاکر کہتا ہون۔ کہ کوئی بڑی ایال والا شیر بہی جو اثلہ اور وہدہ کے درمیان شکار کی تلاش مین پہرتا ہے

یَفْرِسُ شُبَّانَ الرِّجَالِ وَحْدَہٗ	بَاَصْدَقَ الْغَدَاۃَ مِنِّیْ نَجْدَہٗ

اور تن تنہا جوان مردون کو پہاڑ ڈالتا ہو صبح ہی صبح مجہہ سے دلاوری اور فنون جنگ مین بڑہکر نہین ہے

پھر ہم بھی اوس سے لڑے اور اوسے بھی مار ڈالا - اور جاکر سواریون کو پکڑ لیا - اور اون کو لے لیا -

دیکھتے کیا ہین کہ اون مین ہی ایک خوبصورت لڑکا ہے جس کے چہرہ پر بیمارون کی طرح زردی کے آثار دکھائی دیتے ہین - اوسے ہم نے رسّی سے باندہ لیا - اور آگے کیا کہ مار ڈالین - اوس نے کہا اگر ذرا توقف کرو تو مین تمہین ایک بات بتاتا ہون - ہم نے کہا بتا کیا ہے - کہا یہان اِس وادی کے نیچے مجھے لے چلو وہان بہی عورتون کی کچھ سواریان جا رہی ہین - وہان تم مجھے مار ڈالنا - ہم نے کہا اچھا

پھر جب ہم اون عورتون کے پاس پہونچے - اور ایسے قریب ہو گئے کہ وہان تک آواز پہونچ سکے - تو اوس لڑکے نے چلا کر کہا کہ اَسلِمی حُبیش - فقد فقد العیش (حبیش تو تو سلامت رہ - اگرچہ ہمارا عیش جاتا رہا) یہ سُنکر ایک گوری حسین لڑکی اوس کی طرف آئی اور کہا - وانت فاَسلم علی کثرۃ الاعداءِ و شدۃ البلاءِ (اور تو بھی سلامت رہ - اگرچہ دشمن کثرت سے ہین اور بلا مین شدت سے نازل ہو رہی ہین) پھر اوس لڑکے نے کہا - سلام علیکِ دھراً وان بقیتُ عصراً (تجھ پر سلام ہمیشہ ہمیشہ ہو - اگرچہ مین تھوڑے ہی عرصہ تک زندہ رہا) اوس لڑکی نے جواب دیا وانت سلام علیک عشراً و شفعاً تترٰی و ثلاثاً وترا - پھر اوس جوان نے یہ شعر پڑہے

وانْ یَقتلونی یا حبیش فلم یدع		ھوالکِ لھم منّی سوی غلۃ الصدر

اے حبیش اگر وہ لوگ مجھے مار ڈالین گے تو کیا لین گے - تیرے عشق نے تو میرے پاس بجز سوزش سینہ کے اونکے لئے اور کچھ چھوڑا ہی نہین ہے -

فانتِ الّتی اَخلیت لحمی من دمے		وعظمی واسبلت الدموع علی نحری

اور تو ہی ہے کہ جس نے میرے گوشت اور ہڈیون کو خون سے خالی کر دیا ہے - اور میرے سینہ پر آنسو بہائے ہین -

اس پر اوس لڑکی نے یہ اشعار اوسے سنائے ؎

ونحن بکینا من فراقک مرّۃً	واُخریٰ وواسیناک فی العسر والیسر

ہم تیرے فراق مین بار بار رویا کیے اور تنگی اور خوشحالی ہر صورت مین تیری غمخواری کی -

وانت فلم تبعُد فنِعمَ فتی الھوی	جمیلُ العفافِ والمودّۃ فی ستر

اور تو بھی پیچھے نہین ہٹا - اور بہت ہی اچھا عشق باز جوان ہے - اور پارسائی اور دوستی مین چھپے مین (اور کھلے مین سے ہر طرح) نیک ہے

پھر اوس جوان نے یہ شعر اوس سے کہے ؎

رأیتک ان طالبتکم فوجدتکم	بحلیۃ او الفیتکم بالخوانق

مین نے تجھے دیکھا ہے - کہ جب کبھی مین تمہین ڈھونڈھا اور تلاش کیا کرتا ہون تو مین تمہین حلیہ مین پاتا ہون یا کبھی کبھی خوانق مین پایا کرتا ہون (جو دو تون مقامات کے نام ہین)

الم یک حقًّا ان ینوّل عاشق	تکلّف ادلاج السُّرٰی فی الودائق

کیا یہ بات حق نہین ہے - کہ کسی عاشق کو اوسکے رات کے وقت گرمی مین آنے اور ایسی بڑی تکلیف کرنے کی مزدوری دیجائے -

فلا ذنب لی قد قلتُ اذ نحن جیرۃٌ	اثیبی بودٍّ قبل احدی الصّفائق

میرا تو کچھ گناہ نہین ہے - مین نے تو کہہ دیا تھا - جب کہ تم ہم پڑوسی تھے - کہ ودا و دوستی کا بدلہ دیدے - قبل اس کے کہ جانبین مین سے کسی کی طرف سے صفقہ رخصت بجایا جائے -

اثیبی بودٍّ قبل ان تشحط النّوی	وینأی امرٌ بالحبیب المفارق

مودت کا بدلہ دیدے قبل اس سے کہ فراق امیدون کو قطع کرے۔ اور حبیب مفارق کو کسی وجہ سے کہین دور کو لیجاے۔

پہر اونہون نے اوسکو آگے کیا اور گردن مار دی۔

یہ شعر عبد اللہ بن علقمہ الکنانی کے ہین جو جذیمہ مین سے تہا۔ اور حبیشہ بنت حبیش الکنانی کی نسبت اوس نے کہے ہین یہ عبد اللہ ایک مرتبہ اپنی مان کے ساتہہ اپنے ایک ہمسایہ کے یہان گیا تہا اوس وقت یہ لڑکا حد بلوغ کے قریب پہونچ گیا تہا اوس پڑوسن کی ایک بیٹی حبیشہ بنت حبیش نام تہی۔ جب عبد اللہ نے اوسے دیکہا تو اوس پر فریفتہ ہو گیا اور اوسے حبیشہ کی لو لگ گئی۔ مان تو وہین پڑوسن کے ہی یہان رہی عبد اللہ اپنے گہر لوٹ آیا۔ پہر دو روز کے بعد اپنی مان کو وہان سے لینے گیا۔ دیکہتا کیا ہے کہ حبیشہ تو خوب فوق البہڑک بباس پہنے ہوے ہے۔ اوسکے حی مین کوئی تقریب تہی اس لئے اوسنے بناؤ سنگہار کیا تہا۔ اس سے اور بہی عبد اللہ کو اوس کی رغبت ہوئی۔ مان اوس کے گہر کو آئی اور وہ بہی اوس کے ساتہہ آیا۔ اور یہ کہنے لگا۔

وما ادری بلی انی لا دری		اصوب القطر احسن ام حبیش

مین نہین جانتا تہا کہ مینہ کا برسنا جس سے دنیا سرسبز ہوتی ہے بہتر ہے یا حبیشہ۔ ہان ہان مین جانتا تو ہون۔

حبیشۃ والذی خلق البرایا		وما ان عندنا للصب عیش

قسم ہے اوسکی کہ جس نے مخلوق کو پیدا کیا حبیشہ بہتر ہے۔ اور اسی وجہ سے ہمارے نزدیک عشق کے ہوتے پہر عیش نہین ہو سکتا۔

یہ اوس کی ماں نے سُنا تو اوس سے تغافل کیا - پھر عبداللہ نے کسی ٹیلہ پر ایک ہرن دیکھی تو کہنے لگا -

یا اُمّنا خبّرینی غیر کاذبۃٍ		وما یرید سؤل الحق بالکذبِ

اے اماں جان مجھے بتادے اور جھوٹ نہ بول - کیونکہ جو شخص حق بات کا سوال کرے اوس کا جھوٹ سے کچھ مطلب نہیں ہوتا ہے -

اتلک احسن ام ظبی برابیۃٍ		لا بل جبیشۃ فی عینی وفی ارب

کہ یہ جبیشہ احسن ہے - یا وہ ہرن جو کسی بلند زمین مین ہو - نہین نہین میری نظر مین اور نیز میری سمجھ مین تو جبیشہ ہی بہتر ہے -

اِس پر اوس کی ماں نے اوسے زجر کیا - اور کہنے لگی تو دیکھ اور یہ باتین دیکھ تیرے لئے تو مین نے تیرے چچا کی بیٹی تجویز کی ہے وہ اِن عورتون مین سب سے زیادہ جمیل و حسین ہے - اور عمیر کی بی بی کے پاس آکر اوس سے یہ سب حال بیان کیا - اور کہا کہ تو اپنی بیٹی کا بناؤ سنگھار کر اوس نے بیٹی کو دلہن بنایا - اور اوس لڑکی کو لاکر ماں نے بیٹے کے حوالہ کیا - مگر دولہ دلہن کا رخ نہ ملا - دولہا اپنے راستہ اور دلہن اپنے راستہ ہی - ماں نے بیٹے سے کہا اب کون اچھا ہے یہ دلہن اچھی ہے یا جبیشہ اچھی ہے - عبداللہ نے کہا ؏

اذا غیبت عنی جبیشہ مرۃً		من الدھر لا املک عزاءً ولا صبرا

جب کبھی ایک بار بھی جبیشہ میری نظر سے غائب ہوجاتی ہے تو صبر و شکیبائی مجھ سے بالکل مفقود ہوجاتی ہے -

کان الحشا حرّ السعیر تحتہ		وقود الغضی والقلب مضطرم الجمرا

اور یہ حالت ہوجاتی ہے۔ کہ گویا پیٹ مین آگ بھڑک رہی ہے۔ کہ جکے نیچے غضی (آگ کے درخت) کا ایندہن پڑا ہووے اور دل اخگر کی طرح سرخ انگارہ ہو رہا ہے۔

پہر عبد اللہ اپنی معشوقہ سے مراسلت کرنے لگا اور وہ بہی اوسے پیغام سلام بہیجنے لگی جس سے وہ دونون ایک دوسرے کے عاشق ہوگئے۔ اور اوس نے اپنی معشوقہ کی نسبت بہت شعر کہے۔ چنانچہ اون مین سے یہ بہی ہین۔

جُبَیْشَةُ جَدِّی ذَا وَجَدُّكِ جَامِعٌ	بِسَتْلِمُكُمْ سَمْلِي وَاَهْلُكُمُ اَهْلِي

اے جبیشہ یہ میر النصیب اور تیر النصیب دونون ملے ہوے ہین اور تمہارا گروہ میرا گروہ اور تمہارے اہل میرے اہل ہین۔

وَهَلْ اَنَا مُلْتَفٌّ بِثَوْبِكِ مَرَّةً	بِصَحْرَاءَ بَيْنَ الْاُلَبْتَيْنِ اِلَى النَّخْلِ

کیا اچہا ہو جو البتین اور نخل مقامات کے صحرا کے درمیان مین تیرے کپڑون مین ایک بار لپٹ کر سوون

جب عاشق معشوق کے گہر والون نے یہ حال سنا تو جبیشہ کو اوس کے گہر والون نے پردہ مین کردیا۔ اس سے اوسکی محبت اور بہی زیادہ ہوئی۔ آخر جبیشہ کے گہر والون نے ایک تجویز سوچی کہ جس سے یہ دونون الگ ہوجائین اور جبیشہ سے کہا۔ کہ تو عبد اللہ سے بستی کے اطراف مین کہین جا کر مل۔ جب وہ تیرے پاس آئے تو تو اوس سے یہ کہدے۔ کہ اگرچہ تو مجہے بہت چاہتا ہے۔ مگر میرے لئے دنیا مین تیرے برابر میرا کوئی دشمن نہین ہے۔ اور یہ ایسے مواقع اور وقت پر کہہ کہ ہم لوگ قریب ہون اور تیری زبان سے یہ کلمے کہتے ہوے سن لین۔ جبیشہ نے کہا اچہا۔ اور وہ لوگ کہین قریب ہی چہپ کر بیٹھ گئے۔ عبد اللہ بہی اپنے موعد پر اوسکے پاس آیا۔ اور جب اوسکے قریب پہنچا تو جبیشہ کی آنکہون مین آنسو بہر آئے۔ اور اپنے گہر والون کی طرف

اوس سے رخ کیا - وہ وہان بیٹھے ہوے تھے جب عبد اللہ نے جانا کہ وہ لوگ قریب مین بیٹھے ہین اور حقیقت حال معلوم ہوگئی تو کہنے لگا ؎

فان قلت ما قالوا لقد ذدتنی جوی	علی انہ لم یبق ستر ولا ستر

اگر تو نے وہ بات کہدی جو اوہون نے بتائی ہے تو تو نے مجہہ پر اور ظلم ڈہادیگی - حالانکہ جو بات میرے اور تیرے درمیان ہے وہ کچہہ چہپی اور بہید کی نہین ہے اوسے سب جانتے ہین -

وما انس ملا شیاء لا انس دمعہا	ونظرتہا حتی یغیبنی القبر

اور اگرچہ مین تمام چیزون کو بہول جاؤن تو بہول جاؤن مگر اوسکی دوستی اور اوسکی نظر کرنے کو اوس وقت تک نہین بہولونگا کہ مین قبر مین جاکر نہ چہپ جاؤن -

اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے خالد بن الولید کو اوس طرف روانہ کیا - پہر وہ واقعہ گزرا جس کا ہم نے اوپر ذکر کر دیا -

۱۵ رسول اللہ کا نکاح اور مفارقت ملیکہ بنت داؤد سے -

اسی سنہ مین نبی صلعم نے ملیکہ لیثیہ بنت داؤد سے نکاح کیا جسکا باپ فتح مکہ کے روز مارا گیا تہا - اس پر نبی صلعم کی کسی بی بی نے ملیکہ سے کہا کہ تجہے شرم نہین آتی جس شخص نے تیرے باپکو قتل کیا ہے تو نے اوسی سے نکاح کیا ہے - ملیکہ کو کچہہ خیال آیا - اور نبی صلعم سے جدائی کی درخواست کی رسول اللہ نے اوسے جدا کر دیا -

۱۶ خالد کا عُزّی کو اور عمرو بن العاص کا سُواع کو اور سعد کا منات کو توڑ ڈالنا -

اسی سنہ مین خالد بن الولید نے بطن نخلہ مین جاکر عزی بت کو رمضان کی پچیسوین تاریخ توڑ ڈالا اس بتخانہ کی تمام قریش اور کنانہ اور کل مضر تعظیم کرتے تہے - اور اوس کی خدمت بنی شیبان بن سلیم حلفا بنی ہاشم کے ہاتہہ مین تہی - جب اس بت کے والی نے سُنا

کہ خالد بن الولید اوس کی طرف روانہ ہوئے ہین تو اونہی تلوار لا کر اوس بت پر لٹکا دی - اور کہا ؎

ایا عزُّ شُدّی شدّۃً لا سویٰ لہا		علیٰ خالدٍ اَلقی القناع و شمّری

اے عزی تو ایسے زور سے خالد پر حملہ کر کہ او سکے سوا اور اوس سے بڑھ کر حملہ ہو ہی نہ سکے - اور اپنے برقع کو ڈال اور دامن کو اٹھا کر اچھی طرح مستعد ہو جا -

جب خالد اوس بت کے پاس گئے - تو اوس کا سادن (خادم) کہنے لگا - کہ اے عزی تو کچھہ اپنا غصہ نکال - یہ کہتے ہی اوس مین سے ایک کالی حبشی عورت نکلی جو بالکل برہنہ تھی اور بال گھونگروالے تھے - خالد نے اوسے قتل کر دیا - اور بت کو توڑ ڈالا اور بتخانہ کو بھی گرا دیا - پھر نبی صلعم کے پاس لوٹ آئے - اور آپ کو اوس کا سارا حال سنا دیا - آپ نے فرمایا کہ اب آیندہ اس عزی کی دنیا مین کبھی پرستش نہوگی -

اسی سنہ مین عمرو بن العاص نے سواع کو توڑ ڈالا - یہ بت ہذیل کا تھا - اور رہاط مقام مین بنا تھا - جب اونہون نے بت کو توڑ ڈالا - تو اوس کا سادن مسلمان ہو گیا - اس بت کے خزانہ مین کچھہ مال نہین ملا -

اسی سنہ مین سعد بن زید الاشہلی نے مُشَلَّل مین جا کر مناۃ بت کو بھی توڑ ڈالا -

غزوہ ہوازن حنین مین

> ۱۷ ہوازن کا خوف رسول اللہ سے اور اون کا ارادہ رسول اللہ پر حملہ کرنے کا اور درید کی رائے مگر مالک کا اوسے نہ ماننا -

یہ غزوہ شوال مین ہوا ہے - اور اوس کا سبب یہ ہوا تھا - کہ جب ہوازن نے سنا کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ کو مکہ پر فتح دیدی تو مالک بن عوف نصری نے جو بنی نصر بن معاویہ بن بکر سے تھا ہوازن کو اکٹھا کیا - اونہین یہ خوف

ہو رہا تھا - کہ مکہ کی فتح کے بعد رسول اللہ صلعم اون پر غزا کرین گے - اور کہتے تھے کہ اب محمدؐ کو ہم پر چڑہائی کرنے کے لیئے کوئی مانع و مزاحم نہین رہا ہے - اس لیئے اون کی چڑہائی سے پہلے ہی بہتر ہے کہ ہم ہی محمد پر چڑہائی کرین اسی واسطے ثقیف بھی مالک کے پاس جمع ہو گئے - ثقیف کے سردار قارب بن الاسود بن مسعود سید الاحلاف اور ذوالخمار سبیع بن الحارث اور اوس کا بھائی احمر بن الحارث سید بنی مالک تھے - اِن کے ساتھ قیس عیلان مین سے بجز نصر جشم سعد بن بکر اور کچھہ بنی ہلال کے آدمیون کے اور کوئی نہین آیا تھا - اور نہ اِن کے ساتھہ بنی کعب اور کلاب تھے -

جشم مین درید بن الصمہ ایک بوڑہا شیخ بھی تھا - جس مین بجز اس کے اور کچھہ حالت باقی نہین رہی تہی کہ اوس کی راے بھی تیمناً لی جاے - یہ شیخ بڑا آزمودہ کار تھا -

جب مالک بن عوف نے پورا ارادہ کر لیا کہ رسول اللہ صلعم کی طرف روانہ ہو - تو اوس نے اپنے آدمیون کے اموال اور عورتین بھی ساتھہ لے لین - پھر جب یہ لوگ اوطاس کے مقام مین آئے - تو سب لوگ وہان ایک جگہہ فراہم ہوے - اون مین درید بن الصمہ بھی تھا - درید نے جو آنکھون سے اندہا تھا اپنے ہمراہیون سے پوچھا کہ اب تم کس وادی مین ہو - اونہون نے کہا کہ وادی اوطاس مین ہین - کہا ہان یہ اچھی جگہہ ہے - گھوڑون کے دوڑانے کے لیئے سنگستانی ناہموار زمین اور نرم ملایم ہموار زمین سب طرح کی یہان موجود ہے - مگر یہ تو بتاؤ یہ اونٹون کا بلبلانا گدہون کا رینکنا بکریون کا چلانا اور بچون کا رونا چہ معنی دارد - کہا یہ اس وجہ سے ہے کہ مالک اِن لوگون کو لیکر (محمدؐ کی لڑائی کو) جاتا ہے - درید نے مالک سے کہا - مالک یہ آج ہی کا دن فقط نہین ہے اِس کے بعد بہت دن اور بھی زندہ رہنا ہے - یہ تو نے ایسا کیون

کیا ہے۔ (جو اموال اور عورتون کو لڑائی مین ساتھہ لیا ہے) مالک نے کہا مین نے
اِس لیے ساتھہ لیا ہے۔ کہ جب کسی کے ساتھہ اوس کا مال و اسباب اور بال بچے
ہوتے ہین تو وہ اپنے مال اور بال بچون کی خاطر لڑائی لڑتا ہے اور بہاگتا نہین ہے۔
وریدنے کہا اے بکریون کے چروا ہے تجھے کچھہ عقل ہی ہے کہ نہین۔ جب کوئی
بہاگنے والا بہاگنے پر آتا ہے تو بہلا اوسے بہی کوئی چیز روکتی ہے وہ کب اپنے
ننگ و ناموس کا پاس کرتا ہے۔ وہ سب کو چہوڑکر بہاگ جاتا ہے۔ اگر تجھے دشمن
پر غلبہ ہوگا تو تجھے اوس موقع پر صرف مردون کی تلوار اور نیزہ ہی کام دین گے۔ اور اگر
معاملہ دگرگون ہوا۔ تو تیرے ساتھہ جو عورتین اور بچے اور مال و اسباب ہے سب تیرے
لیے فضیحت کا باعث ہون گے۔ پہر پوچہا کہ کعب اور کلاب کہان ہین۔ لوگون نے
کہا وہ تو نہین آئے۔ وریدنے کہا تو بس اقبال اور کوشش سب بیکار ہین۔ اگر
تمہارا بول بالا ہوا ہوتا اور علو و رفعت تمہارے نصیب ہوتی تو کعب اور کلاب
دونون یہان موجود ہوتے۔ مین تو یہ پسند کرتا ہون کہ جو کام کعب اور کلاب نے کیا ہے
یہی تم بہی کرو۔ پہر کہا مالک تو اپنے ساتھہ والون کو اونکے ملک کے بلند مقامات مین
لیجا۔ اور (بال بچون وغیرہ کو وہان متحصن مقامات مین چہوڑدے) سپاہیون
کو گہوڑون کی پیٹیون پر سوار کرا اور دشمنون پر جا پڑ اگر اوس وقت تیری فتح ہوئی تو جو
تیرے لوگ پیچہے ہونگے وہ بہی تجھہ سے آملین گے اور اگر شکست ہوئی تو تیرا
مال و اسباب اور تیرے بال بچے امن مین رہین گے (ان نصیحتون کو جب مالک
کے ساتہیون نے سُنا تو ورید کی باتون کو پسند کیا۔ اور مالک سے کہا کہ تو ورید کی
نصیحت پر عمل کر۔ ورنہ ہم تیرا ساتھہ نہ دین گے) مالک نے کہا واللہ مین تو اوس کی

راے پر ہرگز عمل نہ کرون گا - ورید تو تو سٹھیا گیا اور تیری معلومات پرانی ہوگئی ہین اے ہوازن یا تو تم میری بات کو مانو - نہین تو یہ تلوار مین اپنے پیٹ مین گہسیڑ کر مرجاؤن گا - اوسے یہ بڑا معلوم ہوا کہ ورید کا بہی اس معاملہ مین کچھہ ذکر ہو - اور اوسکی راے پر عمل کرنے سے اوسکی نیک نامی کی شہرت ہو - (جب لوگون نے دیکھا کہ ورید تو اتنا بوڑھا ہے کہ سرداری اور سپہ سالاری کے لائق نہین - اور مالک اپنی راے کے خلاف مانتا نہین لاچار مالک کی اطاعت منظور کی - اسواسطے) ورید نے کہا مین آج اس موقع پر حاضر نہین ہوا اور نہ غائب ہی رہا -

۱۱۸ مالک کے جاسون کا اوسے مسلمانون کی لڑائی سے منع کرنا -

پھر مالک نے اپنے آدمیون سے کہا - لوگو - جب تم دشمنون کو دیکھو تو تلوارون کی میان توڑ ڈالنا اور یکبارگی اون پر حملہ کردینا - اور مالک نے اپنے جاسوس بھیجے - کہ وہ اوسے مسلمانون کی خبر لاکردین - وہ آئے اور پھر اوسکے پاس لوٹ کر گئے - اُس وقت اونکے ہوش پراگندہ اور وہ ترسان ولرزان ہورہے تھے مالک نے پوچھا کہ یہ تمہارا کیا حال ہے - وہ بولے کہ ہم نے سپید پوش لوگ ابلق گھوڑون پر سوار دیکھے ہین - اگر ہماری فوج اونکے مقابل ہوگی تو اوسکا وہی حال ہوگا جو ہمارا دیکھہ رہا ہے - مگر اس پر بھی مالک نے نہ مانا بلکہ لڑائی پر اوسکی راے جمی رہی -

۱۱۹ رسول اللہ کا ارادہ ہوازن پر جانے کا اور صفوان سے ہتیار لینا اور فوج کی کثرت اور اوس سے غرور -

جب رسول اللہ صلعم کو معلوم ہوا - کہ ہوازن کا ہم سے لڑنے کا ارادہ ہے تو آپ نے بھی اوسکی طرف جانے کا ارادہ کیا -

اس وقت آپ نے سُنا کہ صفوان بن امیہ کے پاس کچھہ زرہین اور ہتیار رہین -

رسول اللہ نے اوسکے پاس آدمی بہیجکر درخواست کی - کہ کچھ ہتیار ہم کو دو ہم دشمنون سے
لڑنے جاتے ہین - اِس وقت تک صفوان مشرک ہی تہا - صفوان نے جواب
دیا کہ تم کیا زبردستی سے لیتے ہو - رسول اللہ نے فرمایا نہین بلکہ عاریت لیتے ہین -
اور اوسکے واپس کرنے کے ضامن ہوتے ہین - ضرور ہم وہ سب تجہے واپس
کردینگے - تو صفوان نے کہا اِس کا کچھ مضائقہ نہین پہر صفوان نے سو زرہین اور اوسکے
ساتہہ کے ہتیار بہی رسول اللہ کو دیے -

پہر نبی صلعم روانہ ہوے - اِس وقت آپ کے ساتہہ دوہزار وہ مسلمان تہے جو
اِس وقت بعد فتح مکہ کے مسلمان ہوے تہے اور دس ہزار اپنے پہلے اصحاب تہے سب بارہ ہزار آدمی تہے
جب رسول اللہ صلعم نے اپنے ہمراہیون کی کثرت دیکہی تو کہا - کہ قلت فوج کے باعث
تو آج ہم مغلوب نہ ہون گے - چنانچہ یہی بات اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول مین بیان کی
ہے لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ
فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا ۝ وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ (اللہ
بہت جگہون مین تمہاری مدد کرچکا ہے - خصوصاً حنین کے دن - جب کہ تمہاری کثرت نے تمہین
مغرور کردیا تہا - تو وہ کثرت تمہاری کچھ کام نہ آئی اور اتنی بڑی زمین باوجود فراخی تم پر تنگ ہوگئی -
پہر تم پیٹہہ پہیر کر بہاگ نکلے) اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بات ایک اور شخص نے
کہی تہی جو بنی بکر مین سے تہا -

اِس وقت رسول اللہ نے مکہ پر عتاب بن اسید کو والی مقرر کیا تہا -

جابر کہتا ہے کہ جب ہم حنین کی وادی مین پہونچے اور وہان اُترنے لگے تو دیکہا کہ وہ تو ایک بڑا	۱۲۰ مسلمانون کا وادی حنین مین جانا اور ہوازن کا کمین سے نکلکر مسلمانونکو تتر بتر کردینا -

گہرا وادی ہے۔ اوس وقت جب ہم اوس مین گہسے ہین تو اوس وقت صبح کی تاریکی تہی۔ دشمن ہم سے پہلے ہی وہان جا پہونچے تہے۔ اور اوس کی گہاٹیون اور تنگ گزرگاہون مین چہپ رہے تہے۔ اور بالکل تیار بیٹہے تہے۔ ہم اوسمین بے دہڑک اتر رہے تہے کہ یکایک دشمن کمین سے نکل پڑے۔ اور ہم پر یکبارگی حملہ کر دیا۔ ہمارے جتنے آدمی تہے سب بہاگ نکلے۔ کسی نے کسی کا کچہہ بہی خیال نہ کیا۔

رسول اللہ صلعم دہنی جانب چلے گئے۔ اور پہر تین مرتبہ بآواز بلند فرمایا۔ ادہر آؤ مین رسول اللہ ہون مین محمد بن عبداللہ یہان موجود ہون۔ پہر اونٹ ایک دوسرے پر چڑہتے گرتے پڑتے چلے گئے۔ مگر پہر بہی نبی صلعم کے پاس کچہہ مہاجرین اور انصار اور اہل بیت باقی رہ گئے تہے۔ ان مین ابوبکر عمر علی عباس اور اون کا بیٹا فضل ابوسفیان بن الحارث ربیعہ بن الحارث ایمن بن ام ایمن اور اسامہ بن زید بہی تہے۔

جابر کہتا ہے۔ مین نے دیکہا ہوازن کا ایک شخص اوس وقت ایک سرخ اونٹ پر سوار ہے۔ اور ہاتہہ مین ایک سیاہ رایت لئے لوگون کے آگے چلا آتا ہے۔ اور جب کسی آدمی کو پاتا ہے تو نیزہ مارتا ہے۔ پہر اوس نے رایت اوٹہایا۔ اور اپنے پیچہے کے لوگون کو دکہایا۔ وہ دیکہتے ہی اوسکے پیچہے جہپٹے۔ ادہر سے علی نے اوس پر حملہ کیا اور اوسے مار ڈالا۔

۱۲۱ مسلمانون کی اس ہزیمت سے مکہ والون کے خیالات۔

جب مسلمان لوگ بہاگ گئے۔ تو مکہ کے لوگون کے دلون مین جو اہل اسلام کی طرف سے بغض وحسد تہا وہ اون کے منہ سے ظاہر ہونے لگا۔ ابوسفیان بن حرب نے کہا مسلمانونکی ہزیمت بس مین ختم نہ ہوگی بلکہ سمندر تک ایسے ہی بہاگتے چلے جائین گے۔

کلدۃ بن حنبل نے جو صفوان بن امیہ کا مادرزاد بھائی تھا کہا۔ کہ اب محمد کا سحر باطل ہو گیا۔ مگر صفوان ابن امیہ نے جو ابھی تک مشرک تھا کہا خاموش اگر قریش کا کوئی شخص میرے اوپر والی ہو جائے تو مجھے وہ بدرجہا اوس سے پسند ہے کہ کوئی شخص ہوازن کا ہم پر آکر حکومت کرے۔

شیبۃ بن عثمان کہتا ہے کہ مین نے کہا آج مین محمد سے اپنا بدلا لون گا۔ اِس کا باپ احد کی لڑائی مین مارا گیا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ مین اپنے گھوڑے پر سے اُترا کہ رسول اللہ کو جا کر مار ڈالون۔ مگر یکایک میرے سامنے کوئی شئے آگئی۔ کہ اوس نے میرے دل کو ڈھانک لیا اور مجھہ مین کچھہ طاقت نہ رہی۔ جو مین اپنے دل کے ارادہ کو پورا کرتا۔

۱۲۲ رسول اللہ کا مسلمانون کو آواز دینا اور اون کو ہمت دلانا اور مشرکین کی شکست

عباس اسوقت آپ کے بغلۂ دلدل کی لگام پکڑے ہوے تھے اور آپ اوس پر سوار تھے عباس ایک بڑے جسیم اور بڑے بلند آواز شخص تھے۔ رسول اللہ نے اون سے کہا عباس چلا کر کہو یا معشر الانصار یا اصحاب السمرہ عباس نے حکم کی تعمیل کی۔ اور جنھون نے آواز سنی وہ مسلمان لبیک کہہ کر رسول اللہ کے پاس دوڑے اور ایسا جوش مارا کہ اگر کسی کا اونٹ اوس وقت جلدی مین پھیرنے سے نہ پھرا تو اوس نے اپنا اونٹ ہی چھوڑ دیا۔ اور ہتیار لیکر آواز کی جانب چلدیا۔ اِس طرح پر رسول اللہ کے پاس کوئی سو آدمی جمع ہو گئے۔ اور آپ دشمنون کی طرف چلے۔ اور اون سے لڑنے لگے۔

پھر جب نبی صلعم نے دیکھا کہ لڑائی بڑی شدت سے ہو رہی ہے۔ تو کہا مین نبی ہون اِس مین کوئی جھوٹ نہین ہے مین عبدالمطلب کا بیٹا میدان مین موجود ہون۔ الآن

حمی الوطیس (اس وقت تنور جنگ گرم ہوگیا ہے) یہ الفاظ آپ نے ہی سب سے اول زبان مبارک سے فرمائے ہین -

اِس وقت فریقین مین شدت سے قتال ہو رہا تھا - نبی صلعم نے اپنے بغلۂ ولدل سے کہا - دلدل زمین پر بیٹھ جا وہ زمین پر بیٹھ گیا - اب آپ نے ایک مٹھی بہر مٹی لی - اور دشمنون کے منہون کی طرف اوسے پھینکدیا - اس مٹی کا پھینکنا تھا کہ دشمنون مین بہاگڑ پڑ گئی - اور وہ ایسے بہاگے - کہ پہر مسلمان اون کے تعاقب سے اوس وقت لوٹے کہ جب رسول اللہ صلعم کے پاس اون مین سے آدمیون کو قید کرکے اور پکڑ کر لائے بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ رسول اللہ نے مٹی نہین پھینکی تھی - بلکہ آسمان سے ایک سیاہ چیز بچہار کی طرح آئی تہی اور دشمنون پر آگری تہی - دیکھتے کیا ہین کہ اوسمین سے تو سیاہ چیونٹیان تمام مین پھیل گئین - اور دشمنون کو اوس سے ہزیمت ہوگئی -

۲۳ | ہوازن کا قتل اور ربیعہ کا درید بن الصمہ کو مارنا -

جب ہوازن کی شکست ہوگئی - تو ثقیف اور بنی مالک کے ستر آدمی مارے گئے - ثقیف کے احلاف مین سے تو بجز دو آدمیون کے اور کوئی نہین مارا گیا - وہ لوگ بہت جلد بہاگ گیے تھے - اور بعض مشرکین بہاگ کر طائف کی طرف روانہ ہوئے تھے - اور اونہین کے ساتھ مالک بن عوف بھی تھا - رسول اللہ کے سوارون نے اون مشرکین کا تعاقب کیا اور اونہین بہت مارا -

اِس وقت ربیعہ بن رفیع السلمی نے کہین درید بن الصمہ کو پکڑ لیا - اوس نے درید کو پہچانا نہ تہا - کیونکہ درید بڑہاپے کے سبب سے اونٹ پر کجاوہ پر بیٹھا ہوا تہا - ربیعہ نے اوس کے اونٹ کو بٹھایا - دیکھتا کیا ہے کہ وہ تو ایک بڑا بوڑہا شیخ ہے - درید نے اوس سے

کہا تیرا کیا ارادہ ہے - کہا مین تجھے قتل کرون گا - درید نے پوچھا تو کون ہے - اوس نے اپنا نسب بیان کیا - اور پھر اوس کے ایک تلوار ماری - مگر تلوار نے کچھہ اثر نہ کیا درید نے کہا تیری مان نے کیا بُرے ہتیار تجھے دئے ہین - میری تلوار لے اور اوس سے مجھے مار ا ارفع عن العظام واخفض عن الدماغ (ایسے کہ ہڈی پر سے بچا کر دماغ پر سے نیچے کو کھینچتا ہوا لے جا -

کیونکہ مین جب لوگون کو قتل کیا کرتا تھا - تو ایسے ہی قتل کیا کرتا تھا - اور جب تو اپنی مان کے پاس جاوے تو اوس سے کہنا کہ مین نے درید بن الصمہ کو قتل کیا ہے مین نے کئی مرتبہ تیرے رشتہ کی عورتون کو بچایا ہے - پھر ربیعہ نے اوسے مار ڈالا جب ربیعہ نے آکر اس کی کیفیت اپنی مان سے بیان کی - تو اوس نے کہا بیشک درید سچا ہے اوس نے تیری ماؤن اور دادیون سے تین کو آزاد کیا ہے -

۴۲ ا جو شخص کسی دشمن کو مارے اوسکا سلب اوسی کے لیے ہے -

ابو طلحہ الانصاری نے حنین کی لڑائی مین بیس مقتولون کے کپڑے وغیرہ اُتارے تھے - اور اوسی نے اونہین مارا تھا - رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو مارے تو اوسکا سلب یعنی مقتول کے بدن پر کا اسباب اوسی کے لئے ہے - ابو قتادہ الانصاری نے بھی ایک شخص کو مارا تھا - مگر وہ لڑائی کی جلدی مین اوسکا سلب نہین اُتار سکا - اس مین کسی اور نے اوسکا سلب لے لیا - جب رسول اللہ صلعم نے یہ حکم دیا - تو ابو قتادہ اوٹھا - اور کہا کہ مین نے ایک شخص کو مارا تھا - مگر ایک اور شخص نے اوسکا سلب لے لیا ہے اس مین وہ شخص بولا جس نے کہ سلب لے لیا تھا کہ اوسکا سلب میرے پاس ہے - یا رسول اللہ ابو قتادہ کو مجھہ سے راضی کر دیجیے - حضرت

ابو بکر نے کہا نہین ایسا ہرگز نہین ہو سکتا۔ ایک شیر خدا تو اللہ کے واسطے دشمنون سے لڑے اور تو اوس کے ساتھہ شریک ہو جائے۔ پہر اوس سے سلب لے کر ابو قتادہ کو دیدیا۔

۱۲۵ ثقیف کا ختنہ اور عورت بچون بوڑہون کے قتل کی ممانعت اور ابو عامر کا قتل۔

بنی ثقیف مین سے کسی شخص کا ایک نصرانی غلام تہا۔ وہ اِس وقت مارا گیا۔ اس مین کسی انصاری نے اوس کا سلب اتارا۔ اور ثقیف کے مقتولون مین اوسے دیکہا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ غیر مختون ہے۔ اِس واسطے اوس انصاری نے چلا کر کہا۔ کہ عرب ثقیف تو ختنہ نہین کراتے۔ مغیرہ بن شعبہ نے یہ سُنکر کہا۔ کہ ایسے مت کہو وہ نصرانی غلام ہے۔ مین نے خود ثقیف کے مقتولون کو دیکہا ہے۔ اور اونہین مختون پایا ہے۔

راستہ مین رسول اللہ صلعم جا رہے تہے۔ کہ آپ نے ایک مقتول عورت دیکہی۔ دریافت کیا تو لوگون نے کہا کہ اوسے خالد بن الولید نے مارا ہے اس پر آپ نے اپنے ساتھہ کے کسی آدمی کو بہیجکر خالد کو یہ حکم بہیجدیا۔ کہ کسی عورت بچے عسیف کو مت مارو عسیف (بہت بوڑہے کو کہتے ہین۔ مگر علامہ ابن اثیر نے ترجمہ کیا ہے کہ عسیف) اجیر اور مزدور کو کہتے ہین۔

کچہہ مشرک ابہی تک اوطاس مین تہے۔ رسول اللہ صلعم نے ابو عامر الاشعری عم ابی موسی کو اون کی طرف بہیجا وہان ابو عامر کے ایک تیر آکر لگا۔ جس سے وہ مارا گیا۔ کہتے ہین کہ یہ تیر سلمہ بن درید بن الصمہ نے مارا تہا۔ ابو موسی نے سلمہ کو اپنے چچا ابو عامر کے بدلے مار ڈالا۔

۲۶ اشیما رسول اللہ کی رضاعی بہن اور مال غنیمت پر ورقا کی نگرانی۔

یہان اوطاس مین سے بہی مشرک بہاگ گئے اور مسلمانون کو وہان سے مال غنیمت اور سبایا بہت ہاتہہ آئے۔ اور اون سبایا مین شیما بنت الحارث بن عبد العزی کو بہی لوگ پکڑ لائے شیما نے لوگون سے کہا۔ کہ مین تمہارے سردار محمد کی رضاعی بہن ہون۔ مگر کسی نے اسے سچ نہ جانا۔ اور نبی صلعم کے پاس اوسے لاکر حاضر کردیا۔ اوس نے رسول اللہ سے بہی کہا کہ مین تمہاری بہن ہون۔ آپ نے فرمایا بہلا تیرے اس قول کی کیا علامت ہے۔ اوس نے کہا کہ مین ایک روز آپ کو بغل مین لئے پڑی تہی اوس وقت آپ نے میرے پیٹ مین کاٹ لیا تہا اوس کا اب تک نشان باقی ہے۔ آپ نے اس سے اوسے پہچان لیا۔ اور اپنی چادر اوس کے واسطے بچہا دی۔ اور اوسے اوس پر بٹہایا۔ اور اوسے اختیار دیا۔ کہ چاہو تو تم میرے پاس رہو مین تمہارے ساتہہ محبت کرونگا اور اکرام سے پیش آؤنگا اور اگر تم چاہتی ہو تو تمہین کچہہ دونگا تم اپنی قوم مین چلی جاؤ۔ اونہون نے کہا کہ آپ جو دنیا ہے مجہے دیجئے مین اپنی قوم مین جاؤنگی۔ آپ نے پہر اونہین کچہہ دیا۔ اور اون کی قوم مین اونہین بہیجدیا۔

پہر آپ نے حکم دیا کہ تمام سبایا اور مال و اسباب غنیمت خزانہ مین جمع کیا جاوے وہ وہان جمع کیا گیا۔ اور اوس پر آپ نے بدیل بن ورقا الخزاعی کو نگران مقرر کیا۔

حنین مین جو مسلمان شہید ہوے اون مین ایمن ابن ام ایمن اور یزید بن زمعہ بن الاسود بن المطلب بن عبد العزی وغیرہ تہے۔

طائف کا محاصرہ

> ۱۲۷ قصاص مین اوّل قتل اسلام مین اور رسول اللہ کا محاصرہ طائف پراور منجنیق ودبابہ وغیرہ آلات حرب اور رسول اللہ کا غلامون کو ازاد کرنا۔

جب ثقیف کے اور ثقیف کے ساتھیون کے بھاگے ہوے لوگ طائف مین پہونچے تواونھون نے شہر کے دروازے بند کرلئے۔ اور متحصن ہوبیٹھے اور سامان رسد وغیرہ اپنی ضرورت کی چیزین اندر جمع کرلین۔ پھر نبی صلعم اونکی طرف روانہ ہوئے۔

جب آپ بحرۃ الرغا مین پہونچے۔ جو طائف کے راستہ مین ہے تو وہان بنی لیث کے ایک آدمی کو آپنے قصاص مین قتل کروادیا۔ جس نے ہذیل کے ایک آدمی کو مارڈالاتھا۔ رسول اللہ نے یہان اس کو مارنے کا حکم دیا تھا۔ یہی پہلا شخص ہے جسے اسلام مین کسی خون کے عوض مین قتل کیا گیا ہے۔

پھر آپ ثقیف کی طرف چلے۔ اور وہان جاکراون پر محاصرہ ڈالا۔ اور بیس روز سے اوپر طائف کو گھیرے پڑے رہے اور سلمان فارسی کے اشارہ سے اون پر ایک منجنیق نصب کیا (جو گوفن کی طرح پتھر وغیرہ مارنے کا ایک آلہ ہوتا ہے) یہان بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ آخرکار ایک روز جسے یوم الشدخہ سے ملقب کرتے ہین کچھہ مسلمان ایک دبّابہ کے نیچے گھسے جسے اونھون نے خود بنالیا تھا۔ (اور جو درختون کی چھال اور لکڑیون کا پہیون دار گھر سا ہوتا ہے) اور پھر (اوس کی پناہ مین ہوکر) طائف کی دیوار پر حملہ کیا۔ مگر ثقیف نے گرم لوہے کے بھالے مسلمانون پر چلائے جس سے وہ دبّابہ مین سے نکل پڑے۔ پھر ثقیف نے اون کو نیزون سے مارا۔ اور کتنے ہی مسلمانون

کو مار ڈالا تب رسول اللہ نے حکم دیا۔ کہ ثقیف کے انگور کاٹ لین چنانچہ وہ کاٹ ڈالے گئے۔

اسی مین کچھہ غلام طائف والون کے رسول اللہ کے پاس چلے آئے۔ رسول اللہ نے انہین آزاد کر دیا۔ انہین غلامون مین ایک شخص ابو بکرہ نفیع بن الحارث تہا جو حارث بن کلدہ کا غلام تہا اسے ابو بکرہ اِس لئے کہتے تہے کہ وہ بکرہ (یعنی صبح) کے وقت آیا تہا۔ پہر جب طائف کے لوگ مسلمان ہو گئے۔ تو اون غلامون کے سادات اور مالکون نے رسول اللہ کی خدمت مین عرض کیا۔ کہ اون کے غلام اونہین پہر پہیر دیئے جائین۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ ایسا کبہی نہین ہو سکتا۔ وہ عتقاء اللہ خدا کے آزاد کردہ ہین۔

۱۲۸ حضرت عمر اور نوفل کی راے کے بموجب رسول اللہ کی واپسی طائف سے

پہر خویلہ بنت حکیم السلمیہ نے جو عثمان بن مظعون کی بی بی تہی عرض کیا یا رسول اللہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو طائف پر فتحمند کر دے تو آپ بادیہ بنت غیلان کا لباس و زیور یا فارعہ بنت عقیل کا لباس و زیور مجھے عطا فرما دین۔ اِن عورتون کے پاس حلی اور زیور بہت تہا۔ رسول اللہ نے فرمایا خویلہ بہلا مجھے ثقیف پر فتح کا اذن نہ ملا تو کیونکر مین دے سکونگا یہ سنکر وہ نکلی۔ اور عمر بن الخطاب سے اسکا ذکر کیا۔ حضرت عمر رسول اللہ کے پاس آئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے جو خویلہ نے مجھہ سے کہی ہے کیا آپ نے اوس سے کچھہ کہا تہا۔ فرمایا کہ ہان مین نے اوس سے کہا تہا۔ حضرت عمر نے کہا تو مین کوچ کے واسطے لوگون کو حکم دیدون۔ رسول اللہ نے فرمایا ہان۔ پہر حضرت عمر نے اون لوگون کو حکم دیا۔ کہ چلو یہان سے کوچ کرو۔

بعض لوگ کہتے ہین کہ رسول اللہ نے نوفل بن معاویہ الدیلی سے صلاح کی تھی -
کہ یہان ٹہیرین یا جائین - اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ لوگ ایک لومڑی کیطرح
ہین جو اپنے سوراخ مین ہو اگر آپ ٹہیرینگے تو انہین نکال لین گے اور اگر آپ
اونہین چہوڑ دین گے تو کوئی نقصان نہین کرین گے - اِس لئے آپنے کوچ کا
حکم دیدیا -

جب آپ لوٹے تو کسی نے کہا یا رسول اللہ آپ ثقیف پر بددعا کیجیے -
آپنے فرمایا کہ اللہ تو ثقیف کو ہدایت دے - اور اونکو راہ راست پر لا -

۱۲۹ عیینۃ بن حصن کا خیال ثقیف کی نسبت اور طائف پر کے بعض شہدا -

جب ثقیف نے دیکہا کہ مسلمان طائف سے کوچ کر گئے تو سعید بن عبید الثقفی نے
باواز بلند ندا کی - کہ دیکہو ہم لوگ ثقیف کے اِسی جگہہ مقیم ہین - یہ سنکر عیینۃ بن حصن نے
کہا ہان اور بڑے مجد و کرامت کے ساتہہ - مسلمان کے ایک شخص نے اسے سنا
تو عیینۃ بن حصن سے کہا - خدا تجہے غارت کرے کیا رسول اللہ کے مقابلہ مین حفاظت
کرنے سے تو اون کی تعریف کرتا ہے - عیینۃ نے کہا واللہ مین تو اس لئے یہان نہین
آیا تہا - کہ ثقیف سے لڑون - بلکہ اِس لئے آیا تہا کہ ثقیف کی کوئی لڑکی میرے ہاتہہ
آجائے اور اوس سے میرے کوئی لڑکا پیدا ہو جائے یہ ثقیف بڑے شوخ و شریر ہوتے
ہین - اِن سے مین اولاد لینا چاہتا ہون -

طائف مین بارہ آدمی مسلمانون مین سے شہید ہوے - انہین مین عبد اللہ بن
ابی امیۃ المخزومی ہے جس کی مان عاتکہ بنت عبد المطلب تہی اور ایک عبد اللہ بن ابی بکر
الصدیق ہے جس کے تیر لگا تہا - اور جو مدینہ مین جاکر رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد اوسی

سے مرگیا۔ اور ایک سائب بن الحارث بن عدی بھی انہین شہیدون مین تھا۔

۱۳۰ ہیت مخنث کا بادیہ عورت کی صفت کرنا اور رسول اللہ کا اوسے مکان مین آنے سے روکنا۔

اور بادیہ بنت غیلان پکڑی آئی۔ جس کی نسبت ھیت مخنث نے عبداللہ بن امیہ سے کہا تھا۔ کہ اگر طائف کو آپ لوگ فتح کرلین تو تو رسول اللہ سے بادیہ بنت غیلان کو مانگنا جو پتلی کمر والی طناز او لینی ہے۔ جب باتین کرتی ہے تو گویا وہ گاتی ہے۔ جب کھڑی ہوتی ہے تو دوہری ہو جاتی اور جب چلتی ہے تو مٹکتی ہے اور جب بیٹھتی ہے تو چار زانو بیٹھتی ہے۔ آتی ہے تو چار (ہاتھہ پیرون) کے ساتھہ۔ جاتی ہے تو آٹھہ (ہاتھہ پیرون) کے ساتھہ (یعنی حاملہ ہو کر جاتی ہے) دانت اوسکے گویا بابونہ کے پھول ہین۔ اور اوسکے دونون پیرون کا درمیان ایسا ہے جیسے پیالہ معکوس ہو۔ نبی صلعم نے سنکر فرمایا۔ ہان یہ صفت مجھے معلوم ہو گئی۔ اور اوس مخنث کو اپنے زنانہ مین آنے سے منع کر دیا۔

حنین کے غنائم کی تقسیم

۱۳۱ رسول اللہ کا جعرانہ مین جانا اور ہوازن کا مسلمان ہونا اور ابو صرد کی درخواست پر رسول اللہ کا ہوازن کے اہل وعیال کو واپس دینا۔

جب رسول اللہ صلعم نے طائف سے کوچ کیا۔ تو وہان سے روانہ ہو کر جعرانہ مین آکر فروکش ہوئے۔ اسی مین ہوازن کے وفود اور ایلچی جعرانہ مین آپ کے پاس پہونچے۔ اور مسلمان ہو گئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ گھر والے اور خاندان والے ہین۔ جو مصیبت کہ ہم پر نازل ہوئی ہے وہ آپ خوب جانتے ہین۔ آپ ہم پر احسان کیجیے اللہ تعالیٰ نے آپ پر احسان کیا ہے۔

ایک شخص اون مین زہیر ابو صرد بنی سعد بن بکر کا تہا - یعنی اون لوگون مین کا تہا جنہون
نے رسول اللہ کو دودہ پلایا تہا اوس نے اوٹہہ کر آپ سے عرض کیا - یا رسول اللہ اس
وقت آپ کے پاس قید مین آپ کی رضاعی پہوپیان اور خالائین اور آپ کی دائیان ہین
اگر ہم نے حارث بن ابی شمر الغسانی یا نعمان بن المنذر کو دودہ پلایا ہوتا تو ہمین اوس سے
مہربانی کی ضرور امید رکہنی چاہیئے تہی - پہر آپ تو تمام مکفولون سے بہتر مکفول ہین آپ
سے ہم کیون نہ امید رکہین - پہر یہ شعر پڑہے ؎

امنن علینا رسول اللہ فی کرم	فانک المرء نرجوہ وننتظر

یا رسول اللہ کرم کر کے ہم پر احسان کرو - کیونکہ آپ ایسے شخص ہین کہ جن سے ہمین امید بہی ہے اور جنکے سامنے ہم حقیر بہی ہین

امنن علی نسوۃ قد عاقہا قدر	ممزق شملہا فی دہرہا غیر

آپ اون عورتون پر احسان کرین - کہ جنکی حاجت روائی تقدیر نے موقوف کردی اور انکی جماعت کو پراگندہ کردیا اور زمانہ کی سختیون نے اونہین

جس کی اور بہی بہت سختین ہین - اس پر رسول اللہ صلعم نے اون سے کہا - کہ دو چیزون
مین سے ایک چیز تمہین مل سکتی ہے یا تو تم اپنے اہل وعیال لے لو - یا اپنا مال واسباب
لے لو - اونہون نے کہا ہم اپنے عورت بچے لین گے آپ نے فرمایا - اچہا تو جو میرے
پاس تمہارے عورت بچے ہین یا بنی عبد المطلب کے پاس ہین وہ تو مین تمہین دے چکا
اور باقیون کے لئے تم ایسا کرو - کہ جب مین لوگون کے ساتہ نماز پڑہون تو تم یہ کہنا کہ ہم
اپنے عورت بچون کے واسطے مسلمانون کو رسول اللہ کا اور رسول اللہ کو مسلمانون کا واسطہ
دیتے ہین - اوسوقت مین اپنا حصہ تمہین دیدون گا - اور تمہارے واسطے اورون سے
درخواست کرون گا -

پہر جب رسول اللہ نے ظہر کی نماز پڑہی تو اونہون نے ایسا ہی کیا جیسا رسول اللہ ﷺ نے

اونهین فرما دیا تھا - اس پر رسول اللہ نے فرمایا - کہ جو کچھہ میرے پاس ہے یا بنی عبد المطلب
کے پاس ہے وہ مین نے تمھین دیدیا - مہاجرین اور انصار نے یہ سنتے ہی کہا کہ جو کچھہ
ہمارے پاس ہے وہ ہم نے رسول اللہ کو دیا - مگر اقرع بن حابس نے کہا جو کچھہ میرے
اور بنی تمیم کے پاس ہے وہ ہم نہین دیتے - عیینہ بن حصن نے کہا جو کچھہ میرے
اور فزارہ کے پاس ہے وہ ہم بھی نہین دیتے - عباس بن مرداس نے کہا جو کچھہ میرے
اور سلیم کے پاس ہے وہ ہم بھی نہین دیتے - بنی سلیم نے کہا - جو کچھہ ہمارے پاس
ہے وہ ہم تو رسول اللہ کو دیتے ہین - اس پر عباس نے کہا تم نے میری توہین کر دی -
رسول اللہ نے فرمایا جو شخص سبایا مین سے اپنا حصّہ نہین دیتا وہ نہ دے -
ہر انسان پر چھہ فرائض ہوا کرتے ہین سب سے اوّل اون مین اپنا حصّہ ہے - پھر لوگون نے
اون کے نیچے اور عورتین اونہین دیدین -

۱۳۲ رسول اللہ کا مالک بن عوف کے ساتھہ نیک سلوک اور اوس کا اسلام -

پھر رسول اللہ نے پوچھا کہ مالک بن عوف کہان ہے - کسی نے کہا کہ وہ طائف مین
ہے - آپ نے فرمایا - کہ اوس سے کہدو - اگر وہ میرے پاس آئے اور مسلمان ہو جائے
تو مین اوسکی عورتین اور مال اوسے پھر واپس دیدونگا - اور سو اونٹ اور اپنی طرف سے
دونگا - لوگون نے جا کر یہ اوس سے بیان کیا - وہ سنتے ہی فوراً طائف سے چھپ کر
نکلا - رسول اللہ کے پاس آیا - اور مسلمان ہو گیا - اور اوس کا اسلام اچھا رہا اور رسول اللہ
نے اوسے اپنی قوم پر عامل مقرر کر دیا - اور وہ لوگ بھی اوسی کے ماتحت کر دیئے - جو
طائف کے حوالی مین ان قبائل مین سے مسلمان ہو گئے تھے - اور اوسے اوسکی
عورتین اور مال بھی دیدیا - اور سو اونٹ بھی دیئے - اس مالک کا اسکے بعد یہ قاعدہ ہو گیا تھا

کہ وہ مخالف تھے اور سلمہ کے مسلمانون کو لیتا جو اوس کے ساتھہ مسلمان ہو گئے تھے اور ثقیف سے لڑتا تھا۔ اور جبھی کوئی جانور اون کے نکلتے تو اونہین لوٹ لیتا تھا جس سے ثقیف نہایت بتنگ ہو گئے تھے۔

۱۳۳ رسول اللہ کا تالیف قلوب کے لئے نومسلمون کو مال غنیمت بہت دینا۔

جب رسول اللہ صلعم سبایاے ہوازن سے فارغ ہو گئے۔ تو آپ سوار ہو کر چل دیئے اور لوگ آپ کے پیچھے روانہ ہو کر کہنے لگے۔ یا رسول اللہ ہماری غنیمت ہمکو تقسیم کیجئے۔ اور جب اپنی مراد پوری نہوئی تو ایک درخت کے پاس جا لپٹے۔ اور آپ کی چادر کھینچ لی۔ آپ نے فرمایا کہ اے صاحبو میری چادر تو مجھے دیدو۔ مین کیا تم کو دینے مین بخیلی کرتا ہون واللہ اگر میرے پاس اتنی نعمتین ہوتین جتنے تہامہ مین درخت ہین تو مین تمھین دل کھول کر تقسیم کر دیتا۔ اور اوسمین کچھہ بھی بخل بزدلی اور جھوٹ کو روا نہ رکھتا۔ پھر اپنے اونٹ کے کوہان کے بال اُٹھا لئے۔ اور فرمایا کہ یہ اونٹ اور یہ بال جو میرے پاس ہین یہ بھی تمہارے مال غنیمت سے نہین ہین مجھے جو ملتا ہے وہ خمس یا پانچوان حصّہ ملتا ہے اور وہ بھی پھر تمھین لوگون پر لوٹ جاتا ہے۔

پھر رسول اللہ نے اون کے تالیف قلوب کے لئے اونہین غنیمت مین سے مال دیا۔ یہ لوگ قوم کے اشراف اور سردار تھے۔ آپ انکے اسلام کے سبب سے ان کی تالیف قلوب کرنا چاہتے تھے۔ ابوسفیان اوس کے بیٹے حضرت معاویہ کو اور حکم بن حزام اور علاء بن جاریہ الثقفی اور حارث بن ہشام اور صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمروؓ اور حویطب بن عبد العزی اور عیینۃ بن حصن الفزاری اور اقرع بن حابس اور مالک بن عوف النصری مین سے ہر ایک کو سو سو اونٹ عنایت کئے۔ اور پھر

اور ون کو سو سو اونٹ سے کم دیے - اونمین سے جنھین سو سو اونٹ سے کم دئے بعض لوگ یہ ہین - مخرمۃ بن نوفل الزہری عمیر بن وہب ہشام بن عمرو - سعید بن یربوع -

اور عباس بن مرداس کو تین اونٹ دئے جس سے وہ ناراض ہوگیا اور کہنے لگا ؎

كانت نهاباً تلافيتها	بكرّي على المهر في الاجرع

یہ اونٹ اوسی لوٹ کے ہین - کہ جسے مین نے اپنے گھوڑے پر چڑھ کر اور ریت مین حملہ کر کے حاصل کیا ہے

وايقاظي القوم ان يرقدوا	اذا هجع الناس لم اهجع

اور لوگ جب سو سو جاتے تہے تو مین نے اونہین جگایا ہی اور جب لوگ نیند مین مدہوش ہوتے تہے تو مین اوس وقت کبھی غافل نہین رہتا تہا -

فاصبح نهبي ونهب العبيد	بين عيينة والاقرع

اب میری لوٹ کا اور میرے غلامون کی لوٹ کا مال عیینہ اور اقرع کو دیا جا رہا ہے -

وقد كنت في الحرب ذاتدرا	فلم اعط شيئاً ولم امنع

حالانکہ مین نے تو لڑائی مین بڑی دلاوری اور جوانمردی کے کام کئے ہین اور مجھی ہی کچھ نہ دیا گیا - اور مجھو بہ سی انکار نہ کیا گیا

الا افائل اعطيتها	عديد قوائمه الاربع

مگر اون اونٹ کے بچون سے کہ جنکے واسطے مین نے اپنے گھوڑے کے چار پیرونکی برابر تعداد مین ضربین لگائی ہین

وما كان حصن ولا حابس	يفوقان مرداس في المجمع

حالانکہ عیینہ کا باپ حصن اور اقرع کا باپ حابس میرے باپ مرداس سے کسی مجمع مین کچھ برتر و بہتر نہین سمجھے

وما كنت دون امرئ منهما	ومن تضع اليوم لا يرفع

اور مین بہی اون دونون سے کسی طرح کم درجہ کا آدمی نہین ہون - اور ان باتون کے عرض کرنے کی اس لئے ضرورت ہوئی ہے کہ جو آج بے قدر رہے گا وہ پہر کبھی سر بلندی اور عزت نہین پا سکتا ہی -

پھر رسول اللہ نے اوسے اور اسقدر مال دیا۔ کہ وہ بھی راضی ہو گیا۔
صحابہ مین سے کسی شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ آپ نے عیینہ اور اقرع کو غنیمت کا مال دیا۔ مگر جعیل بن سراقہ کو کچھہ نہ دیا۔ فرمایا کہ جعیل میرے نزدیک تمام روے زمین کے ایسے آدمیون سے جیسے عیینہ اور اقرع ہین کہین بہتر ہے۔ مگر مین نے اون کو تالیف قلوب کے لئے دیا ہے۔ اور جعیل کے اسلام پر مین نے بھروسہ کیا ہے۔

۱۳۴ ذوالخویصرہ کا رسول اللہ پر بے انصافی کا الزام لگانا۔

کہتے ہین۔ کہ ذوالخویصرۃ التمیمی نے اس تقسیم کے وقت رسول اللہ صلعم سے کہا۔ کہ آپ نے آج انصاف نہ کیا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر مین نے ہی انصاف نہ کیا تو پھر دنیا مین کون ہے جو انصاف کرے گا۔ حضرت عمر نے سُنکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ اجازت ہو تو اس کی گردن ماردون۔ آپ نے فرمایا۔ جانے دو۔ کچھہ دنون بعد اوس کے شیعہ ہونگے۔ جو دین مین بڑی گہری نگاہون سے دیکھین گے۔ اور اوس سے ایسے کورے نکل جائین گے جیسے تیر پھینکتے وقت چٹکی سے نکل جاتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ یہ اس وقت آپ نے نہین فرمایا تھا۔ بلکہ یہ اوس وقت کا معاملہ ہے جب کہ حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ کے پاس کچھہ مال بھیجا تھا۔ اور آپ نے اوسے کچھہ لوگون کو تقسیم کیا تھا جن مین عیینہ اور اقرع اور زید الخیل بھی تھے۔

۱۳۵ انصار کا خیال کہ رسول اللہ قریش مین جا ملین گے اور رسول اللہ کا اون کو تسلی دینا۔

ابوسعید الخدری نے بیان کیا ہے۔ کہ جب رسول اللہ صلعم نے قریش پر اور دیگر قبائل عرب پر ان غنائم کو تقسیم کر دیا۔ اور انصار کو کچھہ حصہ نہ دیا۔ تو وہ اپنے دلون مین طرح طرح کے خیالات کرنے لگے۔ چنانچہ اون مین سے کچھہ لوگون

نے کہا کہ رسول اللہ اب اپنی قوم مین مل گئے - یہ بات سعد بن عبادہ نے رسول اللہ
کے روبرو بیان کی - رسول اللہ نے فرمایا - کہ تیرا اس باب مین کیا خیال ہے - سعد نے
کہا میرے خیال کا کیا اعتبار ہے - مین جو کچھہ ہون وہ اپنی قوم سے ہون - اونکا خیال
اگر میرے خیال کے خلاف ہوا تو وہی ہوگا جو اون کا خیال ہوگا میرا خیال اوسوقت
کام نہ آئے گا - رسول نے فرمایا تو تو اپنی قوم کو میرے روبرو لا کر جمع کر - سعد نے اپنے
آدمیون کو جمع کیا - اور اونہین رسول اللہ کے پاس لایا -

آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے جو تمہاری زبان سے مین سنتا ہون - کیا مین
اوسوقت تمہارے پاس نہین آیا جب کہ تم گمراہ تھے - پھر خدا تعالیٰ نے میرے
سبب سے تمہین ہدایت دی - کیا تم اوسوقت فقیر نہ تھے اللہ تعالیٰ نے تمہین میرے
سبب سے غنی نہین کر دیا - کیا تم اوس وقت ایک دوسرے کے دشمن نہ تھے اللہ
تعالیٰ نے میرے سبب سے تمہارے آپس مین الفت نہین دیدی - سب نے عرض
کیا یا رسول اللہ جو آپ فرماتے ہین سب سچ ہے اور یہ سب اللہ کا اور اللہ کے رسول کا
ہم پر فضل و احسان ہے -

پھر آپ نے انصار سے فرمایا - کہ تم اسکا مجھے جواب کیون نہین دیتے - اونہون
نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیا جواب دین آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو
کہ آپ ہمارے پاس جس وقت آئے تھے تو اوسوقت لوگ آپ کی تکذیب کرتے
تھے ہم نے تصدیق کی - لوگون نے آپ کو اکیلا چھوڑ دیا تھا ہم نے آپ کی مدد کی -
لوگون نے آپ کو گھر سے آوارہ کر دیا تھا ہم نے آپ کو اپنے پاس پناہ دی - اور آپ
مفلس تھے ہمنے آپ کو تسلی و تشفی دی - اور آپ کے ساتھہ جوانمردی کی - اے معشر انصار

کیا تمہارے خیالات اِس مردار دنیا کی طرف دوڑ گئے - مین نے تو اِن لوگون کی تالیف قلوب کے لیئے اونکے ساتھہ احسان کیا ہے - تاکہ وہ اسلام لے آئین - اور تم بہ مین نے تمہارے اسلام کی نسبت بہروسہ کیا ہے - کیا تم اِس بات سے راضی نہین ہو - کہ اور لوگ تو اونٹ بکریان اپنے ساتھہ اپنے گہرون کو لیکر جائین اور تم اپنے گہرون کو رسول اللہ کو لے جاؤ - والذی نفس محمد بیدہ اگر ہجرت کا رتبہ بڑہ کر نہ ہوتا تو انصار کا ایسا رتبہ ہے کہ مین انصار مین سے ایک شخص ہو جاتا - اگر اور لوگ ایک گہاٹی کو جائین اور انصار دوسری کو جائین تو مین اوسی گہاٹی کو جاؤن گا جدہر انصار جاتے ہین - اے اللہ انصار پر رحم کر - اور نیز ابناے انصار اور ابناے ابناے انصار پر رحم فرما ابو سعید کہتا ہے کہ رسول اللہ کی اِن باتون کو سنکر لوگ رو پڑے - اور ایسے آنسو بہائے کہ اون کی ڈاڑہیان تر ہوگئین - اور عرض کرنے لگے کہ ہم رسول اللہ سے ہر طرح راضی ہین - اور کوئی حصّہ بجز ہ نہین چاہتے - اور اپنی جگہہ چلے گئے -

۱۳۶ رسول اللہ کا عمرہ اور مدینہ لوٹنا اور مکہ پر عتاب کا عامل مقرر ہونا -

پہر رسول اللہ صلعم نے جعرانہ سے عمرہ کے لیئے احرام باندہا - اور مکہ مین آکر عمرہ کیا - اور پہر مدینہ لوٹ گئے - اور مکہ پر عتاب بن اسید کو عامل مقرر کر گئے - اور معاذ بن جبل کو بہی اوس کے ساتھہ اِس لیئے چہوڑ دیا - کہ وہ لوگون کو دین کی باتین سکہاے -

اِس سال لوگون کے ساتھہ عتاب بن اسید نے حج کیا - اور لوگون نے اِس سال بہی ویسے ہی حج کیا جیسے عرب حج کیا کرتے تہے - پہر رسول اللہ ذی قعدہ مین یا ذی الحجہ مین مدینہ پہونچ گئے -

۱۳۷ عمرو بن العاص کا عمان کو جانا اور صدقہ وصول کرنا

اِسی سال رسول اللہ نے عمرو بن العاص کو

عمان کو صدقہ وصول کرنے کے لئے جیفر اور عیاذ کے پاس بہیجا جو جلندی کے بیٹے اور بنی ازد مین سے تہے۔ عمرو نے اون کے اغنیا سے صدقہ لیا اور اونہین کے فقرا کو لیکر دیدیا۔ اور مجوس سے جزیہ لیا۔ یہی لوگ شہر کے باشندے تہے۔ اور عرب لوگ حوالی مین رہتے تہے۔ بعض کہتے ہین کہ یہ واقعہ سنہ ۸ ہجری کا ہے۔

۳۸ رسول اللہ کا فاطمہ سے نکاح اور مفارقت اور ابراہیم بن نبی صلعم کی پیدایش۔

اسی سال رسول اللہ نے ایک عورت کلابیہ سے جس کا نام فاطمہ بنت الضحاک بن سفیان تہا نکاح کیا۔ مگر اوس نے دنیا کو پسند کیا اور بعض کہتے ہین کہ اوس نے رسول اللہ سے استعاذہ کیا اس لئے آپ نے اوسے چہوڑ دیا۔

اسی سال رسول اللہ کا بیٹا ابراھیم بن النبی صلعم بطن مبارک ماریہ قبطیہ سے ذی الحجہ کے مہینے مین تولد ہوا۔ آپ نے اوسے پرورش کے لئے ام بردہ بنت المنذر الانصاریہ کے حوالہ کر دیا۔ جس کے شوہر کا نام برا بن اوس الانصاری تہا اس بچے کی دایہ سلمی رسول اللہ کی مولاۃ تہی۔ جب بچہ پیدا ہوا تو اوس نے ابو رافع کو بہیجا۔ اور اوس نے آکر ابراہیم کے پیدا ہونے کی خوشخبری آپ کو سنائی۔ آپ نے خوشی مین آکر ابو رافع کو ایک غلام عنایت کیا۔

مگر نبی صلعم کی اور عورتون کو بڑی غیرت آئی۔ اور ماریہ کے پیٹ سے جب رسول اللہ کا بیٹا پیدا ہوا تو اونہین نہایت گران گزرا۔

۳۹ کعب کا سریہ ذات اطلاح پر اور عیینہ کا بنی العنبر پر اور بی بی عائشہ کی منت غلام آزاد کرنے کی

اسی سال رسول اللہ صلعم نے کعب بن عمیر کو شام کی طرف ذات اطلاح کو بہیجا۔ جہان قضاعہ کے کچہہ لوگ رہتے تہے۔ کہ وہ جاکر اونہین اسلام کی دعوت کرے۔ کعب کے ساتہ

پندرہ آدمی تھے - وہ اون کے پاس گیا - اور اونھین اسلام کی دعوت کی مگر اونھون نے نہ مانا - یہان قضاعہ کا رئیس ایک شخص سدوس نام تہا - یہ لوگ مسلمانون کے برخلاف اُٹھہ کھڑے ہوے اور اونہین قتل کرڈالا - صرف ایک ابن عجیر بچ گیا - اور مدینہ چلا آیا

اسی سال رسول اللہ نے عیینہ بن حصن الفزاری کو تمیم کے بطن بنی العنبر کی طرف روانہ کیا - اوس نے جاکر اون پر تاخت کی اور اونکی عورتین پکڑ لایا -

بی بی عائشہ نے یہ منت مانی تہی کہ بنی اسمٰعیل مین سے ایک غلام آزاد کرون گی - اس لئے رسول اللہ نے اون سے کہا کہ یہ بنی العنبر کے قیدی ہمارے پاس آئے ہین - مین ایک اونمین سے تمھین دیتا ہون تم اوسکو آزاد کردو -

سنہ ۹ ہجری

اسلام کعب بن زہیر

۹ھ بجیر کا اسلام اور اوسکے بہائی کعب کا رسول اللہ کی توہین کرنا اور رسول اللہ کی ناراضی پر بجیر کا کعب کو اطلاع دینا -

کہتے ہین - کہ کعب بن زہیر بن ابی سلمی اور ابو سلمی ربیعۃ المزنی اور اوس کے ساتھہ اوس کا بہائی بجیر اپنے وطن سے نکلے اور ابرق العزاف تک دونون ساتھہ ساتھہ آئے - وہان بجیر نے کعب سے کہا کہ تو تو یہان بکریون کی نگرانی کرتا رہ مین اس شخص کے (یعنی رسول اللہ کے) پاس ہو آؤن - اور اوسکی باتین سنون کہ وہ کیسا آدمی ہے - اِس لئے کعب تو ابرق العزاف مین رہا اور بجیر رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - اور وہان مسلمان ہوگیا - اور پہر اِس کی خبر کعب کو بھی پہونچی - تو اوس نے

یہ اشعار کہے ؎

الا ابلغا عنی بجیرا رسالة	فهل لك فيما قلت ويحك هل لكا

ارے دونو قاصدو - بجیر کے پاس یہ میرا خط یا پیغام پہونچا دو - کہ تو نے جو کہا (لا اله الا الله محمد رسول الله) تو اوس سے تجھے کیا فائدہ ہوا -

سقاك بها المامور كاسا روية	فانهلك المامور منها وعلكا

تجھے مامور نے ایک بھرا ہوا پیالہ پلا دیا - اور ایک مرتبہ اوس نے سیراب کرنے کے بعد تجھے پھر مکرر اوس سے سیراب کیا (یعنی خوب ہی تجھ پر اپنے دین کا اثر ڈالدیا - مامور اوس زمانہ مین عربون مین اوس شخص کو کہتے تھے جو جنات کی طرف سے خبرین بتایا کرتا تھا اور جنات اوسکو ادن باتون کا امر کیا کرتے تھے - اِس سے یہ غرض تھی کہ گویا رسول اللہ بھی جو وحی کی باتین بتاتے ہین وہ در حقیقت جنات کی طرف سے ہین)

ففارقت اسباب الهدى واتبعته	على اى شئ ويب غيرك دلكا

تو نے ہدایت کے راستون سے مفارقت کرلی - اور اوسکا (یعنی محمد کا) اتباع کیا - معلوم نہین تیرا دشمن اجڑ جائے تجھے اوس نے کس چیز کی ہدایت کی -

على خلق لم تلف اما ولا ابا	عليه ولم تدرك عليه اخا لكا

تجھے اوسنے وہ خلق سکھایا ہے - کہ تو نے اوسپر نہ تو اپنے مان باپ کو عمل کرتے پایا - اور نہ تو نے اپنے بھائی کو اوسے برتتے دیکھا -

فان انت لم تفعل فلست باسف	ولا قائل اما عثرت لعا لكا

پس اگر تو نے میری باتون پر عمل نہ کیا تو مین تجھ پر کچھ افسوس نہین کرتا - اور ایسا ناراض ہون - کہ اگر تجھے ٹھوکر لگے تو مین تجھے یہ بھی کہنے والا نہین کہ دیکھنا بچنا -

جب یہ خبر رسول اللہ صلعم کو پہونچی - تو آپ نے اوسکے قتل کا حکم دیا - اور نہایت ہی غصہ ہوے - اسکا حال بجیر نے اوسوقت جب کہ رسول اللہ طائف سے لوٹ کر آئے تھے اپنے بھائی کو لکھا - اور کہا اپنے بچنے کی فکر کر - اور میرے نزدیک یہ دشوار ہے کہ تو اپنی جان بچا لے - اور یہ بھی لکھا کہ جس وقت میرا خط تیرے پاس پہونچے تو اوسی وقت مسلمان ہوجا اور رسول اللہ کے پاس چلا آ - کیونکہ جب کوئی مسلمان ہوجاتا ہے تو وہ پھر اوس کے پہلے قصور سب معاف کردیتے ہین -

۱۸۱ کعب کا اسلام اور اوسکا رسول اللہ کی تعریف مین قصیدہ پڑہنا اور رسول اللہ کا اپنی چادر اوسے انعام مین دینا جسے حضرت معاویہ نے تبرکاً خرید لیا اور خلفاے عباسیہ کے پاس اوس کا ہونا -

اس لئے کعب مسلمان ہوگیا - اور مدینہ کو آیا - اور آکر اپنی سواری مسجد نبوی کے دروازہ پر کھڑی کی - رسول اللہ صلعم اوس وقت اپنے اصحاب مین بیٹھے ہوئے تھے - کعب کہتا ہے کہ مین نے نبی صلعم کو آپ کی صفتون سے اور اس سبب سے پہچان لیا کہ لوگ اون کی طرف مخاطب ہوکر باتین کرتے تھے - پھر مین مسلمان ہوا - اور مین نے کہا الامان یا رسول اللہ - مین آپ سے پناہ مانگتا ہون رسول اللہ نے فرمایا تو کون ہے - کہا مین کعب بن زہیر ہون فرمایا وہ ہی شخص جو کہتا ہے - اور پھر حضرت ابوبکر کی طرف منہ پھیر کے پوچھا - کہ اس نے کیا کہا ہے - حضرت ابوبکر نے وہ ابیات پڑہین کہ جن کا اول مصراع یہ تھا ع

۱۸۲ ابلغا عنی بجیرًا رسالۃً

کعب نے کہا مین نے رسول اللہ اس طرح نہین بلکہ اس طرح کہا ہے ؎

سقاک بھا المامون کاساً رویۃً	فانہلک المامون منہا وعلکا

تجھے مامون نے ایک بھرا ہوا پیالہ پلادیا اور سیراب کردیا - اور پھر مکرر اوسے تجھے پلایا (یعنی بار بار پلاکر تیرے دلکو کامل تسلی دیدی - مامون سے مراد رسول اللہ ہین جسے اوس نے مامور سے بدل دیا ہے)

رسول اللہ صلعم نے فرمایا مامون واللہ خوب لفظ ہے - بعض علما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مامور کو برا سمجھا تھا کیونکہ عرب لوگ مامور اوس شخص کو کہا کرتے تھے - کہ جو اپنی طرف سے کوئی نئی بات بیان کیا کرتا تھا - اِس سے اون کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ جن آکر اوسے اِن باتون کا امر کیا کرتے ہین - اور وہ جنون کی طرف سے مامور ہے - رسول اللہ صلعم بھی اگرچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور تھے - مگر عربون کی اس عادت کے سبب سے آپ اس لفظ سے کراہیت کرتے تھے پھر جب کعب نے مامون کہا تو آپ راضی ہو گئے - کیونکہ آپ وحی پر مامون تھے - اور وحی کے امین تھے انصار نے اِس شعر سے ناک بھون چڑھائے - اور کعب کو برا بھلا کہا - مگر قریش نرم پڑ گئے - اور اوس کے اسلام کو پسند کیا - پھر اوس نے یہ قصیدہ پڑھا جس کا شروع یہ ہے ؎

بانت سعاد فقلبی الیوم متبول		متیم عندها لم یفد مکبول

سعاد چلے گئی - اور اوس سے میرا دل آج پریشان ہو رہا ہے - اور ایسا ہو رہا ہے کہ جیسے کوئی غلام اوسکے پاس ہو - اور اوس نے فدیہ نہ دیا ہو اور قید مین پڑا ہوا ہو - (سعاد وعد لیلے امیم ام اوفہ ام عمرو ربابہ عذرا اور ام مالک چند عورتون کے نام ہین - جو غالباً کسی زمانہ مین عرب مین موجود ہونگی - مگر زمانہ جاہلیت مین یہ خیالی معشوق تھے - اور شعرا جب کچھ قصائد وغیرہ نظم کرتے تو انکو مخاطب ٹھیرا کر اونکی تمہید کیا کرتے تھے اِسیطرح کعب نے بھی یہان سعاد سے اپنے قصیدہ کی تمہید کی ہے)

جب کعب پڑھتے پڑھتے اپنے اِس قول پر پہونچا -

وقال كل خليلٍ كنت آملهٗ		لا الهينّك انّى عنك مشغولُ

اور جو بڑے بڑے دوست تھے اور جن سے مجھے بڑی بڑی امیدین تھین اون مین سے ہر ایک نے مجھ سے کہا۔ کہ (جب رسول اللہ تجھ سے بیزار ہین تو) مین نے تجھے چھوڑ دیا۔ مین اپنے ہی کام مین مشغول ہون تجھ سے بات نہین کرسکتا۔

فقلت خلوا سبیلی لا ابا لکم		فکل ما قدّر الرحمن مفعولُ

تب مین نے اون سے کہا۔ کہ میرا راستہ چھوڑ دو۔ خدا تمہارا بھلا کرے۔ جو کچھ کہ رحمن الرحیم نے تقدیر مین مقرر کیا وہ ہو کر رہے گا۔

کل ابن انثی وان طالت سلامتہٗ		یومًا علی آلۃ حدباء محمولُ

جو کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اگرچہ وہ کتنی ہی مدت سلامت کیون نہ رہے۔ مگر پھر بھی آخر کار ایک روز سختی کے آلہ پر اٹھایا ہی جاے گا۔

نُبّئت ان رسول اللہ اوعدنی		والعفو عند رسول اللہ مامولُ

مین نے سنا ہے۔ کہ رسول اللہ نے مجھے دھمکی دی ہے۔ اور میرے خلاف فرمان جاری کیا ہے۔ مگر رسول کی ذات سے میرے جرم کے معاف ہونیکی مجھے امید ہے۔

پھر کہا

فی فتیۃ من قریش قال قائلھم		ببطن مکۃ لما اسلموا زولوا

جب وہ (مہاجرین) لوگ مسلمان ہوگئے تو قریش کے نوجوانون مین اون مین سے کسی کہنے والے نے بطن مکہ مین کہا۔ کہ اب تم یہان سے نکل جاؤ۔

زالوا فما زال انکاس ولا کشف		عند اللقاء ولا میل معازیل

جس سے وہ نکل گئے۔ لیکن اگرچہ وہ نکل گئے۔ مگر نہ تو وہ سستی وضعف سے گئے اور نہ لڑائی کے وقت بھاگ کر

اور نہ اس وجہ سے کہ گھوڑے کی پشت پر نہ بیٹھہ سکتے تے اور نہ اس لئے کہ اونکے پاس نیزے نہ تھے -

تو رسول اللہ صلعم نے قریش کی طرف دیکھا - اور اشارہ کیا کہ اوسے سنین - اور وہ پڑھتے پڑھتے یہان تک پہونچا -

يَمْشُونَ مَشْيَ الْجِمَالِ الزُّهْرِ يَعْصِمُهُمْ	ضَرْبٌ إِذَا عَرَّدَ السُّودُ التَّنَابِيلُ

وہ نہایت عمدہ اونٹون کی چال چلتے ہین - اور جس وقت کہ خوف سے کالے کالے بونے بھی راستہ چھوڑ کر ہٹ جائین تو اوسوقت اونکی حفاظت آگے چلنے ہی مین ہوتی ہے - (یہان شبل بونے سے مراد بادشاہی احدی سے ہے جو اپنی جگہہ سے ہٹتے ہی نہین ہین)

لَا يَقَعُ الطَّعْنُ إِلَّا فِي نُحُورِهِمِ	وَمَا لَهُمْ عَنْ حِيَاضِ الْمَوْتِ تَهْلِيلُ

وہ ایسے دلاور ہین - کہ برچہون کے وارون کو اپنے گردنون پر لیا کرتے ہین - اور موت کے حشمون سے پیچھے نہین ہٹتے -

انصار پر اون کی غلظت اور سختی کے سبب سے تعریض کرنے لگا - اس سے قریش نے اوسکے قول کو ناپسند کیا اور کہا تو نے جو ہماری تعریف کی ہے اور اون کی برائی کی تو یہ ہماری تعریف نہین ہو سکتی - اور قریش نے اوسکی تعریف کو قبول و منظور نہ کیا اور انصار کو یہ بہت گران گزرا کہ اوس نے اونکی ہجو کی - اور اس واسطے انہون نے شکایت کی - اس پر کعب نے اونکی تعریف مین یہ اشعار کہے ؎

مَنْ سَرَّهُ كَرَمُ الْحَيَاةِ فَلَا يَزَلْ	فِي مِقْنَبٍ مِنْ صَالِحِي الْأَنْصَارِ

جو شخص کہ اپنی زندگی فضل و کرم کے ساتھہ بسر کرنے سے خوش ہو اوسے چاہیئے کہ وہ انصار کی صالحین کی جماعت مین ہمیشہ رہا کرے -

وَرِثُوا الْمَكَارِمَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ	إِنَّ الْخِيَارَ هُمُ بَنُو الْأَخْيَارِ

ان کے مکارم پشت در پشت بزرگون سے چلے آئے ہین - وہ اچہے لوگ ہین - اور اچہے لوگون کے بیٹے ہین -

اَلنَّاظِرُوْنَ بِاَعْیُنٍ مُحْمَرَّۃٍ		کَالْجَمْرِ غَیْرَ کَلِیْلَۃِ الْاَبْصَارِ

وہ ایسی سرخ آنکھون سے جیسے اخگر ہو دیکہا کرتے ہین اور کند نگاہون سے نہین دیکہتے - (یہ ایک جلال کی صفت ہے)

اَلْبَاذِلُوْنَ نُفُوْسَھُمْ وَدِمَائَھُمْ		یَوْمَ الْھِیَاجِ وَسَطْوَۃِ الْجَبَّارِ

اور جب کبہی جوش اور سطوت جبار یعنی جنگ وپیکار کا دن ہوتا ہے تو اوس روز یہ لوگ اپنی جانین اور خون اللہ کی راہ مین خرچ کیا کرتے ہین -

یَتَطَھَّرُوْنَ یَرَوْنَہٗ نُسُکًا لَّھُمْ		بِدِمَاءِ مَنْ قَتَلُوْا مِنَ الْکُفَّارِ

وہ کفار کو قتل کرتے اور اپنے آپ کو اون کے خون سے مطہر اور پاک کیا کرتے ہین - اور اسے وہ شریعت کے قواعد اور مناسک مین سے سمجہتے ہین -

اسکی اور بہی بہت بیتین ہین - یہ سنکر رسول اللہ نے اپنی چادر جو آپ اوڑہے ہوئے تہے اوسے اُڑہا دی -

جب حضرت معاویہ کا زمانہ آیا - تو اونہون نے کسی کو کعب کے پاس بہیجا - کہ رسول اللہ کی چادر وہ اونکے ہاتہہ فروخت کردے - کعب نے کہا کہ رسول اللہ کے کپڑے تو مین کسی کو نہ دونگا - لیکن جب کعب مرگیا - تو حضرت معاویہ نے وہ چادر بیس ہزار درہم (۲۰۰۰۰) دیکر اوس کی اولاد سے مول لے لی - یہی چادر ہے جو اس وقت (سنہ ۶۱۸ھ مین) خلفا کے پاس موجود ہے -

بعض لوگ یہ بہی کہتے ہین - کہ رسول اللہ نے کعب کے قتل اور اوسکی زبان قطع

قطع کرنے کا حکم دیا تھا۔ کیونکہ اوس نے ام ہانی بنت ابی طالب کی نسبت ایک غزل کہی تھی۔ اور اوس مین اوس کے حسن وجمال کا ذکر کیا تھا۔

غزوہ تبوک

۱۴۲ رسول اللہ کا غزوہ تبوک کی تیاری کرنا اور منافقون کا جی چرانا۔

جب رسول اللہ صلعم طائف سے لوٹ کر مدینہ پہونچے تو آپ وہان ذی الحجہ سے لیکر رجب تک مقیم رہے۔ پھر آپ نے لوگون کو حکم دیا۔ کہ روم کی غزا کے لئے تیاری کرین۔ آپ نے اپنے مقصد کا حال اونہین اسلئے بتا دیا تھا۔ کہ بہت دور جانا تھا۔ اور شدت کی گرمی تھی۔ اور دشمن بڑا قوی تھا۔ اس سے پیشتر رسول اللہ کا یہ حال تھا۔ کہ جب کہین غزا کرتے تو جہان جانا ہوتا اوس کا حال کسی سے نہ کہتے بلکہ کچھ اور مشتہر کیا کرتے تھے۔

اس غزوہ کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ نبی صلعم کو یہ خبر ملی تھی۔ کہ پادشاہ روم کا اور اوس کے پاس کے نصرانی عربون کا رسول اللہ پر غزا کرنے کا ارادہ ہے۔ اس واسطے رسول اللہ نے اور مسلمانون نے تیاری کی۔ اور روم کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ مین گرمی سخت وشدت کی تھی۔ اور ملک مین پانی کا قحط ہو رہا تھا۔ اور لوگ بہت عسرت مین تھے۔ مدینہ مین اوس وقت پھل پختگی کے قریب آگئے تھے۔ لوگ چاہتے تھے کہ میوہ جات کھانے کے لئے قیام کرین۔ اس لئے اونہون نے تیاری تو کی مگر بے دلی اور کراہت کے ساتھ اسی لئے اس جیش کا نام جیش العسرۃ رکھا گیا تھا۔

رسول اللہ صلعم نے جد بن قیس سے جو روسار المنافقین مین سے تہا پوچہا - کہ بنی الاصفر (یعنی رومیون) سے شمشیر بازی اور لڑائی کو تیرا دل چاہتا ہے - کہا میرے لوگ سب جانتے ہین کہ مجھے عورتون سے بڑی محبت ہے اور مجھے یہ بہی خوف ہے کہ جب بنی الاصفر کی عورتون کو دیکھون گا تو مجہہ سے صبر نہ ہو سکے گا - اگر آپ کی مرضی ہو تو مجھے گہر ہی رہنے کی اجازت دیجیے - اور فتنہ مین مت ڈالیے - رسول اللہ نے فرمایا اچہا تجھے اجازت ہے پہر اللہ تعالیٰ کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی - وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي ط اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ط وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكٰفِرِينَ ط (اور ان ہی منافقون مین وہ نابکار بہی ہے جو کہتا ہے کہ مجھے گہر رہنے کی اجازت دیجیے - اور حسینان روم کی بلا مین نہ پہنسائیے - دیکہو یہ لوگ آپ ہی بلا مین گر پڑے ہین - حسینان روم کی بلا نہ سہی نافرمانی خدا کی ہی بلا سہی - اور جہنم بے شک سب کافرون کو گہیرے ہوئی ہے) اور بعض منافقین نے یہ بہی کہا تہا کہ ایسی گرمی مین گہر سے نہ نکلنا - اِس پر اللہ تعالیٰ کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ط لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ط (اور یہ منافق اور لوگون کو بہی سمجہانے لگے - کہ اِس گرمی مین گہر سے نہ نکلنا - سوا سے پیغمبر اِن لوگون سے کہو - کہ گرمی تو دوزخ کی آگ کی بہت شدید ہے کیا اچہا ہوتا جو انہین اتنی سمجہہ ہوتی) -

۱۴۳ حضرت ابوبکر عمر و عثمان وغیرہ کا عطیہ اور ابن اُبی کا غزوہ مین نہ جانا -

پہر نبی صلعم نے تیاری کی - اور حکم دیا کہ لوگ فی سبیل اللہ نفقہ دین اِس لیے دولتمندون نے غریبون کو جو کچہہ ہو سکا دہ دیا - حضرت ابوبکر کے پاس جو خیرات مین سے مال

دیتے دیتے ابھی باقی رہ گیا تہا وہ سب دیدیا (حضرت عمر کے عطیہ کا حال ابن الاثیر نے نہین لکھا ہے - مگر اونہون نے بہی اپنے مال کا نصف حصہ دیدیا تہا) حضرت عثمان نے ایک بہت بڑا عطیہ دیا - کہ کسی نے بہی اوس قدر نہین دیا کہتے ہین کہ تین سو اونٹ اور ایک ہزار دینار دئے تھے -

پہر کچہہ مسلمان روتے ہوئے نبی صلعم کے پاس آئے - جن مین سات آدمی انصار کے تہے - یہ لوگ بہت غریب تہے - اونہون نے عرض کیا کہ ہمارے پاس کوئی سواری نہین ہے سواری ہمین عنایت ہو - آپ نے فرمایا کہ میری پاس تو نہین ہے مین تمہین سواری کہان سے دون - ناچار وہ روتے ہوئے لوٹ گئے راستہ مین یامین بن عمیر بن کعب النضری ملا - اوس نے پوچہا کہ تم کیون روتے ہو - اونہون نے اپنا حال اوس سے بیان کیا - یہ سنکر ابو لیلی عبد الرحمن بن کعب اور عبد اللہ بن مغفل المزنی نے ایک اونٹ اونہین دیا - جس پر وہ یکے بعد دیگرے سوار ہوتے ہوئے رسول اللہ کے ساتھہ روانہ ہوئے اور کچہہ اعراب رسول اللہ پاس آئے - اور چلنے کے لئے عذر کرنے لگے - مگر اللہ تعالی نے اونکے عذر کو نہین مانا - کچہہ لوگ ایسے بہی تہے جو اِس وقت رسول اللہ کے ساتھہ غزوہ مین شریک نہ ہو سکے - اون کو منافقون کی طرح کچہہ دین مین تو شک نہ تہا - بلکہ اون کو واقعی عذر تہا - اِن مین کعب بن مالک مرارۃ بن الربیع ہلال بن امیہ اور ابو خیثمہ تہے -

پہر جب رسول اللہ صلعم روانہ ہوے تو عبد اللہ بن ابی بن سلول اپنے ہمراہیون سمیت جو اہل نفاق سے تہے رسول اللہ کے ساتھہ نہ گیا - اور مدینہ ہی مین رہ گیا -

۱۴۴ رسول اللہ کا علی کو اپنے اہل پر خلیفہ کرنا	اِس وقت رسول اللہ نے مدینہ پر (پہلے کیطرح

اور ہارون سے تشبیہ دینا اور رسول اللہ کے بعد کی خلافت کا اوس سے ثابت ہونا

سباع بن عرفطہ کو اپنا خلیفہ مقرر کیا- اور جیسے حضرت عثمان کو پہلے مدینہ مین اپنی اہل پر خلیفہ کر گئے تھے ایسے ہی اسوقت حضرت علی بن ابی طالب کو اپنی اہل پر خلیفہ کر گئے مگر منافقون نے افواہ اُڑا دی کہ رسول اللہ نے اونہین مدینہ مین استثقال کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے اور ساتھہ لیجانا اون کا رسول اللہ کو ایک بوجھہ معلوم ہوا ہے وہ کچھہ کام کے نہین ہین- جب حضرت علی نے یہ بات سُنی تو اونہون نے ہتیار لئے اور رسول اللہ کے پاس پہونچے- اور منافقون کی افواہ کا حال آپ کو سنایا- رسول اللہ نے فرمایا منافق جھوٹ بکتے ہین- مین نے تمھین اپنی اہل پر خلیفہ کیا ہے- جنھین مین مدینہ مین چھوڑ آیا ہون- تم جاؤ- اور میرے اہل اور اپنی اہل پر میری خلافت کرو- (مگر حضرت علی کو منافقون کی اس جھوٹی افواہ سے بڑا غصہ آرہا تھا- اور لڑائی سے لوٹ جانا نہین چاہتے تھے- اور اوسکی فضیلت و امتیاز بین الاقران کو چھوڑکر عورتون کی نگرانی مین پڑے رہنے کو ذلیل وحقیر سمجھتے تھے لیکن رسول اللہ کا بڑے دشمن سے مقابلہ تھا- اور معلوم نہ تھا کہ نتیجہ کیا ہو- اہل وعیال پر کسی شخص کا نگران رہنا ضرور تھا اس لئے آپ نے اون کی تسلی و دلدہی کے لیئے یہ بھی فرمایا- کہ) کیا تم اِس سے راضی نہین ہو- کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ کے لئے ہارون تھے- مگر میرے بعد نبی نہو گا- یہ سُنکر حضرت علی لوٹ گئے اور رسول اللہ آگے روانہ ہو گئے- (اِس حدیث سے شیعہ لوگ یہ دلیل لاتے ہین کہ رسول اللہ کے بعد قوم کی خلافت پر حضرت علی کا حق تھا- اور جو صحابہ نے اون سے یہ حق لے لیا- اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کو خلیفہ بنایا سو جتنے صحابہ اِس رائے مین شریک تھے وہ سب کافر تھے- جس سے تمام صحابہ کا فر

ٹہیر تے ہین۔ اور بعض رافضی یہان تک بہی بڑہ گئے ہین۔ کہ حضرت علی نے بہی جو اپنا حق لینے مین سستی کی۔ اور ابو بکر عمر اور عثمان سے خلافت چہیننے کے لیئے نہ لڑے یہ اون کا قصور تہا اور وہ بہی کافر تہے۔ نعوذ باللہ ایسے اعتقاد سے کہ جس سے تمام صحابہ ادنی و اعلی یک دم کافر ٹہیر جاتے ہین۔ تو پہلا اسلام پہر کہان رہا۔ رسول اللہ نے حضرت علی ہی کو خلیفہ نہین کیا تہا۔ بلکہ اور صحابہ کو بہی بار بار خلیفہ کیا کرتے تہے۔ اوس سے رسول اللہ کی بعد کی خلافت سے کیا تعلق ہے۔ اور اس وقت تو علی کو قوم پر خلیفہ ہی نہین کیا تہا۔ قوم تو رسول اللہ کے ساتہہ تہی۔ اون کو صرف اہل پر خلیفہ کیا تہا۔ حالانکہ جو بڑی خلافت مدینہ کی اور امامت کی تہی وہ سباع کو دی تہی اگر اس خلافت سے کچہہ حق پیدا ہوتا تو سباع کا حق بڑا تہا۔ نہ حضرت علی کا۔)

۱۴۵ ابو خیثمہ کا رسول اللہ کے پاس تبوک مین آنا۔

ابو خیثمہ جس کا ذکر ابہی اوپر آچکا ہے کئی روز مدینہ مین رہا۔ ایک روز وہ اپنے گہر سے باہر آیا۔ اوسکی دو بیبیان تہین۔ اون مین سے ہر ایک نے اپنے عریش مین چہڑکاؤ کیا تہا۔ اور ابو خیثمہ کے واسطے ٹہنڈا پانی رکہا تہا۔ اور کہانا بہی اوسکے لیئے تیار کیا تہا۔ جب اوس نے اپنے گہر مین ایسی آسایش دیکہی تو کہا۔ کہ رسول اللہ تو گرمی اور آندہیون مین ہون۔ اور ابو خیثمہ ایسے ٹہنڈے سایہ مین رہے اور ٹہنڈے پانی پیئے۔ یہ تو انصاف کی بات نہین ہے۔ واللہ مجہے یہ عریش اوسوقت تک حلال نہین کہ مین رسول اللہ کے پاس نہ جاؤن۔ پہر سفر کا توشہ مہیا کیا۔ اور اپنے پانی لیجانے کے اونٹ پر سوار ہو رسول اللہ کے پیچہے روانہ ہوا۔ اور جاکر تبوک مین خدمت سے فیض یاب ہوا۔ لوگون نے اوسے دیکہا تو عرض کیا یا رسول اللہ کوئی سوار آرہا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ابو خیثمہ

ہو گا۔ پھر اُستے نے مین دیکہ کر بولے۔ کہ ہان ہان ابوخیثمہ ہی تو ہے۔ پہر وہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا اور اپنا سب حال بیان کیا۔ رسول اللہ نے اوس کے لئے دعاے خیر دی۔

۴۷ احجر مین رسول اللہ کا ثمود کے چشمہ سے پانی پینے کی ممانعت کرنا اور آپ کی دعا سے پانی برسنا۔

رسول اللہ صلعم جب تبوک کو چلے۔ تو راستہ مین حجر کا علاقہ آیا۔ جہان قوم ثمود رہا کرتی تھی۔ وہان رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اس پانی کو کوئی نہ پیئے۔ اور نہ اوس سے وضو کرے۔ اور جو کسی کے پاس (اس پانی سے) گندہا ہوا آٹا ہو اوسے پہینک دو اور اپنے اونٹون کو کھلا دو۔ اور خود اوس کو نہ کھاؤ۔ اور تم مین سے کوئی شخص رات کو اکیلا نہ نکلے۔ سب آدمیون نے رسول اللہ کے حکم کی تعمیل کی۔ کوئی اکیلا باہر نہ گیا۔ مگر دو شخص بنی ساعدہ کے اکیلے اکیلے باہر چلے گئے۔ ایک تو اپنی قضاے حاجت کے لئے گیا تھا۔ اور دوسرا اپنا اونٹ ڈھونڈہنے کو نکلا تھا۔ پہلے کو تو خناق کی بیماری ہوگئی اور دوسرا جو اونٹ ڈھونڈہنے نکلا تھا ہوا مین اڑ گیا۔ اور کوہستان طی کے پہاڑون مین جا گیا۔ جب رسول اللہ کو اس کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کیا مین نے تمہین اکیلا نکلنے کے لئے منع نہین کیا تھا۔ پہر جس کو خناق کی بیماری ہوگئی تھی۔ اوس کے واسطے آپ نے دعا مانگی۔ اور وہ اچھا ہوگیا۔ دوسرا جسے ہوا اڑا لے گئی تھی اوسے طی نے جب رسول اللہ مدینہ لوٹ کر آئے تھے بطور تحفہ کے آپ کے پاس بھیجا تھا۔

یہان حجر مین لوگون کے پاس پانی نہ رہا۔ اِس لئے اونہون نے رسول اللہ سے پانی نہونے کی شکایت کی۔ آپ نے اللہ تعالی سے دعا مانگی۔ اور اللہ نے ایک ابر بھیجا۔

جس سے مینہ برسا اور لوگ خوب سیراب ہو گئے - اس وقت ایک منافق بھی رسول اللہ کے ہمراہ تہا - جب مینہ آیا تو کسی مسلمان نے اوس سے کہا کہ اس کے بعد کیا ہو گا - یعنی اس ابر سے مینہ برسے گا یا نہین - بولا کہ یہ ابر کا ٹکڑا ہے اسی طرح گزر جائے گا -

۷۴ رسول اللہ کی اونٹنی کا گمنا اور آپ کا بے دیکھے بتا دینا اور ابن حزم اور ابن الصیت

رسول اللہ کی اونٹنی کہین راستہ مین کہو گہی تہی - آپ نے اپنے اصحاب سے جن مین عمارہ بن حزم بہی تہا اور جو بیعت عقبہ اور جنگ بدر مین شریک تہا فرمایا - کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ محمد تم سے تو آسمان کی خبرین بیان کیا کرتا ہے اور اتنا نہین جانتا کہ اوسکی اونٹنی کہان ہے - مین تو اس کے سوا جو اللہ تعالیٰ مجھے بتا دے اور کچہ بہی نہین جانتا ہون - وہ اونٹنی وادی کی فلان گہاٹی مین ایک درخت سے اولجہی ہوئی ہے اوسکی نکیل پیر مین اولجہ گئی ہے - یہ لوگ سنتے ہی وہان دوڑے اور اوسے درخت سے جا کر نکال لائے - اسکے بعد عمارہ اپنے لوگو مین آیا - اور از راہ تعجب رسول اللہ نے جو اپنے ناقہ کا حال بیان کر دیا تہا اوس کا ذکر کرنے لگا - زید بن الصیت قینقاعی منافق تہا اور عمارہ کے ہی لوگون مین رہتا تہا اوسی نے یہ بات کہی تہی کسی نے عمارہ سے کہدیا کہ زید نے اس اس طرح سے کہا تہا عمارہ سنتے ہی اوٹہا اور زید کی گردن پر لاتین مارین اور کہنے لگا کہ یہ آفت عظیم میرے ہی ہمراہیون مین ہے اور مجھے خبر بہی نہین - نکل یہان سے عدو اللہ بعض لوگ کہتے ہین کہ زید نے اپنی اس بات سے توبہ کر لی تہی - اور پہر اچہا مسلمان ہو گیا تہا - اور بعض کہتے ہین کہ نہین اوسنے توبہ نہین کی - ہمیشہ اوسے لوگ متہم کرتے رہے - اور وہ اسی حالت مین مر گیا -

۴۸ ابوذر کا لشکر سے پیچھے رہ جانا اور رسول اللہ کی پیشین گوئی اور عقل کے نزدیک اوسکی کوئی وجہ نہونا۔

ابوذر کا راستہ مین اونٹ تھک گیا جس سے ابوذر کو لشکر کے ساتھہ چلنا دشوار ہوگیا۔ اور وہ پیچھے رہ گیا لوگون نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ابوذر پیچھے رہ گیا۔ آپ نے فرمایا رہ جانے دو۔ اگر اوس مین کچھہ خیر ہوگی تو اللہ تعالیٰ اوسے تمھارے پاس پھر بھیجدے گا۔ آپ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی پیچھے رہ جاتا تو یہی فرمایا کرتے تھے۔

ابوذر اپنے اونٹ کے پاس ٹھیر گیا۔ اور جب اوسے دیر ہوگئی۔ تو اوس نے اپنا اسباب اونٹ پر سے لیا اور اپنی پیٹھہ پر لادکر رسول اللہ کے پیچھے پیچھے پیدل ہی چلدیا۔ لوگون نے دور سے دیکھا تو کہا یا رسول اللہ کوئی شخص اکیلا چلا آرہا ہے آپ نے فرمایا ابوذر ہوگا۔ جب لوگون نے غور سے دیکھا۔ تو بول اُٹھے۔ کہ ہان ہان ابوذر ہی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ابوذر پر خدا رحمت کرے۔ وہ اکیلا ہی جاے گا۔ اور اکیلا ہی مرے گا۔ اور اکیلا ہی اُٹھایا جاے گا۔ اور اوس کے جنازہ پر کچھہ مسلمان لوگ آئین گے۔

پھر جب حضرت عثمان نے ابوذر کو اون کی گستاخیون کے سبب سے ربذہ کو نکال دیا۔ تو وہان جاکر کچھہ عرصہ رہنے کے بعد وہ مر گئے۔ وہان اون کے ساتھہ اون کی عورت اور ایک غلام تھا۔ اونہون نے اپنے مرتے وقت اِن دونون کو وصیت کی۔ کہ اونہین غسل دیکر کفن دین۔ پھر جنازہ راستہ پر رکھدین۔ اور جو سب سے اول سوار آئین اون سے دفن مین استعانت لین چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا۔ کہ اسی مین عبد اللہ بن مسعود عراق کے کچھہ آدمیون کے ساتھہ آئے۔ اون کی بی بی نے اون سے

کہا کہ ابوذر مر گئے ہین - اِس سے ابن مسعود رو پڑے - اور کہا رسول اللہ نے سچ فرمایا تہا - کہ تو اکیلا ہی رہے گا اور اکیلا ہی مرے گا - اور اکیلا ہی اُٹھایا جاے گا - اور پہر اونہین دفن کر دیا (لیکن ابوذر نہ تو اکیلے ہی رہے نہ اکیلے مرے - کیونکہ اونکی بی بی اور غلام اون کے ساتہ تہے - یہ حدیث اور کتنی ہی اِس قسم کی حدیثین اون لوگون نے گڑہ لی ہین جنہین بعض صحابہ کبار کی شان مین کچہہ خلاف منظور تہا - کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ رسول اللہ کا ابوذر کی نسبت اِس پیشین گوئی سے کچہہ مقصد ہو ابوذر نے دین اسلام کے لیے کوئی ایسی بڑی خدمت نہین کی ہے کہ جس سے اون کے افعال کی نسبت رسول اللہ کو پیشین گوئی کی ضرورت ہوتی - اِس سے صرف اتنا ہی منظور ہے کہ کسی طرح حضرت عثمان کے واجبی حکم کی تذلیل کیجاے جو اونہون نے ابوذر کی نسبت دیا تہا -)

۴۹ ایلہ اذرح جربا اور مقنا والون کا جزیہ دینے پر اطاعت قبول کرنا -

پہر رسول اللہ صلعم تبوک مین پہونچے - وہان یوحنا بن روبہ والی ایلہ آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور جزیہ دینا منظور کیا - اور اس کا ایک نوشتہ بہی لکہدیا - اون کے جزیہ کی تعداد تین سو دینار تک پہونچی تہی - پہر اِس کے بعد خلفاے بنی امیہ نے (زمانہ کے مصالح اور آمدنی کی ترقی کو دیکہہ کر) اون پر کچہہ اور زیادہ کر دیا - لیکن جب عمر بن عبد العزیز کا زمانہ آیا تو اوس نے اون سے وہی تین سو دینار لیے -

اِسی طرح اذرح کے لوگون نے بہی سو دینار جزیہ دینا قبول کیا - اور یہ ٹہیرایا - کہ ہر سال رجب کے مہینے مین دیا کرین گے - اور اسی کے ساتہ اہل جربہ نے جزیہ دینے پر صلح کی - اور مقنا والون نے بہی یہ ٹہیرایا کہ اپنے ملک کی ایک چہارم پیداوار

دیا کرین گے۔

۵۰ خالد کا اکیدر والی دومۃ الجندل کو پکڑ کر لانا۔

اِسی زمانہ مین رسول اللہ صلعم نے خالد بن الولید کو اکیدر بن عبدالملک صاحب دومۃ الجندل کی طرف بہیجا۔ جو کندہ کے نصرانیون مین سے تہا۔ اور خالد سے کہا کہ اوسے نیل گاے کا شکار کرتے ہوئے تم پاؤگے (غالباً یہ بات مشہور ہو گی کہ وہ نیل گاے کا شکا ر بہت کہیلا کرتا ہے) خالد بن الولید فوراً روانہ ہوئے۔ اور اِس قدر قریب اوس کے قلعہ کے جا پہونچے۔ کہ وہان سے آدمی آنکہہ سے دیکہہ سکے۔ اکیدر اِس وقت اپنے مکان کی چہت پر تہا۔ اور شب کا وقت تہا کہ ایک نیل گاے اوسکے دروازہ پر آئی۔ اور کواڑون سے سینگ رگڑنے لگی۔ اکیدر کی عورت نے اوس سے کہا کہ یہ تماشا بہی کبہی تو نے دیکہا ہے۔ نیل گاے دروازہ سے سینگ رگڑ رہی ہے۔ اکیدر نے کہا واللہ کبہی نہین۔ پہر وہ قلعہ سے اُترا اور گہوڑے پر سوار ہوا۔ اور کچہہ اپنے اہل بیت کو ساتہہ لیا اور پہر نیل گاے کو پکڑنے کو چلا۔ کہ اسی مین اوسے رسول اللہ کی فوج ملگئی اور اونہون نے اوسے ہی شکار بنا کر پکڑ لیا۔ اور اوسکے بہائی حسان کو مار ڈالا۔ اور خالد نے اکیدر سے دیبا کی ایک قبا لی۔ جس پر سونے کا کام کیا ہوا تہا۔ اور اوسے رسول اللہ کی خدمت مین بہیجا یہان ایسی چیز عربون نے کبہی دیکہی بہی نہ تہی۔ اوسے مسلمان دیکہتے اور ہاتہہ لگا کر نہایت تعجب کرتے تہے۔ کہ دینا مین ایسی خوبصورت چیزین بہی بنا کرتی ہین۔ رسول اللہ نے فرمایا تم اِس سے تعجب کرتے ہو۔ سعد بن عبادہ کی مندیل جنت مین اِس سے کہین بہتر ہین۔

پہر جب خالد اکیدر کو لیکر رسول اللہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوے۔ تو آپ نے

اوس کی جان بخشی فرمائی۔ اور اوس سے جزیہ ٹھیراکر اوسے چھوڑ دیا۔

۱۵۱ رسول اللہ کی مراجعت مدینہ کو

رسول اللہ صلعم تبوک مین کوئی اونیس روز رہے اور اوس سے آگے نہ بڑہے۔ لیکن رومی اور عرب متنصرہ بھی آپ کی طرف نہ آئے۔ اس لئے رسول اللہ مدینہ کو واپس چلے آئے۔

۱۵۲ رسول اللہ کی دعا سے چشمہ وادی المشقق سے پانی نکلنا۔

راستہ مین واپسی کے وقت مسلمانون کو ایک چشمہ ملا جس کی سوت سے اسقدر پانی نکلتا تہا۔ کہ ایک یا دو سوار اوس سے پانی پی سکین۔ اس وادی کو جس مین یہ چشمہ تہا وادی المشقق کہتے تہے۔ رسول اللہ صلعم نے حکم دیا۔ کہ جو کوئی ہم سے آگے اس چشمہ پر پہونچے اوسے چاہیئے کہ اوسوقت تک پانی نہ پیئے۔ کہ ہم وہان نہ آجائین۔ لیکن کچہہ منافق آگے جا پہونچے۔ اور اوس سے پانی پی لیا۔ جب رسول اللہ صلعم وہان آئے تو لوگون نے آپ سے عرض کیا۔ آپ نے اون پر لعنت کی اور اونہین بددعا دی۔ پہر آپ ادہر اُترے۔ اور اپنا ہاتہہ اوس سوت کے نیچے رکہا۔ اوس سے اسوقت تہوڑا تہوڑا پانی نکل رہا تہا۔ آپ نے دعا کی کہ اوس سوت کے حوض مین خدا برکت دے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اوس مین سے نہایت زور سے پانی پہوٹ پڑا۔ اور تمام لوگون نے اوس سے پانی سیراب ہوکر پی لیا۔

۱۵۳ مسجد الضرار کا قبا مین بننا اور رسول اللہ کا اوسے تڑوا دینا۔

پہر رسول اللہ صلعم وہان سے مدینہ کو چلے۔ اور رفتہ رفتہ جب مدینہ کے قریب آئے تو آپ کو مسجد الضرار کے بننے کی خبر ملی۔ آپ نے مالک بن الدخشم کو بہیجا۔ اور اوس نے جاکر اوسے جلاکر گرادیا۔ (یہ ہم اوپر لکہہ آئے ہین کہ جب رسول اللہ مکہ سے ہجرت

کر کے مدینہ تشریف لائے تھے تو پہلے قبا مین آکر اترے تھے - اور وہان نماز پڑہی تھی - اوس محلہ کے لوگون نے ایک مسجد بنالی تھی - اور وہان رسول اللہ صلعم بھی ہفتہ عشرہ مین کبھی کبھی نماز کو جایا کرتے تھے - وہان بعض منافقین نے ایک اور مسجد بنانے کی تجویز کی - اور رسول اللہ سے عرض کیا - کہ پہلے آپ چلکر وہان نماز پڑہیے - آپ نے فرمایا کہ جب تبوک سے لوٹین گے تو وہان آتے وقت نماز پڑہین گے - لیکن اب معلوم ہوا - کہ وہ مسجد منافقین نے مسلمانون مین پہوٹ ڈالنے کے لئے بنائی ہے - اس لئے رسول اللہ نے اوسے گرادیا -) اس باب مین اللہ تعالی کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی ہے والذین اتخذوا مسجدا ضرارا وکفرا وتفریقا بین المومنین وارصادا لمن حارب اللہ ورسولہ من قبل ط ولیحلفن ان اردنا الا الحسنی ط واللہ یشہد انہم لکاذبون ط لا تقم فیہ ابدا لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ ط فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المتطہرین ط افمن اسس بنیانہ علی تقوی من اللہ ورضوان خیر ام من اسس بنیانہ علی شفا جرف ہار فانہار بہ فی نار جہنم ط واللہ لا یہدی القوم الظالمین ط لا یزال بنیانہم الذی بنوا ریبۃ فی قلوبہم الا ان تقطع قلوبہم ط واللہ علیم حکیم (اور ایک قسم کے منافق وہ بھی ہین جنہون نے اس غرض سے ایک مسجد بنا کھڑی کی کہ مسلمانون کو نقصان پہونچائین - اور خدا اور رسول کے ساتہہ کفر کرین - اور مسلمانون مین پہوٹ ڈالین اور اون لوگون کو پناہ دین - جو اللہ اور اوس کے رسول کے ساتہہ پہلے لڑ چکے ہین - اور پوچہا جاوے گا تو قسمین کہانے لگین گے - کہ ہم نے تو نیکی کے سوا اور کسی قسم کا ارادہ نہین کیا ہے

اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہین سواے پیغمبر تم اوس مسجد مین کبھی جاکر کھڑے ہونا
ہان وہ مسجد جس کی بنیاد شروع دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے اوس کا البتہ حق ہے - کہ تم
اوس مین کھڑے ہوکر امامت کیا کرو - کیونکہ اوس مین ایسے لوگ ہین جو خوب پاک صاف
رہنے کو پسند کرتے ہین - اور اللہ خوب پاک صاف رہنے والون کو پسند کرتا ہے -
بھلا جو شخص خدا کے خوف اور اوسکی خوشنودی پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے وہ بہتر ہے یا وہ
جو ٹیس بہسے کہو کہلے کگار کے کنارہ پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے - پہر وہ عمارت دھڑام سے
اوسے لیکر جہنم کی آگ مین جا گرے - اور اللہ ظالم لوگون کو ہدایت نہین دیا کرتا - یہ عمارت جو
اِن لوگون نے بنائی ہے اِس کی وجہ سے اِن لوگون کے دلون مین ہمیشہ دہکر پکر رہے گی
یہان تک کہ آخر کار اوس عمارت کے گرا دئیے جانے سے اونکے دلون کے ٹکڑے
ٹکڑے ہوجائین گے - اور اللہ سب کے دلون کا حال جاننے والا اور صاحب تدبیر
وحکمت ہے) اِسے جن لوگون نے بنایا تہا وہ بارہ آدمی تہے - اور زمین اسکی
خذام بن خالد بنی عمرو بن عوف کے مکان سے لی گئی تہی -

۱۵۴ منافق اور غیر منافق متخلفین کی خطاؤن کا معاف ہونا -

پہر رسول اللہ صلعم مدینہ پہونچ گئے - اور یہ ذکر ہوچکا ہے کہ کچھہ منافقین رسول اللہ کے ساتھہ
نہ گئے تہے - جب رسول اللہ آئے تو اونہون نے اپنے عذر کئے - اور حلف
اُٹھائے کہ ہم فلان فلان سبب سے نہین گئے تہے - رسول اللہ نے اونہین معاف
کردیا - حالانکہ پہلے اللہ تعالیٰ نے اور اوس کے رسول نے اون کا عذر قبول نہین کیا تہا
اور جو تین آدمی کعب بن مالک ہلال بن امیہ اور مرارۃ بن الربیع بہی رسول اللہ کے
ساتھہ نہ گئے تہے - اور اون کے دلون مین دین کی طرف سے کچھہ شک اور بے دینی کی

طرف سے نفاق نہ تھا اون کی نسبت رسول اللہ نے حکم دیا۔ کہ اون سے کوئی کلام نہ کرے۔ اِس سے لوگون نے اون سے بات چیت کرنا چھوڑ دی۔ پچاس دن تک وہ اِس طرح معتوب رہے پہر جب خداتعالیٰ نے اون کی توبہ منظور کرلی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منہم ط ثم تاب علیہم انہ بہم رءوف رحیم ط وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا حتے اذا ضاقت علیہم الارض بما رحبت وضاقت علیہم انفسہم وظنوا ان لا ملجا من اللہ الا الیہ ط ثم تاب علیہم لیتوبوا ط ان اللہ ھو التواب الرحیم یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ط (اللہ نے نبی پر بڑا ہی فضل کیا اور نیز مہاجرین اور انصار پر جنہون نے تنگ دستی اور عسرت کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا۔ اور ساتھ بہی دیا تو ایسے نازک وقت مین جب کہ اون سے بعض کے دل ڈگمگا رہے تھے۔ پہر اوسی نے اون پر بہی اپنا فضل کیا۔ کہ اون کو سنبھال لیا۔ اِس مین شک نہین کہ خدا ان سب پر نہایت درجہ مہربان اور رحمت کرنے والا ہے۔ اور علیٰ ہذا القیاس اون تین شخصون پر بہی جو بانتظار امر خدا ملتوی رکہے گئے تھے یہان تک کہ جب زمین باوجود فراخی اون پر تنگی کرنے لگی۔ تو وہ اپنی جان سے بہی تنگ آ گئے۔ اور سمجھ لیا۔ کہ خدا کی گرفت سے اوس کے سوا اور کہین پناہ نہین۔ پہر خدا نے اون کی توبہ قبول کرلی۔ تاکہ قبول توبہ کے شکریہ مین آیندہ کے لیے بہی توبہ کیے رہین۔ بیشک اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ مسلمانون خدا کے غضب سے ڈرو۔ اور سچ بولنے والون کے زمرہ مین رہو) اور رسول اللہ صلعم جب مدینہ آ گئے ہین تو اوس وقت رمضان کا مہینا تھا۔

عروۃ بن مسعود الثقفی کا رسول اللہ پاس آنا

۱۵۵ عروہ کا اسلام اور اپنی قوم مین جاکر دعوت اسلام کرنا اور مارا جانا۔

اسی سال عروۃ بن مسعود الثقفی مسلمان ہوکر رسول اللہ پاس آیا۔ مگر بعض نے کہا ہے کہ وہ اوس وقت رسول اللہ صلعم پاس راستہ مین آیا تھا جب کہ آپ طائف سے مراجعت فرماکر آرہے تھے اوس نے آکر درخواست کی کہ یا رسول اللہ مجھے آپ اجازت دیجیے کہ مین اپنی قوم کے پاس چلا جاؤن۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ تجھے مار ڈالین گے عروہ نے کہا کہ وہ مجھسے اسقدر محبت کرتے ہین کہ میری بات سے وہ کبھی انکار نکرینگے اوسے امید تھی کہ وہ بھی اسلام لاتے مین اوس کی موافقت کرین گے۔ اور اوسکی منزلت کا خیال رکھین گے۔

لیکن جب وہ لوٹ کر طائف کو گیا۔ تو اپنے بالاخانہ پر چڑہا۔ اور وہان سے لوگون کے سامنے ہوکر اپنے اسلام کا اظہار کیا۔ اور اونہین بھی اپنی طرف بلایا۔ مگر اونہون نے اوسکے تیر مارے جس سے ایک تیر اوسکے جا لگا اور وہ مارا گیا۔ اوسکے مرنے کے وقت کسی نے اوس سے پوچھا کہ تیرا قتل کیسا ہے۔ کہا یہ اللہ تعالی کی کرامت ہے کہ اوس نے مجھے شہادت عطا فرمائی۔ اور میرا وہی درجہ ہے جو اون شہدا کا درجہ ہے جو رسول اللہ کے ساتھہ شہید ہوئے تھے۔ پہر جب وہ مرگیا تو اوسے اونہون نے شہدا کے ساتھہ دفن کردیا جو رسول اللہ کے ساتھہ شہید ہوئے تھے۔ اور رسول اللہ صلعم نے اوس کی نسبت فرمایا کہ اوس کی مثل اپنی قوم مین وہی ہے جو صاحب یس کی اپنی قوم مین تھی۔

وفد ثقیف کا رسول اللہ پاس آنا

۹ھ ثقیف کا وفد رسول اللہ کے پاس آنا اور لات کے نہ توڑنے اور نماز کے معاف کرنے کی درخواست کرنا اور اون کا اسلام

اسی سال رمضان کے مہینے مین رسول اللہ پاس ثقیف کا وفد آیا اوس کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ اونہون نے دیکھا چارون طرف سے عرب اونکے قتال کے لئے اُٹھ کھڑے ہوے اور روز اون کو لوٹتے مارتے ہین۔ چنانچہ اون مین سے جس نے سب سے بڑی مضرت اونہین پہونچائی تھی وہ مالک بن عوف النصری تھا۔ جب کوئی مال اون کا بستی سے نکلتا تو اوسے لوٹ لیتا اور جب کوئی انسان باہر آتا تو اوسے پکڑ لیتا تھا۔ اِس واسطے وہ لاچار ہو گئے۔ اور سب نے مجتمع ہو کر عبد یالیل بن عمرو بن عمیر اور حکم بن عمرو بن وہب اور شرجیل بن عیلان کو روانہ کیا جو احلاف مین سے تھے اور بنی مالک مین سے عثمان بن ابی العاص اور اوس بن عوف اور نمیر بن خرشہ بھی روانہ ہوے۔ اور طائف سے نکل کر رسول اللہ پاس مدینہ مین پہونچے۔ آپ نے اونہین مسجد کے قبہ مین ٹھیرایا۔ اور رسول اللہ صلعم سے پیغام سلام شروع ہوئے رسول اللہ کے اور اس وفد کے درمیان خالد بن سعید بن العاص جاتا آتا تھا۔ اور رسول اللہ صلعم اون کے کھانے کا سامان اون کے پاس خالد کے ہاتھ بھیجتے تھے۔ لیکن یہ لوگ شبہہ کے سبب کھانا اوس وقت نہ کھاتے تھے کہ جب تک خالد اوس کھانے مین سے نہ کھا لیتا تھا۔ پھر جب وہ مسلمان ہو گئے تو بے کھٹکے کھانے لگے۔

اونہون نے رسول اللہ صلعم سے درخواست کی تھی۔ کہ آپ طاغیہ کو یعنی لات بت کو تین برس تک نہ توڑین۔ مگر رسول اللہ نے اِس سے انکار کیا۔ اِس سے اون کا

مقصد یہ تہا - کہ وہ اپنی قوم کے سفہا اور عورتون سے سلامت رہین - اور اون سے اپنی جان بچائین - اگرچہ اونہون نے بہت کوشش کی اور ایک مہینا ٹھیرے رہے - لیکن رسول اللہ نے ہرگز اسے منظور نہ کیا -

یہ بہی اونہون نے درخواست کی تہی کہ اون سے نماز معاف کردی جائے - آپ نے فرمایا وہ قوم کسی کام کی نہین جس مین نماز پڑہنے کا دستور نہین - آخر اونہون نے اِن سب باتون کو مان لیا - اور مسلمان ہو گئے - اور رسول اللہ صلعم نے اون پر عثمان بن ابی العاص کو امیر مقرر کیا - جو اگرچہ اون مین چہوٹا تہا مگر اسلام کی طرف اوسکو بڑی رغبت تہی - اور دین کی باتون مین بڑا فقیہ ہو گیا تہا -

۵۷ امغیرہ اور ابوسفیان بن حرب کا لات کو جاکر توڑنا اور مشرک باپ کے ساتہہ صلہ رحم کا حکم دینا -

پہر وہ اپنی بلاد کو لوٹ گئے اور رسول اللہ صلعم نے اون کے ساتہہ مغیرہ بن شعبہ اور ابوسفیان بن حرب کو بہیجا - کہ طاغیہ کو جاکر گرا دین اِن مین سے مغیرہ آگے گیا - اور جاکر اوسے گرا دیا - اِس بت کے گراتے وقت مغیرہ کی قوم کے لوگ جو بنی شعیب سے تہے اوسکی حفاظت کے لئے موجود تہے - کہ کہین کوئی اوسکے تیر نہ مارے - اور اوس وقت عورتین ننگے سر باہر نکل آئین اور اوس پر روتی تہین - مغیرہ نے جو زیور اور مال اوس بت کے پاس تہا اوسے لے لیا -

جب عروہ اور اسود مارے گئے تو ابوملیح بن عروۃ بن مسعود اور قارب بن الاسود بن مسعود دونون رسول اللہ پاس آئے رسول اللہ صلعم نے اون سے کہا - کہ وہ عروہ اور اسود کا دَین ادا کرین - اِس لئے اونہون نے دَین ادا کر دیا - اسود ان مین سے کافر ہی مرا تہا - اِس لئے اوسکے بیٹے نے رسول اللہ سے پوچہا کہ کیا مین اپنے باپ کا دَین ادا کرون وہ تو کافر

مرا ہے آپ نے فرمایا کہ مسلمان پر اپنی قرابت کا پاس ضرور ہے - یعنی تو تو مسلمان ہو گیا ہے - اِس لئے تجھے باپ کے ساتھ صلہ رحم کرنا چاہیئے گو وہ مشرک ہی کیون نہ مرا ہو -

غزوہ طی اور عدی بن حاتم کا اسلام

۱۵۸ حضرت علی کا سریہ بنی طی پر - اِسی ۹؁ھ ہجری کے ماہ ربیع الآخر مین نبی صلعم نے علیؑ بن ابی طالب کو طی کی طرف بھیجا - اور اونہین حکم دیا کہ وہان جا کر اون کے صنم فلس کو گرا دین - حضرت علی اون کی طرف گئے - اور اون پر تاخت کر کے اونہین لوٹ لیا - اور اون کی عورتون بچون کو پکڑ کر بت کو توڑ ڈالا -

اِس بت کے اوپر دو تلوارین لٹکتی تہین - ایک کا نام مخذم اور دوسری کا رسوب تہا - یہ بہی علیؑ نے لے لین - اور اونہین رسول اللہ صلعم پاس لے آئے - یہ تلوارین حارث بن ابی شمر نے ہدیہ کے طور پر بت کو بہیجی تہین - اور وہ اوس پر لٹکا دی گئی تہین -

اور اسی وقت حاتم کی بیٹی بہی پکڑی گئی - اور مدینہ کو رسول اللہ پاس قیدیون مین آئی رسول اللہ نے اوسے چہوڑ دیا -

۱۵۹ عدی بن حاتم کا اسلام اور رسول اللہ کی پیشین گوئی فتوحات اسلامیہ کی نسبت عدی بن حاتم کے اسلام لانے کا سبب اس طرح ہوا تہا - عدی بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ کے پاس سوار آئے - اور میری بہن اور آدمیون کو پکڑ کر لے گئے اور رسول اللہ کے پاس اونہین حاضر کیا - میری بہن نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ تو مر گیا - اور وافد روپوش ہو کر بہاگ گیا کہ وہ آپ پاس آتا اور مجھے چہڑا کر لے جاتا - آپ مجھہ پر مہربانی کرین اللہ نے آپ پر مہربانی کی ہے - رسول اللہ نے پوچہا تیرا وافد کون ہے - عرض کیا عدی

بن حاتم - فرمایا وہ شخص جو اللہ اور اوسکے رسول سے بہاگا ہے - پہر آپ نے اوس پر احسان کیا (یعنی چہوڑ دیا) اِسوقت ایک شخص اُسکے پاس کہڑا تہا (وہ حضرت علیؑ ابن ابی طالب تہے) اونہون نے حاتم کی بیٹی سے کہا کہ رسول اللہ سے سواری بہی مانگ - اوس نے رسول اللہ سے سواری کے لئے عرض کیا - آپ نے اوس کے واسطے بہی حکم دیدیا اور اوسے کپڑے پہنائے - اور کچہہ نفقہ بہی عطا کیا گیا -

عدی کہتا ہے کہ مین طی کا بادشاہ تہا - اون سے مِرباعؑ (یعنی چوتہہ) لیتا تہا - اور مذہب میرا نصرانی تہا - جب رسول اللہ کی فوج آئی - تو مین اسلام والون سے شام کی طرف بہاگ گیا - اور دل مین یہ کہا کہ مین اپنے دین والون کے پاس رہونگا - آخر مین میری بہن میرے پاس شام کے ملک مین آئی - اور جو اوسے مین چہوڑ کر چلا گیا تہا اس پر مجہے ملامت کرنے لگی کہ تو گہر والون کو چہوڑ کر کیسے بہاگ گیا - پہر کہا کہ میرے نزدیک تو محمدؐ کے پاس بہت جلد چلا جا - اگر وہ نبی ہوگا تو جو جلدی اوس کے پاس جائیگا اوس کو اوسی قدر فضیلت ملے گی - اگر وہ بادشاہ ہوگا تو بہی تجہے عزت حاصل ہوگی - اور تو جو کچہہ ہے وہ تو تو ہے ہی - یعنی تیرا جو مذہب ہوگا وہ ہی مذہب رہے گا - اوسمین کچہہ فرق نہین آسکتا - عدی کہتا ہے اِس واسطے مین رسول اللہ کے پاس آیا - اور آپ کو سلام کیا - اور اپنا حال بتلایا - آپ اوسوقت مکان کو تشریف لئے جاتے تہے مین بہی آپ کے ساتہہ چلا - راستہ مین آپ کو ایک بوڑہیا ملی - اوس نے رسول اللہ کو کہڑا کر لیا - آپ اوس سے بہت دیر تک باتین کرتے رہے - اور اوس کی ضرورت کی نسبت گفتگو ہوتی رہی - مین نے کہا یہ شخص تو بادشاہ نہین ہے پہر مین آپ کے گہر مین گیا - آپ نے میرے لئے ایک مسند بچہادی اور خود زمین پر بیٹہہ گئے - مین نے

کہا یہ تو کسی طرح پادشاہ نہین ہو سکتا - پہر رسول اللہ نے مجہ سے کہا - کہ عدی تو مرباع لیا کرتا ہے وہ تیرے مذہب مین جائز نہین ہے - اور اسی لئے تجہے اسلام قبول کرنا بہی ناگوار ہوگا - کیونکہ ہم لوگ غریب ہین اور ہمارے دشمن بہت ہین - ہان البتہ اللہ تعالی آیندہ اون کو اتنا مال دے گا - کہ اوسکا کوئی لینے والا بہی نہ ملے گا - اور تو دیکہے گا کہ ایک عورت قادسیہ سے اپنے اونٹ پر اکیلی سوار ہوگی اور جاکر بیت اللہ کی زیارت کرے گی - اوس کو بجز اللہ کے اور کسی کا اندیشہ نہوگا اور تو دیکہے گا کہ بابل کے قصور ابیض فتح ہوجائین گے -

عدی کہتا ہے کہ مین پہر مسلمان ہوگیا - اور مین نے دیکہہ لیا کہ قصور ابیض تو فتح ہوگئے اور عورتین بہی اکیلی بیت اللہ کو زیارت کے واسطے جاتی ہین - اور اونہین راستہ مین بجز اللہ کے اور کسی کا خوف نہین ہوتا ہے - اسیطرح مجہے یقین ہے کہ وہ تیسری بات کہ مال ایسا بہہ پڑے گا جس کا کوئی لینے والا نہ ہوگا ضرور سچ نکلے گی -

رسول اللہ کے پاس وفود کا آنا

۱۶۰ عربون کا فوج فوج مسلمان ہونا

جب رسول اللہ صلعم نے مکہ فتح کر لیا - اور ثقیف بہی مسلمان ہو گئے - اور تبوک سے بہی آپ کو فراغت حاصل ہوگئی تو چارون طرف سے آپ کے پاس عرب کے وفود یعنی ایلچی آنے لگے عرب لوگ اسوقت تک اپنے اسلام لانے اور نہ لانے کے باب مین قریش کا انتظار کر رہے تھے اور چاہتے تھے کہ اس معاملہ مین قریش جو کارروائی کرین وہ ہی ہم بہی کرین - کیونکہ قریش لوگون کے امام اور حرم والے تھے - اور اسمعیل بن ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین تھے جسے سب

عرب والے مانتے اور کوئی اس سے انکار نہین کرتا تھا۔ اور یہی قریش تھے کہ جنھون نے رسول اللہ سے لڑائی کی تھی اور آپ کے خلاف مین کھڑے ہو گئے تھے۔ لیکن جب مکہ فتح ہو گیا اور قریش مسلمان ہو گئے۔ تو عربون نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ صلعم سے کسی طرح نہین لڑ سکتے۔ اور آپ کی عداوت کی اون مین طاقت نہین ہے۔ اس لئے عرب دین اسلام مین فوج فوج داخل ہونے لگے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ وَرَاَيۡتَ النَّاسَ يَدۡخُلُوۡنَ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا ۙ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ ؔ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ؕ (اے پیغمبر جب کہ خدا کی نصرت آپہونچی اور مکہ فتح ہو گیا۔ اور تم نے لوگون کو بچشم خود دیکھ لیا کہ دین خدا یعنی اسلام مین جوق جوق لوگ داخل ہو رہے ہین تو اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ اوسکی تسبیح و تقدیس مین مشغول ہو جاؤ۔ اور اوس سے گناہون کی معافی مانگو بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے)

۱۶۱ رسول اللہ کے پاس بنی اسد و بنی بلی و بنی ذرابین کی سفارتون کا آنا۔

اسی واسطے عربون کے وفود اس سن مین رسول اللہ کے پاس آئے چنانچہ بنی اسد کا وفد رسول اللہ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگے کہ اس سے پیشتر کہ آپ کسی آدمی کو ہمارے بلانے کے واسطے بھیجین ہم خود ہی آپ کے پاس چلے آئے۔ اسواسطے اللہ تعالے کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی يَمُنُّوۡنَ عَلَيۡكَ اَنۡ اَسۡلَمُوۡا‌ ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوۡا عَلَىَّ اِسۡلَامَكُمۡ‌ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيۡكُمۡ اَنۡ هَدٰٮكُمۡ لِلۡاِيۡمَانِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ‏ ۞ (اے پیغمبر یہ لوگ تم پر اپنے اسلام لانے سے منت رکھتے ہین۔ تم ان سے کہو کہ مجھ پر اپنے اسلام لانے سے منت مت رکھو۔ بلکہ اللہ تم پر منت رکھتا ہے کہ اوس

اوس نے تم کو ایمان کا راستہ دکھایا - بشرطیکہ تم دعوی اسلام مین سچے ہو) اسی سنہ مین زرابین کا وفد بھی آیا جس مین دس آدمی تھے -

۶۲ ابنی تمیم کے وفد کا آنا اور رسول اللہ کو چلا کر پکارنا اور اون کے خطیب و شاعر کا رسول اللہ کے خطیب و شاعر سے مقابلہ -

اور نیز اسی سنہ مین رسول اللہ پاس حاجب بن زرارۃ بن عدس کے ساتھ بنی تمیم کا وفد بھی آیا - جس مین اقرع بن حابس زبرقان بن بدر عمرو بن الاہتم قیس بن عاصم خبات معتمر بن زید ایک عظیم وفد کے ساتھ تھے - اور اونکے ساتھ عیینۃ بن الحصن الفزاری بھی تھا -

جب یہ لوگ مسجد نبوی مین داخل ہوے تو رسول اللہ کو چلا کر پکارا - کہ یا محمد باہر آئیے - اس سے رسول اللہ صلعم کو تکلیف ہوئی - اور آپ اونکے واسطے باہر نکلکر آئے - وہ آپ کو دیکھکر بولے کہ ہم اس لئے آئے ہین کہ باہم مفاخرت کرین - آپ ہمارے خطیب اور ہمارے شاعرون کو بولنے کی اجازت دیجئے - رسول اللہ نے اونہین بولنے کی اجازت دی اون مین سے ایک شخص عطارد نام اوٹھا - اور بولا اللہ کو سب طرح کی حمد ہے جس نے ہمارے اوپر فضل و کرم کیا - اور ہمین بادشاہی عطا فرمائی - اور مال و منال بہت کثرت سے عنایت کیا اوس سے ہم اچھے کام کرتے ہین - اور اوسی نے ہم کو اہل مشرق مین بڑا عزت والا اور بہت کثرت سے کیا ہے جو کوئی ہم سے مفاخرت کرے اوسے چاہیئے کہ وہ بھی جیسے ہم نے اپنے مکارم کو بیان کیا ہے بیان کرے -

رسول اللہ نے ثابت بن قیس کو حکم دیا - کہ اس شخص کا جواب دو - ثابت کھڑا ہوا اور کہا - اوس خدا ے پاک کو حمد و ثنا ہے کہ جو زمین اور آسمانون کا مالک ہے - اور

اوس نے اونہین پیدا کیا ہے - اور اوسی کا حکم اون مین جاری ہے - اوس کے فضل کے بغیر کوئی کام کبھی نہین ہوا - اوسی کی قدرت ہے کہ اوس نے ہمین بادشاہ کیا - اور اپنی خلق مین سے ایک رسول منتخب کیا جو نسب مین اکرم الناس اور گفتگو مین سب سے اصدق اور حسب مین سب سے افضل ہے - اوس پر اللہ تعالی نے ایک کتاب نازل کی - اور اپنے رسول کو خلق مین امین بنایا چنانچہ وہ تمام عالم کے لوگون مین برگزیدہ ہے - پہر اوس رسول نے خلق کو اسلام کی دعوت کی - اور اوس کی قوم کے اور زود رحم مہاجر اوس پر ایمان لائے - جو نسب مین اکرم اور چہرون کے احسن اور افعال مین خیر الناس ہین اون کے بعد جس قوم نے سب سے اوّل اللہ کی باتون کو قبول کیا اور رسول کی دعوت کو مانا وہ ہم ہین - اِس لئے ہم اللہ تعالی کے انصار اور اسکے رسول کے وزیر ہین - ہم لوگون سے اوس وقت تک لڑین گے کہ وہ ایمان نہ لائین - جب کوئی شخص اللہ پر اور اوس کے رسول پر ایمان لائے گا اوس کا خون اور اوس کا مال ہمارے لئے ممنوع اور حرام ہے - اور جو شخص کفر کرے گا اوس پر ہم اللہ کے واسطے ہمیشہ جہاد کرین گے - اوس کا قتل کرنا ہمارے لئے آسان ہے - والسلام علیکم -

پہر اونہون نے کہا یا رسول اللہ ہمارے شاعر کو بھی اجازت دیجیے - رسول اللہ نے اجازت دی پہر زبرقان بن بدر (شاعر) کہڑا ہوا - اور کہا ؎

نحن الکرام فلا حیّ یعادلنا	منّا الملوک وفینا تنصب البیع

ہم کرام اور بزرگ ہین کوئی حی ہماری برابری نہین کر سکتا - ہم مین ملوک ہوتے ہین اور بیعت ہم مین نصب کی جاتی ہے یعنی لوگ ہماری بیعت کیا کرتے ہین -

وكم قسرنا من الاحياء كلهم
عند النهاب وفضل العرب يتبع

ایسا ثابت ہوا ہے کہ لوٹ کے وقت ہم نے تمام احیا کو مغلوب کر لیا ہے (اسوقت ہم کو تمام عرب پر فضلیت حاصل ہے) اور عرب کی فضلیت گردش کیا کرتی ہے۔ اور باری باری سے ہمین آیا کرتی ہے۔

ونحن يطعم عند القحط مطعمنا
من الشواء اذا لم يونس القزع

ہم ایسے ہین کہ ہمارے کھانا کھلانیوالے اوس وقت جب کہ کہین طعام کی جھولی دکھائی نہ پڑے اور قحط ہو رہا ہو بھنا گوشت کھلایا کرتے ہین۔

بما ترى الناس تاتينا سراتهم
من كل ارض هويا ثم نصطنع

اسی سے آپ دیکھتے ہین کہ قومون کے سردار ملک کے ہر حصہ سے باشتیاق تمام ہماری طرف چلے آتے ہین۔ اور پھر ہم اونکے ساتھ احسان کرتے رہتے ہین۔

فننحر الكوم عبطا في ارومتنا
للنازلين اذا ما انزلوا شبعوا

اور مسافرون اور مہمانون کے لئے چھانٹ چھانٹ کر اپنے درختون کی جڑون کے پاس اونٹون کو ذبح کرتے ہین۔ اور اسی سے جب وہ لوگ ہمارے یہان ٹھیرتے ہین تو اونکا پیٹ بھر جاتا ہے۔

فلا ترانا الى حي نفاخرهم
الا استقادوا وكان الراس يقتطع

تم کسی حی کو ایسا نہ دیکھو گے کہ ہم نے اونکے روبرو فخر کیا ہو اور وہ ہم سے نہ دب گئے ہون۔ اور اگر ایسا نہوا تو اونکا سر اوڑا دیا گیا ہوگا۔

انا ابينا ولم يابى لنا احد
انا كذلك عند الفخر نرتفع

جب ہم لوگون سے منہ پھیرتے ہین تو اوسوقت کون ایسا ہے جو ہم سے منہ پھیرے اور ہماری اطاعت نہ کرے۔ فخر کے وقت ہم اسی طرح بلند ثابت ہوتے ہین۔

فَرُجِعُ القولُ والاخبارُ تُسْتَمَعُ		لمن تفاخرُنا فی ذاک یعرفُنا

جو شخص ہمسے مفاخرت کرے اور فخر کے باب مین گفتگو ہو تو وہ ہمارا حال خوب جانتا ہے کہ ہم کیسے ہین - کیونکہ باتین لوٹتی پلٹتی رہتی اور حالات مشہور ہوا کرتے ہین -

پھر اقرع بن حابس اون کی طرف سے اُٹھا اور یہ اشعار اوسنے پڑھے -

اِذا اختلفوا عندَ اِذکارِ المکارم		اَتینا کما یعرفُ الناس فضلَنا

ہم آپ کے پاس آئے ہین اس طرح پر کہ تمام لوگ ہماری فضیلت کو جانتے ہین - اوس وقت کہ لوگ مکارم کے ذکر و تذکرے کیا کرتے ہین - اور ایک دوسرے کی فضیلت کے بارہ مین اون مین اختلاف پڑا کرتا ہے -

واِنْ لیس فی ارضِ الحجازِ کدارم		واِنّا رُؤسُ الناسِ مِنْ کُلِّ مَعْشَرٍ

اور ہم لوگ ہر گروہ کے آدمیون کے سردار ہین - اور قبیلہ دارم کی طرح فخر و عزت والا سرزمین حجاز مین کوئی دوسرا شخص نہین ہے -

تکونُ بنجدٍ او بارضِ التّھائمِ		واِنّا لنا المِرْباعَ مِنْ کُلِّ غارۃٍ

اور ہمین لوگون کو ہر جگہہ کے مال غنیمت کی چوتھہ ملا کرتی ہے وہ غنیمت خواہ نجد مین ہو یا تہامہ کے علاقہ مین ہو (تہامہ اوس علاقہ کو کہتے ہین کہ جسمین مکہ بستا ہے)-

رسول اللہ کے ارشاد کے بموجب حسان نے اِسکے جواب مین چند اشعار پڑھے جن مین سے بعض یہ ہین ؎

یعودُ وبالاً عند ذکرِ المکارم		بنی دارمٍ لا تفخروا اِنّ فخرَکم

اے بنی دارم ہمارے روبرو فخر نہ کرو - کیونکہ ذکر مکارم کے وقت تمہارا فخر ہی تمہارے لئے وبال ہو جائیگا -

سَبلتم علینا تفخرون وانتم ۔۔۔ لنا خول من بین ظئر وخادم

تم ہمارے پاس فخر کرنے کے لیے آئے ہو۔ حالانکہ تم ہمارے مملوک ہو اور دایون اور خادمون کے کام کیا کرتے ہو۔

وافضل ما نلتم من المجد والعلا ۔۔۔ وفادتنا من بعد ذکر المکارم

بڑی بڑی مجد وعلا جو تم کو حاصل ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ تم ہمارے پاس سفیر ہو کر آئے ہو۔ اور پھر تم مکارم کا ہمارے روبرو ذکر کرتے ہو۔

فان کنتم جئتم لحقن دمائکم ۔۔۔ واموالکم ان تقسموا فی المقاسم

دیکھو تم اس لئے آئے ہو کہ اپنے خون معاف کراؤ۔ اور اپنے مال واپس لو تاکہ تم اپنے آپس مین انہین تقسیم کرو

فلا تجعلوا للہ انداداً واسلموا ۔۔۔ ولا تفخروا عند النبی بدارم

تو تمہین چاہیے کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ اور مسلمان ہو جاؤ اور دارم کے سبب سے نبی صلعم کے روبرو تفاخر و بڑائی نہ کرو۔

والا ورب البیت مالت اکفنا ۔۔۔ علی رؤسکم بالمرہفات الصوارم

ورنہ رب البیت کی قسم ہے کہ ہمارے ہاتھ تمہارے سرون پر تیز تلوارین لیے جھکین گے اور سر کاٹ کر پھینک دین گے

راوی کہتا ہے کہ حسان بن ثابت اوسوقت موجود نہ تھے۔ رسول اللہ صلعم نے انہین بلوایا۔ کہ اونکے شاعر کو جواب دین۔ حسان کہتے ہین کہ جب مین نے اون کا قول سُنا تو مین نے بھی اوسی کے طرق پر یہ اشعار کہے ہ

ان الذوائب من فہر واخوتہم ۔۔۔ قد بینوا سنۃ للناس تتبع

قبیلہ فہر کے شریف لوگون نے اور اونکے بھائی بندون نے ایسی سنت اور طریق مخلوق کے لئے نکالے ہین کہ جن پر لوگ چلا کرتے ہین اور اون پر لوگون کا عملدرآمد ہے۔

قومٌ اذا حاربوا ضرّوا عدوّهمُ او حاولوا النفع فی اشیاعهم نفعوا

وہ ایسے لوگ ہین کہ جب لڑائی لڑتے ہین تو اپنے دشمن کو نقصان و ضرر پہونچاتے ہین - اور جب نفع رسانی کا قصد کرتے ہین تو اوسوقت اپنے شیعون اور طرفدارون کو نفع پہونچاتے ہین

یرضی بها کلّ من کانت سریرته تقوی الاله وکلّ البرّ یصطنع

اوس طریق سے ہر ایسا شخص راضی ہے جسکی طبیعت مین اللہ کا خوف بیٹھا ہوا ہے اور ہر طرح کا نیک کام کیا کرتا ہے -

سجیّة تلک منهم غیر محدثة انّ الخلائق فاعلم شرّها البدع

اونکی یہ عادت کچھہ نئی نہین ہے (بلکہ قدیمی ہے) یہ یاد رکھو کہ جو عادتین نئی ہوتی ہین وہ بہت ہی بُری ہوتی ہین

ان کان فی الناس سبّاقون بعدهمُ فکلّ سبقٍ لادنی سبقهم تبعُ

اگر اونکے بعد کہین مخلوق مین کوئی سبّاق اور صاحب فضل کمال پیدا ہون تو ایسے ہونگے کہ اونکے ادنی سبقت سے بھی اون لوگون کی سبقت پیچھے اور گئی گذری ہوگی -

لا یرفع الناس ما اوهت اکفّهمُ عند الدّفاع و لا یوهون مارقعوا

جسے وہ لڑائی کے وقت اپنے ہاتھون سے پھاڑ دیتے ہین اوسے لوگ جوڑ نہین سکتے اور نہ جسے وہ جوڑ دیتے ہین اوسے پھاڑ سکتے ہین -

ان سابقوا الناس یوماً فاز سبقهمُ او وازنوا اهل مجدٍ بالنّدی متعوا

اگر وہ کبھی لوگون سے سابقت کرتے ہین تو وہ سبقت مین کامیاب ہوتے ہین - اور اگر وہ داد و دہش مین اہل مجد سے موازنہ کرتے ہین تو وزن مین بڑھ کر اُترتے ہین -

اعفّةٌ ذکرت فی الوحی عفّتهمُ لا یطمعون و لا یزری بهم طمع

وہ بے مانگے دینے والے ہین - اور اون کا بے مانگے دینا وحی مین مشہور ہے - اور اونمین طمع نہین ہے

اور نہ کسی کی طمع اونہین کوئی عیب نکال سکتی ہے -

لا یبخلون علی جار بفضلہم	ولا یمسہم من مطمع طبع

وہ اپنی جار سے اپنی نعمتون سے بخیلی نہین کرتے - اور نہ کسی لالچ دلانے والے سے اونکی طبیعت کو ہی لالچ کا میل کچیل ہی چہو سکتا ہے -

اذا نصبنا لحی لم ندب لہم	کما یدب الی الوحشیۃ الذرع

جب ہم کسی حی کی غارت کرنے کے واسطے کہڑے ہوتے ہین تو اونکی طرف آہستہ نہین چلتے جیسے کسی جنگلی جانور کے پیچہے اوسکا بچا چلتا ہو -

کانہم فی الوغی والموت مکتنع	اسد بحلیۃ فی ارساغہا فدع

وہ جس وقت لڑائی مین ہون تو موت (مخلوق پر) چلی آتی ہے اور وہ اوس وقت صورت مین شیر کی طرح ہوتے ہین کہ جنکے ہاتہ پیرون کے جوڑون مین کجی ہو -

اکرم بقوم رسول اللہ شیعتہم	اذ تفرقت الاہواء والشیع

رسول اللہ کی قوم اور اون لوگون کے گروہ عجب اکرم ہین (کہ سب کی ایک ہی خواہش اور سب کا ایک ہی گروہ ہے) حالانکہ دوسرے لوگون کی خواہشین اور گروہ متفرق اور جدا جدا ہین -

فانہم افضل الاحیاء کلہم	ان جد بالناس جد القول وسمعوا

کیونکہ وہ لوگ تمام احیا سے افضل و اکرم ہین - اگر لوگون مین کوئی بات سچ کسی نے کہی ہو یا اونہون نے کسی سے سنی ہو تو وہ یہ ہی بات ہے -

جب حسان فارغ ہو گئے تو اقرع بن حابس نے کہا اس شخص (یعنی رسول اللہ) کو کچہہ (غیب سے) مدد ملتی ہے اون کا خطیب ہمارے خطیب سے اور اون کا شاعر ہمارے شاعر سے بہتر ہے - پہر وہ مسلمان ہو گئے اور رسول اللہ صلعم نے اونہین

پناہ دی - انہین لوگون کی نسبت یہ آیت نازل ہوئی ہے - اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُـجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ - وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ - وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (اے پیغمبر جو لوگ تم کو تمہارے رہنے کے حجرون کے باہر سے پکارتے ہین - ان مین سے اکثر تو ایسے ہین جن کو مطلق عقل نہین - اور اگر یہ لوگ اتنا صبر کرتے کہ تم از خود حجرون سے نکل کر اِنکے پاس آتے تو اِنکے حق مین بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے)

۱۹۳ ملوک حمیر کے وفد اور قبیلہ بہرا اور بکا اور فزارہ اور ثعلبہ بن منقذ اور سعد بن بکر کے وفود -

اِسی سنہ مین رسول اللہ کے پاس ملوک حمیر کے خطوط آئے - جنہین حارث بن عبد کلال اور نعمان بن مُقرّن جسے بعض نے ذی رعین بھی بتایا ہے اور ہمدان قاصد لائے تھے - اِن خطوط مین اونہون نے اسلام کا اقرار کیا تھا - اور زرعہ ذو یزن نے مالک بن مرۃ الرہاوی کو آپ کے پاس بھیجکر اسلام کا اظہار کیا - اور رسول اللہ صلعم نے بھی اونکو خط لکھا اور اوس مین اون کو وہ باتین لکھین جن کے اسلام مین کرنے یا نہ کرنے کا حکم ہے - یعنی اون کو کیا کیا کرنا چاہئین اور کیا کیا چیزین اون پر حرام ہین -

اِسی سال قبیلہ بہرا کی سفارت بھی رسول اللہ صلعم پاس آئی - اور مقداد بن عمرو کے یہان اون کے رہنے کا انتظام ہوا اور اِسی سال بنی البکا کا وفد بھی آیا - اور نیز بنی فزارہ کا وفد بھی اِسی سال آیا - جس مین خارجۃ بن حصن بھی شامل تھا اور اِسی سال ثعلبہ بن منقذ کا وفد رسول اللہ پاس آیا -

اور نیز اِسی سال مین سعد بن بکر کا وفد بھی آپ کے پاس آیا جن کا وافد ضمام بن ثعلبۃ تھا - وہ آکر مسلمان ہو گیا - اور آپ سے اسلام کے شرائع کو دریافت کیا - اور

ایسی صداقت اوسکی باتون سے ظاہر ہوئی کہ جب وہ لوٹ کر اپنی قوم کی طرف چلا تو رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ اگر وہ اپنی باتون مین دل سے سچا ہے تو بے شک جنت مین داخل ہوگا۔ پہر جب وہ اپنی قوم کے پاس آیا تو لوگ اوسکے پاس اکٹھے ہوے اور ضمام نے جو اون سے سب سے اوّل کلام کیا وہ یہی تہا۔ کہ لات اور عزی بُرے ہین۔ اوس کی قوم والون نے کہا ایسا نہ کہو۔ برص اور جذام اور جنون سے ڈر۔ کہین تجھے یہ بیماریان نہ لگ جائین کیونکہ اونکے نزدیک لات اور عزی کے بُرا کہنے سے یہ بیماریان لگ جایا کرتی تہین۔ ضمام نے کہا بہلے مانسو لات اور عزی نہ تو کچھ نفع دے سکتے ہین اور نہ کچھ مضرت ہی پہونچا سکتے ہین۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول دنیا مین بہیجا ہے اور اوس پر ایک کتاب نازل کی ہے۔ اوس سے جن غلطیون مین تم پڑے ہوے ہو اوس سے نجات دیا ہے۔ اور اون سے کہا کہ مین تو مسلمان ہوگیا۔ ضمام کے کہنے کا اون لوگون پر ایسا اثر ہوا۔ اور اوس کی گفتگو نے اون کے دلون مین ایسی سرایت کی کہ شام کو اوسکی بستی مین نہ تو کوئی مشرک مرد رہا۔ اور نہ کوئی مشرک عورت رہی۔ اور اسی وجہ سے کہتے ہین کہ کسی قوم کا وافد ضمام بن ثعلبہ سے افضل نہین ہوا ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حج

۱۶۴ حضرت ابوبکر کا حج کو امیر ہوکر اور حضرت علی کا سورہ برات سنانے کو مکہ کو جانا

اسی سال حضرت ابوبکر حج کو لوگون کے ساتھ تشریف لے گئے رسول اللہ کی طرف سے اونکے ساتھ بیس بُدنہ تہے اور اون کے اپنے بدنہ پانچ تہے اور اونکے ساتھ تین سو آدمی تہے۔ جب وہ ذی الحلیفہ مین پہونچے۔

تو رسول اللہ صلعم نے اونکے پیچھے حضرت علی کو بہیجا - اور حکم دیا کہ وہ مشرکین کو مکہ مین جاکر سورہ برات سنادین - جب حضرت علی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے - اور جاکر رسول اللہ کا اون کو یہ حکم سنایا - تو حضرت ابوبکر واپس ہوکر رسول اللہ پاس آئے اور پوچھا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ کے یہان سے اور کوئی حکم میرے باب مین آیا ہے - آپ نے فرمایا کہ نہین - لیکن یہ مناسب ہے - کہ جو حکم میری طرف سے دیا جائے اوسے یا تو خود مین ہی لوگون کو سناؤن یا وہ شخص سناوے جو مجھہ سے ہی ہو - کیا ابوبکر تم اس سے راضی نہین ہو - کہ تم غار ثور مین میرے ساتہہ تھے - اور حوض پر بھی میرے ہمراہ ہوگے - ابوبکر نے عرض کیا بے شک مین راضی ہون - پہر ابوبکر قافلہ کے امیر ہوکر روانہ ہوے - اور لوگون نے حج کیا - اور عرب کے کفار نے بھی زمانۂ جاہلیت کے موافق اپنی عادت کے طور پر حج کیا - اور حضرت علی نے اونہین سورہ برات سنائی اور یوم الاضحیٰ کو منادی کی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے گا - اور نہ کوئی شخص برہنہ ہوکر بیت اللہ کا طواف کرے گا اور جن سے رسول اللہ سے کسی طرح کا عہد و پیمان ہے اوسکی مدت وہی رہے گی جو عہد و پیمان مین مقرر ہوئی ہے - جب مشرکون نے یہ بات سُنی پر حج سے لوٹے تو آپس مین ایک دوسرے نے ایک دوسرے کو ملامت کی - اور کہا کہ تم لوگ ابھی کس خیال مین ہو - اور کیا کر رہے ہو - قریش تو مسلمان ہوگئے تم سب کو بھی مسلمان ہونا چاہیئے - پہر وہ بھی مسلمان ہوگئے -

۱۶۵ فرضیت صدقات اور عمال کا تقرر

اسی سنہ مین صدقات کا دینا فرض ہوا - اور رسول اللہ صلعم نے اپنے عمال کو جابجا روانہ کیا -

۱۶۶ ام کلثوم بنت رسول اللہ زوجہ عثمان کا فوت

اسی سال کے شعبان مہینے مین ام کلثوم بنت النبی

نے وفات پائی - جو حضرت عثمان بن عفان کی بی بی تھین - اونہین اسما بنت عمیس (ماور محمد بن ابی بکر) اور صفیہ بنت عبدالمطلب نے اونہین غسل دیا - لیکن بعض نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ انصار کی بعض عورتون نے جن مین سے ایک ام عطیہ بھی تھی اونہین نہلایا تھا - اور رسول اللہ صلعم نے اون کی نماز پڑہائی - اور قبر مین اونہین ابوطلحہ نے اُتارا تھا -

۶۷ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کی موت اور حضرت عمر کی راے کے بموجب منافقین پر نماز پڑہنے کی ممانعت

اسی سال عبداللہ بن ابی بن سلول بھی جو راس المنافقین تھا مر گیا - اس کا مرض شوال کے مہینے مین شروع ہوا تھا - جب وہ مر گیا تو اوسکا بیٹا عبداللہ نبی صلعم کے پاس آیا - اور رسول اللہ کا قمیص اوسکے کفن کے واسطے مانگا - رسول اللہ صلعم نے اپنا قمیص اوسے دیا - اور عبداللہ نے اپنے باپ کو اوسکا کفن نہلا کر پہنایا - اور رسول اللہ صلعم چلے کہ اوس پر جا کر نماز پڑہین - حضرت عمر آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے - اور عرض کیا - یا رسول اللہ کیا آپ اوس پر نماز پڑہنے کو جاتے ہین - اوس نے تو فلان روز ایسا ایسا کہا تھا - اور اوسکی سب پچھلی باتین بیان کین - رسول اللہ سنکر مسکرانے لگے - اور فرمایا عمر ہٹ جاؤ - مجھے اللہ تعالی نے اختیار دیا ہے کہ مین چاہے تو ایسے لوگون کے لئے مغفرت مانگون یا نہ مانگون - اور مین نے اِن دونون مین سے مغفرت کا مانگنا پسند کیا ہے - مجھ سے اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ط (اے پیغمبر تم اگر ون کے لئے مغفرت چاہو یا نہ چاہو ونکے لئے یکسان ہے اگر ستر بار بھی ونکے لئے استغفار کرو تب بھی خدا تعالی اونہین ہرگز نہ بخشے گا) اور اگر مین جانتا کہ ستر بار سے زیادہ مانگنے سے بھی اوسکی مغفرت ہو جاے گی تو مین اس سے بھی زیادہ اونکے لئے مغفرت کی

درخواست کرتا - پہر رسول اللہ نے اوس پر نماز پڑہی اور قبر پر اوس وقت تک کہڑے رہے
کہ وہ دفن نہ ہو گیا - پہر اللہ تعالی کے بیان سے (اسی حضرت عمر کی راے بموجب)
اس باب مین یہ آیت نازل ہوئی (وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا ط
وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ ط اِنَّھُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ط وَمَاتُوْا وَھُمْ فٰسِقُوْنَ ط
(اور اے پیغمبر ان مین سے اگر کوئی مرجاے - تو تم ہرگز اوسکے جنازہ کی نماز نہ پڑہنا اور نہ اوس کی
قبر پر جاکر کہڑے ہونا - کیونکہ اونہون نے اللہ اور اوس کے رسول کے ساتہہ کفر کیا - اور وہ اسی
سرکشی کی ہی حالت مین مرگئے)-

۱۶۸ انجاشی اور ابو عامر کا مرنا اسی سال مین نبی صلعم نے مسلمانون کو خبر دی کہ نجاشی
پادشاہ حبش اپنے ملک مین مرگیا ہے جو رجب کے مہینے مین مرا تہا - اس پر
رسول اللہ صلعم نے غائبانہ نماز جنازہ پڑہی تہی -

اسی سنہ مین ابو عامر راہب بہی نجاشی کے پاس مرا تہا -

۱۰ سنہ ہجری کے واقعات

سفارت نجران عاقب و سید کے ساتہہ

۱۶۹ حضرت خالد کا اہل نجران کو جاکر مسلمان کرنا اور رسول اللہ کا ابن حزم کو وہان کا عامل مقرر کرنا -

اسی سال مین رسول اللہ صلعم نے نجران کی
طرف حضرت خالد بن الولید کو بنی الحارث
بن کعب کے پاس بہیجا - اور حکم دیا کہ وہ اونہین
اسلام کی دعوت کرین - اگر وہ مان جائین تو اونکے پاس قیام کرین اور اونہین اسلام کی

شرائع کی تعلیم کرین - اور اگر وہ نہ مانین تو تین مرتبہ اون سے یہی کہین - اور نہ ماننے پر اون سے لڑائی کرین -

جب خالد اونکے پاس گئے اور اونہین اسلام کی دعوت کی - اونہون نے خالد کی دعوت قبول کرلی - اور مسلمان ہو گئے - خالد اس لئے اونکے یہان ٹھیرے - اور رسول اللہ صلعم کو ایک عریضہ کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ یہ لوگ مسلمان ہو گئے -

پہر خالد وہان سے رسول اللہ پاس لوٹ آئے - اور اون کے ساتھہ اہل نجران کا ایک وفد بہی آیا جس مین قیس بن الحصن بن یزید بن قینان ذی الغصہ اور یزید بن عبد المدان وغیرہ تہے - وہ رسول اللہ پاس آئے اور آپ کی خدمت سے مشرف ہو کر آخر شوال یا ذی الحجہ مین چلے گئے -

رسول اللہ صلعم نے اون کے یہان عمرو بن حزم کو بہیجا - کہ وہ جا کر اونہین اسلام کے طریقہ سکہلا دین - اور اون سے صدقات وصول کرین - انہین رسول اللہ صلعم نے ایک نوشتہ بہی دیا تہا - رسول اللہ صلعم کی جس وقت وفات ہوئی ہے تو اوس وقت بہی عمرو بن حزم نجران کے عامل تہے -

۷۰ انصاری کی درخواست رسول اللہ سے مباہلہ کی اور پہر دو ہزار حلہ دینے پر صلح -

رہے نجران کے نصاری - سو اون کا یہ حال ہے - کہ اونہون نے عاقب اور سید دو وکیلون کو چند اور آدمیون کے ساتھہ رسول اللہ کے پاس بہیجا تہا کہ رسول اللہ سے مباہلہ کرین - (مباہلہ ایک دوسرے کو کوسنے اور بد دعا دینے کو کہتے ہین) اس واسطے رسول اللہ صلعم نے حضرت علیؑ اور بی بی فاطمہؓ اور حسنؑ اور حسینؑ کو اپنے ساتھہ لیا - اور اونکے مباہلہ کے واسطے مکان سے نکلے - لیکن جب نصاری کے وکیلون نے آپ کو دیکہا - تو کہا

یہ جھگڑے ایسے ہین - کہ اگر اونہون نے اللہ کو قسم دی - اور اوس سے درخواست کی
کہ پہاڑ کو گرا دے تو خدا تعالی ان کے کہنے سے اوسے بھی گرا دے گا - اور یہ کہکر
مباہلہ سے دست بردار ہوئے - اور اس بات پر صلح کر لی کہ دو ہزار حلے دیا کرین گے
جن مین سے ہر ایک کی قیمت چالیس درہم ہوگی - اور جب رسول اللہ کے رسول
اور قاصد اون کے پاس آوین گے تو اونکی ضیافت اور مہمانداری کیا کرین گے - رسول
اللہ نے اسے قبول فرمایا - اور اللہ تعالی کو واسطہ کر کے اون سے یہ عہد کیا کہ اون
کے دین سے کچھہ پرخاش نہ کی جائیگی - نہ اون سے عشر لیا جاوے گا - مگر اسی کے
ساتھہ یہ بھی شرط ٹھیرالی - کہ وہ سود نہ کہایا کرین - اور نہ سود پر کا کچھہ لین دین کیا کرین (ان نصرانیون
کی عربون سے اوس زمانہ مین وہ ہی نسبت تھی جو آجکل ہندوستان کے بنیون
کو ہندوستانی مسلمانون سے ہے کہ سود کے بوجھہ سے مسلمانون کی حالت اونہون
نے تباہ کر رکھی ہے - اور اس سے یہ مقصود تھا کہ عربون کو سود کے بوجھہ سے بچائین)

۱۷ - نجران کے نصرانیون کو حضرت عمر کا عرب سے نکالنا اور اونکے ان حلون کا خلیفہ رشید کے زمانہ تک کا حال -

جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوے تو اونہون نے
اون نصرانیون سے اسی عہد و پیمان کے
بموجب عمل کیا - لیکن جب حضرت عمر کا زمانہ آیا -
تو اونہون نے اہل کتاب کو (اون کی شرارتون کے باعث) حجاز سے نکالدیا اور اونکے
ساتھہ ان نجرانیون کو بھی باہر کیا ان مین سے کچھہ تو شام کو چلے گئے اور نجرانیۃ الکوفہ مین
جا بسے - اور حضرت عمر نے اون کی اون زمینون کی جو نجران مین تھین اور اون کے اموال
کی قیمت اونہین دیدی - لبعض لوگ اس معاملہ کو اس طرح بھی بیان کرتے ہین - کہ یہ نصرانی
بہت کثرت سے ہو گئے تھے - اور اون کی تعداد چالیس ہزار آدمی تک پہونچ گئی تھی -

کہین اون کے آپس مین کچھ تنازع ہوگیا - اور باہم حسد کرنے لگے - اور حضرت عمر بن الخطاب کے پاس آکر وخواست کی کہ اون کو جلاوطن کردین حضرت عمر بن الخطاب کو اون سے پہلے ہی خوف ہو رہا تھا - اور مسلمانون کے برخلاف اون سے اندیشہ تھا اونہون نے اون کی درخواست کو غنیمت سمجھا - اور اونہین عرب سے نکالدیا - جب اونہون نے نکالنے کا حکم دیا - تو نصاریٰ اپنی اس درخواست سے بڑے نادم اور پشیمان ہوے - اور التجا کی کہ حضرت عمر اپنا حکم منسوخ کردین - مگر آپ نے اونکی التجا پر کچھہ توجہ نہ کی - اور اپنا حکم جاری کرادیا -

پھر وہ اسی طرح حضرت عمر کی خلافت تک رہے - جب حضرت علی حاکم ہوے تو یہ لوگ اونکے پاس آئے اور اونہین قسم دیکر کہا کہ یہ آپ کے ہی ہاتھہ کا نوشتہ ہے - جو رسول اللہ کے زمانہ مین آپ نے لکھا تھا - مگر حضرت علی نے اون سے کہا - کہ حضرت عمر رشید الامر تھے اور اون کے معاملات بہت اچھے تھے - اون کا خلاف مین پسند نہین کرتا ہون -

حضرت عثمان نے اپنے زمانہ مین اون سے دو سو حلہ کم کردیے تھے - اور کوفہ مین جو نجرانیہ کا حاکم تھا وہ اپنے آدمیون کو اون نجرانیون کے پاس حلہ وصول کرنے کے لیے بھیجا کرتا تھا - جو شام اور اوس کے نواحی مین بسا کرتے تھے - پھر جب حضرت معاویہ اور یزید بن معاویہ کا زمانہ آیا - تو ان نجرانیون نے اون سے جاکر شکایت کی کہ ہمارے آدمی متفرق ہوگئے اور بہت لوگ مر گئے - اور کچھہ ہم سے مسلمان ہوگئے اور درحقیقت اون کی تعداد کم بھی ہوگئی تھی - اور اونہون نے حضرت معاویہ کو حضرت عثمان کا وہ نوشتہ بھی دکھایا - کہ جس سے اونہون نے دو سو حلے اون پر سے کم کردئے

تھے - اِس واسطے حضرت معاویہ نے اون سے اور دو سو حلے کم کر دیے - جس سے چار سو حلہ کم ہو گئے -

پھر جب حجاج بن یوسف الثقفی عراق کا حاکم ہوا - اور عبدالرحمن بن محمد بن الاشعث نے اوسکے برخلاف خروج کیا - تو حجاج نے دہاقین کو متہم کیا - کہ وہ عبدالرحمن سے ملے ہوئے ہین - اور انھین کے ساتھہ اِن نجرانیون پر بھی اِس کا اتھام لگایا - اور پھر اون پر پہلے کی طرح تیرہ سو حلے مقرر کر دیے - اور ۱۸۰۰ حلے اون سے وصول کیے -

پھر جب عمر بن عبدالعزیز حاکم ہوا - تو اونھون نے اوس سے شکایت کی کہ ہم لوگ فنا ہو گئے اور تعداد ہماری کم ہو گئی ہے - اور عربون نے ہمکو بہت غارت کر ڈالا ہے - اور حجاج نے ہم پر بڑے ظلم کیے ہین - عمر نے حکم دیا کہ اون کو شمار کیا جائے لیکن شمار سے معلوم ہوا کہ وہ پہلے سے دس گنا زیادہ ہو گئے ہین (مگر چونکہ عمر بن عبدالعزیز حجاج کے برخلاف تھا) اوس نے کہا کہ یہ صلح جزیہ والون کی سی ہے - لیکن اونکی زمین پر تو کوئی چیز پیدا نہین ہوتی ہے - اور مسلمان جو ہو گئے یا اونکے آدمی مر گئے اون سے جزیہ ساقط ہو گیا ہے - اِس لیے دو سو حلے اون پر لگا دیے -

پھر جب یوسف بن عمر الثقفی حاکم ہوا تو اوس نے اون سے وہی حلے لیے جو پہلے لیے جاتے تھے - اور حجاج کے حکم کی رعایت کی -

پھر جب سفاح خلیفہ ہوا - تو جس روز وہ کوفہ سے باہر نکلا ہے اوس روز یہ لوگ اوسکے راستہ مین سامنے آئے اور وہان پھول راستہ مین ڈالے - اور اوس پر سے پھول نثار کیے - جس سے سفاح کو اونکی اِس حرکت پر بڑا تعجب ہوا - پھر اونھون نے اپنا معاملہ اوسکے روبرو پیش کیا - اور اپنے اخوال بنی الحارث بن کعب کے ذریعہ سے

اسکی تقریب کی - عبداللہ بن الحارث نے خلیفہ سے اونکے معاملہ مین گفتگو کی - اس سے سفاح نے اون پر وہی دو سو حلے لینے کا حکم دیدیا -

پہر جب خلیفہ رشید حاکم ہوا - تو ان نصرانیون نے اوس سے جاکر عمال کے تنگ کرنے کی شکایت کی - اوس نے حکم دیا - کہ عمال سے اونہین کوئی تعلق نہ رہے - بلکہ وہ حلے بیت المال مین داخل کیا کرین - (یہان حلون کی تعداد مین جابجا کچہہ فرق معلوم ہوتا ہی)

۱۷۲ اسلامان اور غسان اور عامر کا وفد اور صرد بن عبداللہ کا اسلام اور جرش کے بنی خثعم پر اوسکی چڑہائی اور جرش والون کا مسلمان ہونا -

اسی سال کے ماہ شوال مین قبیلہ سلامان کا وفد آیا - جس مین سات آدمی تھے - اور اون کا سردار حبیب السلامانی تہا - اور اسی سال مین اسکے بعد ماہ رمضان مین غسان کا وفد آیا - اور نیز اسی رمضان کے مہینے مین بنی عامر کا وفد بہی آیا -

اور اسی سال ازد کا وفد بہی آیا - جن کا سردار صرد بن عبداللہ تہا اور اوسکے ساتہہ دس سے اوپر کچہہ آدمی تھے وہ مسلمان ہوگیا - اور رسول اللہ صلعم نے اوسے اون لوگون پر امیر بنادیا - جو اوس کی قوم کے مسلمان ہوگئے تھے اور حکم دیا کہ مشرکین پر جہاد کرے پہر صرد مدینہ جرش کی طرف گیا - وہان کچہہ یمن کے قبائل رہتے تھے - اور اون مین بنی خثعم بہی تھے - صرد نے اون کا کوئی ایک مہینے تک محاصرہ کیا - مگر جب اون پر کامیابی نہ ہوئی تو لوٹ آیا اور ایک پہاڑ تک چلا آیا - جس کا نام کشر تہا - اس پر جرش والون نے جانا کہ صرد بہاگا جاتا ہے وہ اسکے پیچہے جہپٹے - اور اوسے آلیا - صرد لوٹ پڑا اور اون سے خوب لڑا -

اسی زمانہ مین جرش والون نے اپنی قوم کے دو آدمی رسول اللہ صلعم پاس بہیجے تھے

کہ وہ جاکر آپ کا کچھہ حال دریافت کرین - یہ لوگ یہان رسول اللہ کے پاس ہی تھے
کہ آپ نے ایک روز فرمایا- کہ اللہ کے ملک مین شکر کہان پر ہے اون دونون نے
کہا کہ ہمارے ملک مین پہاڑ ہے جس کا نام کشر ہے - آپ نے فرمایا کہ وہ کشر
نہین ہے بلکہ شکر ہے - وہان اسوقت اللہ کے بدنہ ذبح ہو رہے ہین - یہ سُنکر
اون سے حضرت ابوبکر یا حضرت عثمان نے کہا ارے بہلے مانسو تم اپنی قوم کے
شکر بنو (یعنی رسول اللہ سے دعا چاہو) اِس پر اونہون نے رسول اللہ سے عرض کیا
کہ وہ اللہ تعالی سے دعا مانگین تاکہ یہ مصیبت اون کی قوم پر سے دفع ہو جائے - آپ
نے اون کے حق مین دعا کی اور فرمایا اے اللہ تو اون سے یہ مصیبت دور کر - پہر وہ
دونون آدمی رسول اللہ کے پاس سے اپنی قوم مین گئے - وہان اونہین معلوم ہوا کہ اون
کے لوگ اوسی روز اوسی ساعت مین جس وقت آپ نے اون سے یہ بات کہی تہی
وہان مارے گئے تھے - پہر وہان سے جرش کا وفد بہی رسول اللہ پاس آیا
اور وہ لوگ مسلمان ہو گئے -

۳۷ افروہ بن مسیک کا رسول اللہ پاس آنا اور آپ کا اوسے مذحج کے قبائل پر اور خالد بن سعد کو صدقات پر عامل مقرر کرنا

اِسی سال قبیلہ مراد کا وفد بہی آیا - جن کا وافد فروہ بن مسیک المرادی تہا - یہ لوگ بنی کندہ کے تابع تھے - اور اب اِس وقت فروہ ملوک
کندہ کو چہوڑ کر آیا تہا - اسلام کی اشاعت سے کچھہ روز پہلے قبیلہ مراد اور ہمدان مین ایک
لڑائی ہوئی تہی جس مین ہمدان کو مراد پر فتح ہوئی تہی - اور اونہون نے مراد کے بہت
لوگ مار ڈالے تھے - اور اِسی لیئے اِس لڑائی کا نام یوم الردم (قوسون کی آواز کا دن)
پڑ گیا تہا - اِس لڑائی مین ہمدان کا سردار اجدع بن مالک تہا جو مسروق کا باپ تہا -

فروہ نے اس لڑائی کی نسبت یہ اشعار کہے تھے ؎

فان نغلب فغلابون قدما	وان نهزم فغير مهزمينا

اگر ہم دشمنون پر غالب ہون تو کوئی بری بات نہین ہمیشہ سے ہم غالب ہی ہوتے آئے ہین۔ اور اگر ہمکو شکست ہی ہوتی رہے تب بھی کبھی ہم دشمن سے نہین بہاگتے ہین۔

وما ان طبنا جبن ولكن	منايانا ودولة آخرينا

اس وقت ہم پر کچھہ بزدلی ونامردی نے اثر نہین کیا تہا۔ بلکہ ہماری موتین آگئی تہین اور دوسرون کے نصیب مین دولت تہی۔

كذاك الدهر دولته سجال	تكر صروفه حينا وحينا

زمانہ کا یہی حال ہے۔ دولت ہمیشہ پلٹے کہاتی رہتی ہے۔ اور اوس کی گردشین وقتاً فوقتاً حملہ کیا کرتی ہین۔

فبينا مايسر به ويرضى	ولو لبست غضارته سنينا

ہم توکبھی کبھی ایسی حالت مین ہوتے ہین کہ جس سے ہم خوش وخرم ہوتے ہین اور اس کی سرسبزی اگرچہ کبھی کبھی سالہا سال تک رہتی ہے۔

اذا انقلبت به كرات دهر	فالفى للالى غبطوا طحينا

مگر یکایک زمانہ کے حملے آدمیون کو آکر لوٹ پلٹ دیتے ہین اور جن پر کہ لوگ غبطہ کرتے اور رشک کہاتے تھے وہ اونہین پیس ڈالتا ہے۔

ومن يغبط بريب الدهر منهم	يجد ريب الزمان لهم خؤونا

اور جو کوئی اون مین سے زمانہ کے فریب و مکر مین آجاتا ہے اوسے معلوم ہوجاتا ہے کہ زمانہ کی دہوکہ بازیان اونکے معاملون مین خوب خیانت کرتی ہین۔

فلو اخلد الملوك اذن خلدنا	ولو بقی الکرام اذن بقینا

اگر بڑے بڑے بادشاہ زمانہ مین ہمیشہ رہے ہوتے تو ہم بھی یہان ہمیشہ رہتے۔ اور اگر کرام اور معززین دنیا مین باقی رہتے تو ہم بھی باقی رہتے۔

فافنی ذلکم سروات قوم	کما افنی القرون الاولینا

یہی وجہ ہے۔ کہ اے سرداران قوم تمہین زمانہ نے اوسیطرح فنا کر دیا جس طرح اوس نے ہمارے پہلے لوگون کو فنا کر دیا ہے۔

جب فروہ اپنی قوم سے مفارقت کر کے رسول اللہ صلعم کی طرف چلا تو اوس نے یہ اشعار کہے ؎

لما رایت ملوک کندۃ اعرضت	کالرجل خان الرجل عرق نسائها

جب مین نے ملوک کندہ کو دیکھا کہ اونہون نے میری مدد سے چشم پوشی کر لی۔ جس طرح کسی کے پیر سے اوس کی رگ عرق النسا نے خیانت کی ہو (عرق النسا ایک رگ ہے جو ران سے ٹخنون تک چلی گئی ہے۔ اسمین جب درد ہوتا ہے تو انسان کو بڑی تکلیف ہوتی ہے)

یممت راحلتی اؤم محمدا	ارجو فضائلها وحسن ثرائها

تو مین نے اپنی سواری کا قصد کیا۔ کہ اوس پر سوار ہو کر محمد کے پاس چلا جاؤن۔ اور یہ امید کی۔ کہ اون کی قوم کے فضائل اور حسن ثرا اور خیر و برکت سے فائدہ اٹھاؤن۔

جب وہ رسول اللہ پاس پہونچا۔ تو آپ نے اوس سے فرمایا۔ فروہ کیا تجھے وہ مصیبت بری معلوم ہوئی تھی جو یوم الردم مین تیری قوم پر پڑی تھی۔ عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کون ہے جو اوس کی قوم پر ایسی مصیبت پڑی جیسی میری قوم پر پڑی تھی اور اوسے بری نہ معلوم ہو۔ رسول اللہ نے اوس سے فرمایا۔ کہ اسلام کے زمانہ مین اس سے تیری

قوم کو بہت فائدہ پہونچے گا - اور آپ نے فروہ کو قبیلہ مراد اور زبید اور تمام مذحج پر عامل مقرر کر دیا اور خالد بن سعید بن العاص کو بہی اوسکے ساتھہ بہیجا - جب آپ نے وفات پائی ہے تو یہ ہی وہان کے صدقات پر مقرر تہا -

۴۷ فروہ بن عمرو الجذامی کا اسلام اور رومیون کا اوسے مار ڈالنا -

اسی سال مین فروہ بن عمرو الجذامی و النفاثی نے اپنا قاصد رسول اللہ صلعم پاس بہیجکر اپنا اسلام ظاہر کیا - اور ایک بغلہ بیضا بہی ہدیۃً روانہ کیا - یہ فروہ روم والون کی طرف سے اون کے قرب وجوار کے عربون پر عامل تہا - اور شام کے علاقہ مین معان مقام پر رہتا تہا جب رومیون نے سُنا کہ فروہ مسلمان ہوگیا - تو اونہون نے اوسے بلا کر پکڑ لیا - اور قیدخانہ مین ڈالدیا اوس نے قیدخانہ مین جو شعر کہے تہے وہ یہ ہین ؎

طَرَقَتْ سُلَیمیٰ مُوهِناً فتبجانی	والروم بین الباب والقُربانِ

شام کو سُلیمیٰ (میری بی بی) اہانت کرتی ہوئی آئی اور اوسکی گفتگو نے مجہے غم مین ڈالدیا - اور اوسوقت وہ آئی کہ رومی لوگ دروازہ اور قربان گاہ کے درمیان کہڑے تہے (کہ مجہے قتل کر ڈالین)

صَدَّ الخیالَ وساءَہ ما قد رای	وهَمَمْتُ اَنْ اُغفِیَ وقد ابکانی

اور اوسکی گفتگو نے میرا خیال پلٹ دیا - اور جو کچہہ میرے خیال نے دیکہا وہ اوسے بُرا معلوم ہوا - اور مین نے چاہا کہ سو جاؤن اور اپنے خیال کو ٹال دون - مگر اوس نے مجہے رُلا دیا اور سونے نہ دیا -

لاتکحلنَّ العینَ بعدِی اِثمداً	سلمیٰ ولاتدنُنَّ للاِنسانِ

اسکے بعد سلمی آنکہون مین سرمہ نہ لگائیگی اور نہ کبہی کسی انسان کے قریب جائیگی -

جب روم والون نے ارادہ کر لیا کہ اوسے ایک چشمہ پر جسکا نام عفری تہا اور جو فلسطین مین واقع تہا صلیب دیدین تو اوس نے یہ اشعار کہے ؎

الا هل اتی اسلمیٰ بانّ خلیلها		علی ماءِ عضری فوق احدی الرواحلِ

کیا یہ حال سلمی کو معلوم ہو گیا ہے - کہ اوس کا دوست چشمہ عضری پر جو ایک منزل سے کچھ زیادہ دور ہے موجود ہے -

علی ناقةٍ لم یلقح الفحلُ امّها		مشذّبةٍ اطرافها بالمناجل

اور ایسے ناقہ پر سوار ہے کہ جس کی ماں پر سانڈ نہین گیا ہے - اور اوس ناقہ کو لوگ چارونطرف سے برچھون سے چھید چھید کر ہنکاتے ہین -

یہ اشعار اوس کے کتنے ہی اشعار مین سے ہم نے لکھدیے ہین - جب اوسے صلیب دینے لگے تو اوس نے یہ شعر کہا ؎

بلّغ سراتِ المسلمین باَنّنی		سلمٌ لربّی اُعظمی ومقامی

اے قاصد مسلمانون سے جا کر کہدے - کہ مین نے اپنی ہڈیان اور اپنا مقام اپنے رب کو سپرد کر دیا (یعنی مین مرگیا)

پھر اونہون نے اوس کی گردن مار کر صلیب پر چڑہا دیا -

۱۷۵ عمرو بن معدی کرب کا رسول اللہ پاس آنا اور مرتد ہونا -

اسی سال مین رسول اللہ پاس قبیلہ زبید کا وفد بھی آیا - اِن کا وافد عمرو بن معدی کرب تہا -

رسول اللہ نے اِس عمرو بن معدی کرب کے آنے سے پیشتر ہی زبید اور مراد قبیلون پر فروہ بن مسیک کو اسی سنہ مین عامل مقرر کر دیا تہا - جسکا ذکر اوپر آچکا ہے - جب عمرو رسول اللہ کے پاس سے لوٹ کر گیا - تو اپنی قوم بنی زبید مین اوس نے اقامت کرلی اِس قوم کا حاکم فروہ تہا - (عمرو کو یہ بات نہایت ناگوار تہی - اور چاہتا تہا کہ وہ اون پر امیر مقرر کیا جائے - مگر جب یہ مراد اوس کی حاصل نہوئی تو جب رسول اللہ نے وفات پائی

یہ عمرو مرتد ہو گیا۔

۷۶ ا عبد القیس کا وفد اور جارود و منذر بحرین والے۔

اسی سال مین رسول اللہ پاس قبیلہ عبد القیس کا وفد بھی آیا۔ ان مین ایک شخص جارود بن عمرو نصرانی بھی تھا۔ یہ مسلمان ہو گیا۔ اور جو اوسکے ساتھی تھے وہ بھی مسلمان ہو گئے جارود کا اسلام بہت ہی اچھا ہوا جس وقت نبی صلعم کی موت کے بعد قبائل عرب مرتد ہوئے ہین اور غرور کے ساتھ جس کا نام منذر بن النعمان تھا اوس کی قوم نے ارتداد کا ارادہ کیا تو اوس نے اپنی قوم والون کو اوس سے منع کیا تھا۔

رسول اللہ صلعم نے فتح مکہ سے قبل علاء بن الحضرمی کو منذر بن ساوی العبدری کے پاس بھیجا تھا۔ اور وہ مسلمان ہو گیا تھا۔ اور اسلام کا بڑا پابند تھا۔ پھر رسول اللہ صلعم کی جب وفات ہوئی۔ تو وہ بھی اوسی زمانہ مین مر گیا۔ بحرین والے ابھی مرتد بھی نہین ہونے پائے تھے۔ کہ اوس نے جنت کا راستہ لیا۔ اس وقت رسول اللہ کی طرف سے بحرین پر علاء بن الحضرمی امیر تھا۔

۷۷ ا بنی حنیفہ کے وفد کے ساتھ مسیلمہ کا رسول اللہ پاس آنا۔

بنی حنیفہ کا وفد بھی اسی سال آیا تھا۔ ان مین ایک شخص مسیلمہ بھی تھا۔ یہ آکر بنت الحارث کے گھر مین ٹھیرا تھا جو انصار کی ایک عورت تھی۔ اور رسول اللہ صلعم سے ملکر یمامہ کو لوٹ کر چلا گیا تھا وہان جاکر یہ نبی بن گیا۔ اور جھوٹ بکنے لگا۔ اور دعوی کیا کہ وہ نبوت مین رسول اللہ صلعم کا شریک ہے۔ بنی حنیفہ اسکے تابع ہو گئے۔ اور اسکو اونھون نے پیغمبر مان لیا۔

۷۸ ا بنی کندہ کا وفد اشعث کے ساتھ اور بنی محارب اور رہاوئین اور بنی عبس اور صدف و خولان اور عامر بن صعصعہ کے وفود اور عامر و اربد کا رسول اللہ سے غدر کا ارادہ۔

اسی سال بنی کندہ کا وفد بھی اشعث بن قیس کے ساتھ رسول اللہ پاس آیا جس مین ساٹھ ۶۰

سوار تھے - اشعث نے رسول اللہ سے کہا - کہ ہم بنی آکل المرار ہین - اور آپ بھی اکل المرار
کی اولاد مین ہین - نبی صلعم نے اوس سے فرمایا - کہ ہم بنی نضر بن کنانہ ہین - اپنی عورتون
سے ہم نسب نہین ملاتے - اور باپ دادا کو نہین چھوڑتے ہین -
اور اسی سال بنی محارب کا بھی وفد آیا - اور نیز رہاویین کا وفد بھی اسی سال آیا
جو مذحج کا ایک بطن ہے - اور اسی سال عبس کا وفد بھی آیا - اور صدف کا وفد بھی
اسی سال رسول اللہ پاس اوس وقت آیا جب کہ آپ حجۃ الوداع کو روانہ ہوے تھے
اور اسی سال خولان کا وفد بھی آیا - جس مین دس آدمی تھے اور بنی عامر بن صعصعہ کا وفد
بھی اسی سال آیا - جس مین عامر بن الطفیل اور اربد بن قیس اور جبار بن سُلمی ابن مالک بن
جعفر بھی تھے - اس عامر کا ارادہ تھا کہ رسول صلعم سے غدر کرے - اوس کی قوم نے
اوس سے کہا تھا کہ عرب لوگ مسلمان ہو گئے ہین تو بھی مسلمان ہو جا - اوس نے کہا مین
تو اس جوان کی پیروی اور اتباع نہ کرون گا - پھر اوس نے اربد سے کہا - کہ جب ہم
محمد کے پاس پہونچین تو مین اونہین باتون مین لگاؤن گا - اور تو پیچھے سے اون پر تلوار
کا وار کرنا - اور مار ڈالنا - جب یہ لوگ آپ پاس آئے تو اوس نے نبی صلعم سے باتین
کرنا شروع کین - تاکہ اربد آپ کو قتل کر دے - مگر اربد نے کچھ بھی نہین کیا - لیکن تب
بھی عامر نے رسول اللہ صلعم سے گفتگو مین کہا کہ مین آپ کی لڑائی کے لیے سوار اور پیادون
سے ملک کو بھر دون گا - غرض جب یہ سب آپ کے پاس سے لوٹے - تو رسول
اللہ صلعم نے دعا مانگی - کہ اے اللہ عامر کے مقابلہ مین تو میری مدد کر - عامر نے نکلکر
اربد سے کہا - کہ تو نے محمد کو کیون نہین قتل کیا - اربد نے کہا کہ جب مین نے اون
کے قتل کا ارادہ کیا - تو تو میرے اور اون کے درمیان مین آگیا اور تیرے سوا مجھے

اور کچھہ دکھائی ہی نہین دیا - تو کیا اوس وقت مین تجھہ پر تلوار چلاتا - پھر یہ لوگ لوٹ گئے - راستہ مین مشیت ایزدی نے اپنا جلوہ دکھایا - اور عامر کو طاعون نے آدبوچا جس سے وہ مرگیا - اس وقت وہ ایک سلولیہ عورت کے گھر مین تھا - اُس وقت جب وہ مر رہا تھا - تو اوس نے ازراہ حسرت یہ کہا - کہ غدود تو میرے ایسے اٹھہ کھڑے ہوئے ہین جیسے اونٹون کے غدود ہوتے ہین - اور میری موت ایک سولیہ عورت کے گھر مین ہوئی ہے - (اوسے افسوس اسکا تھا - کہ میدان جنگ مین لڑکر نہین مارا گیا - ایک ذلیل مقام پر بیماری سے مرا) اُدھر اربد پر بجلی گری اور وہ اوس سے جلکر مرگیا - اربد بن قیس لبید بن ربیعہ کا مادر زاد بھائی تھا -

۷۹ ابنی طے کا وفد اور زید الخیل اسی سال رسول اللہ پاس بنی طے کا وفد بھی آیا جس مین زید الخیل بھی تھے اور یہ اون لوگون کے سید تھے - یہ مسلمان ہوگئے - اور اسلام کے بڑے پابند رہے - ان کی نسبت رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے - کہ عرب کے جو لوگ میرے پاس آئے اون مین جن لوگون کی مین نے پہلے کچھہ تعریف سنی تھی اونہین مین نے اوس سے کم پایا - مگر زید الخیل ہی ایک ایسا شخص ہے جس کو مین نے پورا پایا پھر آپ نے اون کا نام زید الخیل کی بجاے زید الخیر رکھدیا - اور قریہ فید اونہین جاگیر مین دیا اور کچھہ ترین بھی اوسکے ساتھہ دی - پھر جب زید الخیر لوٹ کر گئے تو راستہ مین کسی قریہ مین اونہین بخار آیا اور وہ مرگئے -

۸۰ مسیلمہ اور رسول اللہ صلعم کی مراسلت اسی سال مین مسیلمہ کذاب نے رسول اللہ صلعم کو ایک خط لکھا - اور اوس مین بیان کیا کہ مین نبوت مین آپ کا شریک ہون - اور یہ خط اپنے دو آدمیون کے ہاتھہ رسول اللہ پاس بھیجا - رسول اللہ صلعم نے اون سے مسیلمہ کی

نبوت کی نسبت سوال کیا - اونہون نے کہا کہ وہ نبی ہے - اس پر آپ نے فرمایا - کہ اگر قاصدون کا قتل کرنا ناروا نہ ہوتا تو مین تم دونون کو قتل کرا دیتا - اور مسیلمہ کا خط یہ تہا - مِنْ مُسَیْلِمَةَ رَسُولِ اللهِ اِلٰی مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ قَدْ اُشْرِکْتُ مَعَكَ فِی الْاَمْرِ وَاِنَّ لَنَا نِصْفُ الْاَرْضِ وَلِقُرَیْشٍ نِصْفُهَا وَلٰکِنَّ قُرَیْشًا قَوْمٌ یَّعْتَدُوْنَ (یہ خط مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کے نام ہے - بعد حمد وثنا کے معلوم ہو کہ مین اور آپ اس (نبوت کے) کام مین شریک ہین - نصف زمین ہمارے لیے ہے اور نصف قریش کے لئے مگر قریش ایسے لوگ ہین کہ حد سے بڑہ جایا کرتے ہین) اس خط کا جواب رسول اللہ صلعم نے یہ لکہا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ اِلٰی مُسَیْلِمَةَ الْکَذَّابِ اَمَّا بَعْدُ فَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی فَاِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ (یہ خط محمد رسول اللہ کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام ہے - بعد حمد وثنا کے معلوم ہو کہ سلام اوس شخص پر ہے جو ہدایت کے راستہ کی تبعیت کرتا ہے - یہ تمام زمین اللہ کے لئے ہے وہ جسے چاہتا ہے اپنے بندون مین سے اوسے اوس کا وارث بنا دیتا ہے - اور عاقبت کی بہلائی متقیون کیواسطے ہے)

بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ مسیلمہ وغیرہ نے جو نبوت کے دعوے کیے تہے وہ حجۃ الوداع کے اور رسول اللہ کے اوس مرض کے بعد کیے تہے جس سے آپ نے انتقال فرمایا ہے جب لوگون نے سنا کہ آپ بیمار ہین تو اسود عنسی یمن مین اور مسیلمہ یمامہ مین اور طلیحہ بنی اسد مین اٹہہ کہڑے ہوے اور اونہون نے طرح طرح کے فتنہ وفساد برپا کیے -

رسول اللہ کا حضرت علی کو یمن بہیجنا اور ہمدان کا اسلام

۸۱ (سنہ) حضرت خالد اور علی کا یمن جانا اور یمن والون کا اسلام۔

اسی سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے حضرت علی کو یمن روانہ کیا۔ اس سے پیشتر حضرت خالد بن الولید کو رسول اللہ نے یمن والون کی طرف بہیجا تہا۔ کہ وہ جاکر اونہین اسلام کی دعوت کرین مگر اونہون نے اون کی بات نہ مانی۔ اس واسطے رسول اللہ نے اب حضرت علی کو بہیجا۔ اور اونہون نے حکم دیا۔ کہ خالد کو اور اون کے ہمراہیون مین سے جسے چاہین اوسے وہ اپنے ہمراہ لین۔ حضرت علی نے اونہین اپنے ساتھ لیا۔ اور جو خط رسول اللہ نے حضرت علی کو دیا تہا وہ پڑہ کر اونہون نے یمن والون کو سنایا۔ ہمدان سبکے سب ایک ہی دن مین مسلمان ہو گئے اس کا حال حضرت علی نے رسول اللہ صلعم کو لکہا۔ آپ نے خط کو سنکر تین مرتبہ فرمایا السلام علی ہمدان۔ پہر یمن والے پیاپے مسلمان ہونے لگے۔ اور حضرت علی نے اس کی رسول اللہ کو اطلاع دی۔ آپ نے اس خوشی مین اللہ تعالی کی جناب مین شکریہ کا سجدہ ادا کیا۔

رسول اللہ کا اپنے امرا کو صدقات پر مقرر کرنا

۸۲ رسول اللہ کا مہاجر زیاد عدی مالک زبرقان قیس اور علی کو صدقات پر عامل مقرر کرنا۔

اسی سنہ مین رسول اللہ نے اپنے امرا اور عمال صدقات کے وصول کرنے کے لئے بہیجے۔ مہاجر بن ابی امیہ بن مغیرہ کو صنعا کی طرف روانہ کیا۔ جس وقت وہان عنسی نے خروج کیا ہے تو یہ مہاجر اوسی جگہہ تہے۔ اور زیاد بن

لبید الانصاری کو آپ نے حضر موت کی طرف صدقات کے لیے بھیجا تھا - اور عدی بن حاتم الطائی کو بنی طے اور بنی اسد کے صدقات پر مقرر کیا - اور مالک بن نویرہ کو حنظلہ کے صدقات پر اور زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم کو سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے صدقات پر متعین فرمایا - اور علاء بن الحضرمی کو بحرین کی طرف بھیجدیا - اور علی بن ابیطالب کو نجران کی جانب روانہ کیا کہ وہان جاکر اون کے صدقات اور اون کا جزیہ وصول کرین اور پھر لوٹ آئین چنانچہ اونہون نے حکم کی تعمیل کی - اور لوٹ کر رسول اللہ صلعم کو مکہ مین حجتہ الوداع کے وقت ملے - اور لشکر مین ایک شخص کو اپنے بجا اپنے ہمراہیون سے مقرر کر آئے - اور نبی صلعم کے پاس کو سب سے آگے ہی چلدیے - اور مکہ مین آپ سے جا ملے - اوس شخص نے جسے علی لشکر پر مقرر کر گئے تھے لشکر پر توجہ کی اور وہ کپڑا جو حضرت علی کے ساتھ تھا اوس سے لشکر کے ہر ایک شخص کو ایک ایک حلہ بنا کر پہنا دیا جب لشکر مکہ کے قریب پہونچا تو علی اون لوگون سے ملنے کو نکلے اور جب اونہون نے وہ حلے دیکھے تو اون کے بدن پر سے اوتار ڈالے - اس کی لشکر والون نے رسول اللہ سے شکایت کی - اس واسطے رسول اللہ نے خطبہ کیا اور فرمایا کہ لوگو علی کی شکایت نہ کرو - وہ اللہ کے کامون مین بہت سخت ہین ۔

رسول اللہ کا حجتہ الوداع

۱۸۴ رسول اللہ کا حج کو جانا اور ایک خطبہ کرنا اور جاہلیت کے رسوم کو منسوخ فرمانا اور قتل و زنا کی حرمت اور نسی سے منع کرنا اور مناسک حج مخلوق کو سکھانا -	رسول اللہ صلعم اس حج کے واسطے ۲۵ - ذی قعدہ کو نکلے اور چلتے وقت لوگون سے کہدیا کہ حج کو جاتے ہین - جب آپ مقام

سرف مین آئے تو لوگون کو حکم دیا کہ حج کے احرام سے حلال ہو جائین اور اوسے عمرہ کا احرام کر لین صرف وہی لوگ حج کا احرام باندہے رہین جن کے پاس ہدی ہے۔ رسول اللہ صلعم کے پاس اور اور چند آدمیون کے پاس ہدی تہی۔

اسی مین حضرت علی آپ سے آکر ملے جو احرام باندہے ہوئے تہے۔ نبی صلعم نے اون سے فرمایا کہ تم بہی اسیطرح حلال ہو جاؤ جس طرح کہ تمہارے ہمراہی حلال ہو گئے ہین یعنی حج کا احرام کہول ڈالو۔ علی نے کہا کہ مین نے احرام باندہتے وقت وہی نیت کی ہے جو رسول اللہ نے نیت کی ہے۔ اس لئے وہ ویسے ہی اپنا احرام باندہے رہے

پہر رسول اللہ نے اپنی طرف سے اور نیز حضرت علی کی طرف سے قربانی کی۔ اور لوگون کے ساتہہ حج ادا کیا اور مناسک حج اونکو دکہائے اور حج کے طریق اونکو سکہائے اور ایک خطبہ کیا جس مین آپ نے وہ باتین بیان فرمائین جو مشہور ہین۔ چونکہ وہان آدمی بکثرت تہے اس لئے جو کچہہ آپ بیان فرماتے اوسے ربیعہ بن امیۃ بن خلف دور کے لوگون کو سناتے جاتے تہے۔ آپ نے پہلے تو اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی۔ اور پہر فرمایا لوگو میری بات سنو۔ شاید مین اس سال کے بعد اس موقف پر تم کو پہر کبہی نہ ملون گا۔ اے لوگو تمہارے خون اور تمہارے اموال تم مین سے ایک دوسرے کے لئے ایسے ہی حرام ہین جیسے کہ آج کا یہ روز حرام ہے (یعنی کسی کا کسی کو تم مین سے مار ڈالنا یا کسی کا کسی کے مال کو لے لینا تمہارے لئے حرام ہے) اور جو سود کسی کا کسی پر چاہئے ہے وہ باطل ہے کوئی دعوی اوس کا نہ کرے۔ صرف تم اپنے راس المال لے لو۔ اور عباس بن عبد المطلب کا سود جو کسی پر چاہئے ہے وہ کل معاف ہے۔ اور جاہلیت مین جو کسی نے کسی کا خون کیا ہے وہ معاف ہے۔ اوس کا قصاص

نہ لیا جاوے گا۔ اور سب سے اوّل ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا خون مین چھوڑ معاف کرتا ہون۔ جو بنی لیث مین دودہ پیتا اور پرورش پاتا تہا اور اوسے ہذیل نے قتل کر دیا تہا اے لوگو شیطان اس سے مایوس ہو گیا کہ تہاری سرزمین مین کبہی اوسکی پرستش کیجاوے۔ ہان البتہ اور باتون مین لوگ اوسکی اطاعت کرین گے۔ وہ اس سے راضی ہے کہ تم اپنے اعمال کو حقیر اور ذلیل سمجھتے ہو لوگو نسی زیادۃ فی الکفر ہے (یعنی تم ذی الحجہ محرم صفر اور رجب کے ماہ ہاے حرام کو جنمین اہل عرب مین لڑائی حرام تہی فوائد ہر وقت [illegible] دینے اور اپنے جوش کے وقت اون مین لڑائی لڑنا مباح کر لیتے ہو اور اوسکے بجاے کے دوسرے مہینے حرام قرار دے لیتے ہو یہ بہت بڑا ہے گویا کفر مین ایکسد اور [illegible] یہ لڑائیاں ہے اسے چہوڑ دو۔ اب زمانہ جو نسی کے سبب [illegible] ل گیا اور کہین کے کہین پہلے گئے تہے وہ) زمانہ گہومتے گہومتے دن اور اوسی ہیئت پر آ گیا ہے جس طرح کہ اللہ تعالے نے اوسے اوس روز پیدا کیا تہا جس روز کہ آسمان زمین اوس نے بنائے تہے۔ اللہ تعالے کے نزدیک مہینون کی تعداد بارہ ہے لوگو تم اپنی عورتون کے ساتہ بہلائی سے پیش آو۔ یہ خطبہ بہت بڑا ہے۔

پہر جب آپ عرفہ مین جا کر ٹہیرے تو اوس پہاڑ کی نسبت جس پر آپ اوس وقت تہے فرمایا۔ کہ یہ موقف ہے اور تمام عرفہ موقف ہے۔ اور ایسے ہی مزدلفہ مین فرمایا کہ یہ موقف ہے اور کل مزدلفہ موقف ہے۔ اور جب منیٰ پر قربانی کی۔ تو فرمایا کہ یہ منحر اور قربان گاہ ہے اور تمام منیٰ منحر ہے۔

پہر رسول اللہ صلعم نے حج تمام کیا۔ اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہین۔ کیونکہ رسول اللہ صلعم نے اس کے بعد پہر حج نہین کیا۔ یہ آپ کا حج وداعی تہا۔ اور حجۃ البلاغ بہی اوسکو

کہتے ہین اس سے کہ رسول اللہ نے لوگون کو جو مناسک حج تہے وہ انہین بتائے - اور حج کے طریق سب سکہا دیئے - اور جو احکام تہے اوس کی تبلیغ کردی -

رسول اللہ صلعم کے غزوات اور سرایا کی تعداد

۱۸۴ رسول اللہ کے غزوات اور سرایا اور بعث کی تعداد اور نظم

رسول اللہ صلعم نے بنفس نفیس جو آخری غزوہ کیا ہے وہ غزوہ تبوک تہا - اور آپ نے جس قدر غزوے خود کئے ہین اور جن مین خود آپ موجود رہے ہین اونکی تعداد اونیس [۱۹] ہے واقدی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ اہل عراق نے جو زید بن ارقم سے روایت کی ہے وہ ایسی ہی ہے - لیکن یہ خطا ہے - کیونکہ زید بن ارقم عبد اللہ بن رواحہ کے ساتہہ غزوہ موتہ مین اونکے اونٹ کے پیچہے بیٹہا ہوا تہا - رسول اللہ صلعم کے ساتہہ بجز تین چار غزوات کے اور کبہی نہین گیا - کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے سب چہبیس [۲۶] غزوہ کئے ہین اور بعض کا قول ہے کہ ستائیس [۲۷] غزوہ کئے ہین - جو لوگ ان غزوات کی تعداد چہبیس [۲۶] بتاتے ہین وہ غزوہ خیبر اور وادی القریٰ کو ایک غزوہ کہتے ہین - کیونکہ آپ خیبر سے اپنے مقام پر واپس تشریف نہین لائے تہے اور جو لوگ کہ اونہین ستائیس [۲۷] کہتے ہین وہ خیبر کے غزوہ کو جدا اور وادی القریٰ کے غزوہ کو جدا سمجہتے ہین -

سب سے اول غزوہ آپ کا غزوہ [۱] ودان ہے جسے غزوہ الابواہی کہتے ہین پہر رضوی کی طرف غزوہ [۲] بواط ہوا ہے پہر غزوۃ [۳] العشیرہ ہے - پہر بدر [۴] الاولیٰ کا غزوہ ہے جس مین آپ کرز بن جابر کے پیچہے نکلے تہے پہر بدر [۵] کا دوسرا غزوہ ہے جس مین آپ نے قریش کو قتل کیا تہا - پہر غزوہ بنی [۶] سلیم پہر غزوۃ [۷] السویق ہے - پہر اسی طرح غزوہ

غطفان ہے جسے غزوہ ذی امر بھی کہتے ہین۔ پھر غزوہ بحران[9] حجاز مین غزوہ اُحد[10] غزوہ حمراء الاسد[11] غزوہ بنی النضیر[12] غزوہ ذات الرقاع[13] غزوہ بدر الآخرہ[14] غزوہ دومۃ الجندل[15] غزوہ خندق[16] غزوہ بنی قریظہ[17] غزوہ بنی لحیان من ہذیل[18] غزوہ ذی قرد[19] غزوہ بنی المصطلق[20] غزوہ حدیبیہ[21] غزوہ خیبر[22] غزوہ عمرۃ القضا[23] غزوہ فتح مکہ[24] غزوہ حنین[25] غزوہ الطائف اور سب کے آخر مین غزوہ تبوک[26] ہے۔

ان مین لڑائی صرف نو غزوات مین ہوئی ہے اور اونکے نام یہ ہین۔ بدر[1]۔ اُحد[2]۔ خندق[3]۔ قریظہ[4]۔ مصطلق[5]۔ خیبر[6]۔ فتح مکہ[7]۔ حنین[8]۔ طائف[9]۔

اور آپ کے سرایا مین اختلاف ہے۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ آپ کے سب سریہ اور بعوث سینتیس[۳۵] ہوئے ہین اور بعض کہتے ہین کہ اون کی تعداد اڑتالیس ہے۔

۱۸۵ جریر اور باذان کا اسلام اور صنم ذی الخلصہ کا گرایا جانا۔

اسی سنہ کے ماہ رمضان مین جریر بن عبداللہ البجلی بھی آپ پاس مسلمان ہوکر آیا۔ اور اوسے رسول اللہ نے ذی الخلصہ کو بھیجا۔ جس نے وہان جاکر اوسے گرا دیا یہ بتخانہ سنگ سپید کا تبالہ مین تھا (جو یمن کا ایک شہر ہے) اور یہ ذی الخلصہ قبیلہ بجیلہ اور خثعم اور ازد السراۃ کا ایک صنم تھا۔ جس وقت رسول اللہ پاس خبر آئی کہ وہ ڈہا دیا گیا تو آپ نے اللہ تعالے کا شکریہ ادا کیا۔ اور جناب باری مین سجدہ کیا۔ اسی سنہ مین باذان حاکم یمن بھی یمن مین مسلمان ہوگیا۔ اور رسول اللہ صلعم کو اپنے اسلام کی خبر بھیجی۔

رسول اللہ کے حج اور عمرون کی تعداد

۱۸۶ رسول اللہ کے حج اور عمرہ اور راویون مین اختلاف

جابر کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے دو حج کئے

ہین - ایک حج تو ہجرت سے قبل کیا تہا اور ایک حج ہجرت کے بعد کیا تہا جس کے ساتہہ
عمرہ بہی کیا تہا - اور حضرت عمر نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے تین عمرے کئے
ہین - اور بی بی عائشہ کہتی ہین کہ چار عمرے آپ نے کئے تہے - اسی طرح حضرت ابن عمر
سے بہی روایت ہے -

رسول اللہ صلعم کا حلیہ مبارک اور آپ کے اسماے مقدس اور خاتم نبوت

۱۸۷ حلیہ شریف اور اسما اور القاب اور بالون کی سپیدی اور خضاب -

حضرت علی نے رسول اللہ صلعم کا حلیہ مبارک بیان کیا ہے وہ کہتے ہین کہ آپ نہ تو بلند بالا
تہے اور نہ پست قامت - اوسط درجہ کا قد تہا - سر اور ریش مبارک کے بال گنجان
دونون ہاتہہ کے پنجہ اور قدم ششن یعنی بہاری اور پر گوشت کرادیس یعنی شانہ آپ کے
بہاری چہرہ کا رنگ سرخی مائل طویل المسربہ یعنی سینہ کے اوپر سے ناف تک
بال لنبے لنبے رفتار مین دبدبہ شاہی و بزرگی نمودار مین نے ایسا متناسب الاعضا نہ
آپ سے پہلے کسی کو دیکہا نہ آپ سے بعد ویسا کسی کو پایا - آنکہین ادعج یعنی سیاہ
بال آپ کے سبط یعنی لنبے لٹکتے ہوئے نہ گہونگروالے رخسارہ صاف اور سڈول سر کے
بال کان کی لو تک گردن ایسی منور جیسی نقرہ صراحی - جب کسی طرف التفات کرتے
تو پورا پورا التفات کرتے - چہرہ پر عرق کے قطرے صفائی اور خوشبو سے دُر آبدار کی طرح
نظر آتے دونون شانون کے درمیان خاتم نبوت تہی - یعنی کچہہ گوشت اُبہرا ہوا تہا

جس کے گرد بال تھے۔

آپ کے نام اور لقب بہی کتنے ہی ہین۔ چنانچہ آپ نے اپنے اسمار شریف کی نسبت خود فرمایا ہے میرا نام محمد ہے اور احمد بھی ہے اور مجھے کہتے ہین مقفی (یعنی پیچھے آنیوالا تمام انبیا کے) اور حاشر کہ آپ کے قدمون پر قیامت کے دن اللہ تعالی مخلوق کو قبرون سے اُٹھاے گا۔ اور نبی الرحمۃ (کیونکہ آپ رحمۃ للعالمین تھے) اور نبی التوبہ اور نبی المُلحمۃ (یعنی آپ کی نبوت تالیف الناس اور اصلاح امت کے لیے ہوی تھی) اور عاقب یعنی خاتم الانبیا اور ماحی کہ اللہ تعالی نے آپ کی ذات پاک کی وجہ سے آثار کفر و ضلالت کو دنیا سے محو کر دیا۔

اور آپ کی بالون کی اور اون کی سپیدی کی نسبت بہی کئی روایتین آئی ہین چنانچہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین۔ کہ اللہ تعالی نے آپ کو بڑہاپے کے ضعف سے اپنے امن مین رکہا تہا۔ مگر بعض نے بیان کیا ہے کہ آپ کے محاسن مبارک مین آگے کی طرف بیس بال سپید تھے۔ اور آپ خضاب نہین کرتے تھے۔ جابر بن سمرہ کہتے ہین۔ کہ آپ کے فرق مبارک پر چند بال سپید تھے۔ جب تیل لگاتے تو بالون مین خوب تیل ملتے تھے۔ ام سلمہ کہتی ہین کہ مین نے آپ کے سر مین سے منہدی اور وسمہ لگائے ہوے بال نکالے تھے۔ ابو رمثہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم خضاب کیا کرتے تھے اور آپ کے بال شانون یا کندہون تک لٹکے چلے جاتے تھے۔ بی بی ام ہانی کہتی ہین کہ آپ کی چار کاکلین تھین

رسول اللہ صلعم کی شجاعت وجود

۱۸۸ رسول اللہ کی بے انتہا شجاعت وسخاوت۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین۔ کہ رسول اللہ صلعم تمام آدمیون سے زیادہ شجاع اور تمام بنی آدم سے زیادہ سخی اور سب سے بڑہکر احسان کرنے والے تھے۔ ایک مرتبہ مدینہ مین کچہہ گڑبڑی مچی۔ آپ فوراً گھوڑے پر ننگی پیٹہہ سوار ہوے اور اودہر کو جہان ہلڑ تہا تشریف لے گئے۔ لوگ بہی آپ کے پیچہے پیچہے روانہ ہوے۔ اوس وقت آپ کہتے جاتے تہے لوگو ڈرو مت۔ ڈرو مت حضرت علی کہتے ہین کہ جب کہین بہت خوف ہوتا تو ہم سب رسول اللہ صلعم کو اپنی پناہ کے لئے ڈہونڈہتے تہے۔ حضرت علی سا دلاور و شجاع آدمی ایسا کہے تو رسول اللہ کی شجاعت کی شہادت اوس سے بخوبی ظاہر ہے۔ کیونکہ اوپر اون کے غزوات مین بیان ہو چکا ہے۔ کہ شجاعت مین وہ کس درجہ پر تہے۔ کوئی دلاور اون کی شجاعت کو نہین پہونچتا ہے۔

رسول اللہ صلعم کے ازواج او کنیزون اور اولاد کی تعداد

۱۹۹ رسول اللہ صلعم کی بیبیون کی تعداد اور بی بی خدیجہ سے نکاح۔

ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے پندرہ عورتون سے نکاح کیا۔ مگر خلوت صرف تیرہ سے ہی کی تہی۔ اور ایک وقت مین کبہی گیارہ سے زیادہ نہ ہوئین۔ اور جب آپ نے وفات پائی تو نو اون مین سے زندہ تہین۔

سب سے اوّل آپ نے بی بی خدیجہ بنت خویلد سے نکاح کیا تہا۔ جو بیوہ

تہین - اور پیشتر عتیق بن عائذ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم کے نکاح مین تہین -
جب وہ مرگیا تو ابوہالہ بن زرارہ بن نباش بن عدی التمیمی نے اون سے نکاح کرلیا
اور اوس سے ایک بیٹا ان کے پیٹ سے ہند بن ابی ہالہ پیدا ہوا پہر جب ابوہالہ بہی مرگیا
تو اون سے رسول اللہ صلعم نے نکاح کرلیا - اور اونکے بطن اطہر سے رسول اللہ صلعم کے
آٹھ بچے پیدا ہوئے - جنکے اسماے گرامی یہ ہین - قاسمؓ طیبؓ طاہرؓ عبد اللہؓ
زینبؓ رقیہؓ ام کلثومؓ فاطمہؓ - ان مین سے اولاد ذکور تو آپ کے سب ایام طفولیت
مین ہی مرگئے البتہ لڑکیان بالغ ہوئین اور اون کے نکاح بہی ہوئے اور اون سے
اولاد بہی پیدا ہوئی -

بی بی خدیجہ کے ایام حیات مین رسول اللہ صلعم نے کسی دوسری عورت سے نکاح
نہین کیا - اون کی وفات ہجرت سے تین سال قبل ہوئی تہی - اور رسول اللہ صلعم کی اولاد
ابراہیم کے سواے اور کسی بی بی کے پیٹ سے پیدا نہ ہوئی -

۹۰ - رسول اللہ کا نکاح بی بی سودہ اور بی بی عائشہ سے -

جب بی بی خدیجہ کا انتقال ہوگیا تو اون کے بعد
آپ نے سودہ بنت زمعہ سے اور بعض کہتے ہین کہ
بی بی عائشہ سے نکاح کیا ہے جسوقت عائشہ سے نکاح کیا ہے تو اوسوقت وہ نہایت خرد سال صرف چہ برس کی
تہین - بی بی سودہ البتہ ثیبہ تہین اور آپ سے پیشتر سکران بن عمرو بن عبد شمس کے نکاح
مین تہین جو سہیل بن عمرو کا بہائی تہا - اور مہاجرین حبش سے تہا - لیکن وہان جاکر نصرانی
ہوگیا اور مرگیا - اوس کے بعد رسول اللہ نے اوس سے نکاح کرلیا - آپ نے مکہ ہی
مین نکاح کیا اور خولہ بنت حکیم زوجہ عثمان بن مظعون نے آپ کی اوس سے منگنی کرائی
اور مکہ مین آپ نے بی بی سودہ سے خلوت کی - اور اونہین آپ سے اون کے باپ

زمعہ بن قیس نے بیاہ دیا تہا۔ جس وقت آپ سے سودہ کا نکاح ہوا ہے تو اوس وقت
اِن کا بہائی عبید بن زمعہ مکہ مین نہ تہا۔ جب وہ مکہ مین آیا تو اوسے بڑا رنج ہوا۔ اور اس غصہ
مین اوس نے اپنے سر پر خاک اڑائی۔ لیکن جب وہ مسلمان ہوگیا تو کہنے لگا کہ مین بڑا ہی
نادان و سفیہ ہون جو مین نے یہ نالائق حرکت کی۔ اور اپنے کیے سے نہایت ہی
شرمندہ ہوا۔

رہین بی بی عائشہؓ تو اون سے آپ نے مدینہ مین آکر خلوت کی تہی۔ اِس وقت وہ
نو سال کی ہوگئی تہین۔ جس وقت رسول اللہ صلعم نے وفات پائی ہے تو بی بی عائشہ اوس وقت
اٹھارہ برس کی تہین۔ اور آپ کے بعد زندہ رہین اور ۵۸ھ ہجری مین وفات پائی۔
عائشہ کے سوا آپ کی بیبیون مین اور کوئی کنواری عورت نہ تہی۔ جس سے آپ نے
نکاح کیا ہو۔ یہی ایک کنواری تہین۔

۱۹۱ رسول اللہ کا نکاح بی بی حفصہ و ام سلمہ و زینب بنت خزیمہ و جویریہ سے۔

پہر بی بی عائشہ کے بعد رسول اللہ نے بی بی حفصہ بنت عمر بن الخطاب سے نکاح کیا جو پہلے
خنیس بن خذافہ السہمی کے نکاح مین تہین۔ خنیس صحابہ بدری مین سے تہے۔
اور بنی سہم مین سے اون کے سوا اور کوئی بدر کی لڑائی مین شریک نہین ہوا تہا۔ بی بی
حفصہ کے پیٹ سے رسول اللہ کے کوئی اولاد نہین ہوئی۔ اور اون کا انتقال مدینہ
مین حضرت عثمان کی خلافت مین ہوا۔

پہر آپ نے اونکے نکاح کے بعد بی بی ام سلمہؓ بنت ابی امیہ زاد الراکب المخزومیہ
سے نکاح کیا یہ بہی پہلے ایک شخص ابو سلمہ بن عبد الاسد المخزومی کے نکاح مین تہین
جو بدر کی لڑائی مین شریک تہے اور جنگ اُحد مین اونکے ایک زخم لگا تہا جس سے وہ مر گئے تہے

اونکے بعد رسول اللہ نے جنگ احزاب سے قبل ہی ام سلمہ سے نکاح کر لیا تھا۔ ان کا انتقال سنہ ۵۹ھ مین ہوا ہے۔ لیکن ایک روایت یہی ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد ان کی وفات ہوئی ہے۔

پھر بی بی ام سلمہ کے بعد آپ نے بی بی زینب بنت خزیمہ سے نکاح کیا۔ جو بنی عامر بن صعصعہ سے تھین اور جنھین ام المساکین بھی کہتے تھے۔ یہ اور بی بی خدیجہ دونون رسول اللہ صلعم کے ایام حیات مین ہی انتقال کر گئی تھین۔ ان دو کے سوا آپ کی سب بیبیان آپ کے بعد زندہ رہی تھین۔ بی بی زینب پہلے طفیل بن الحارث بن المطلب کے نکاح مین تھین۔

ان کے بعد مریسیع کے سال مین جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار الخزاعیہ سے آپ نے نکاح کیا جو بنی المصطلق سے تھین اور پہلے مسافع بن صفوان المصطلقی کے نکاح مین تھین۔ ان سے بھی آپ کے کوئی اولاد نہین ہوئی۔

۱۹۲ رسول اللہ کا نکاح بی بی ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے۔

پھر آپ نے بی بی ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب سے نکاح کیا۔ جو پہلے عبید اللہ بن جحش کے نکاح مین تھین۔ یہ عبید اللہ مسلمان تھا اور حبش کو ہجرت کر گیا تھا مگر وہان جا کر نصرانی ہو گیا اور وہین مر گیا۔ اس پر رسول اللہ نے نجاشی کے پاس آدمی بھیجا۔ اور ام حبیبہ کے لئے اوس سے درخواست کی۔ اور اوس سے نکاح کر لیا۔ جب نکاح ہوا ہے تو ام حبیبہ حبش مین ہی تھین۔ اور خالد بن سعید بن العاص نے ام حبیبہ کو آپ کے نکاح مین دیا تھا۔ لیکن بعض یہ کہتے ہین آپ نے عثمان بن عفان سے اون کو مانگا تھا۔ اور اونھون نے ہی ام حبیبہ کو آپ کے نکاح مین دیا تھا۔ اور اونھون نے ہی نجاشی کے پاس سے اون کو

منگایا تہا - نجاشی نے چارسو دینار اونہین آپ کی طرف سے مہر مین دئے اور اونہین رسول اللہ پاس بہیجدیا - یہ اپنے بہائی حضرت معاویہ کے ایام خلافت مین مری ہین - ان سے رسول اللہ کے کوئی اولاد نہین ہوئی -

پہر آپ نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا جو زید بن حارثہ مولای رسول اللہ کے پہلے نکاح مین تہین آپ کے پیٹ سے بہی آپ کے کوئی اولاد نہین ہوئی - ان کا بیاہ رسول اللہ سے اللہ تعالی نے کیا تہا اور اوس کے واسطے جبریل کو بہیجا تہا - اس سے بی بی زینب رسول اللہ صلعم کی تمام بیبیون پر فخر کیا کرتی تہین اور کہتی تہین کہ مین ولی اور وکیل کے لحاظ سے اون سب مین اکرم ہون - یہ بی بی آپ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین آپ کی اور سب بیبیون سے پہلے مری ہین -

۱۹۳ رسول اللہ کا نکاح صفیہ اور میمونہ سے پہر واقعہ خیبر کے سال بی بی صفیہ بنت حُیی بن اخطب سے آپ نے نکاح کیا - جو پہلے سلام بن مشکم کے نکاح مین تہین - جب وہ مر گیا تو اون سے کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق نے نکاح کر لیا تہا - یہ رسول اللہ کے پاس گرفتار ہو کر آیا - اور محمد بن مسلمہ نے نبی صلعم کے حکم سے اوسے قتل کر دیا - پہر نبی صلعم نے اونہین آزاد کر دیا - اور سنہ ۶ ہجری مین اون سے نکاح کر لیا - یہ سنہ ۵۰ ہجری مین مری ہین

پہر آپ نے میمونہ بنت الحارث الہلالیہ سے نکاح کیا - جو پہلے مسعود بن عمرو بن عمیر الثقفی کے نکاح مین تہین - اون سے بہی کچہ اولاد نہین ہوئی - پہر اوس کے بعد ابو رہم بن عبد العزی نے نکاح کر لیا - اوس کے بعد اون سے رسول اللہ صلعم نے نکاح کیا - میمونہ ابن عباس اور خالد بن الولید کی خالہ تہین اور رسول اللہ نے اون سے سرف کے مقام پر عمرۃ القضا مین نکاح کیا تہا -

۴۱۹ رسول اللہ کی وہ عورتین جنہین آپ نے علیحدہ کردیا یا اون سے خلوت نہ کی۔

پہر آپ نے بنی کلاب کی ایک عورت سے نکاح کیا جس کا نام نشاہ بنت رفاعہ اور بعض کے قول کے بموجب سنی بنت اسماء بن الصلت یا بنت الصلت بن حبیب تہا یہ عورت قبل اس سے کہ آپ خلوت کرین مرگیی۔

پہر آپ نے شنبا بنت عمرو الغفاریہ یا کنانیہ سے نکاح کیا۔ اسی مین قبل خلوت کے ابراہیم ابن رسول اللہ کا انتقال ہوگیا۔ تو وہ کہنے لگی کہ اگر آپ اللہ کے رسول ہوتے تو آپ کا بیٹا نہ مرتا اس لیے آپ نے اوسے طلاق دیدی۔

پہر آپ نے عربہ بنت جابر الکلابیہ سے نکاح کیا جسکی ابو اسید (بضم الہمزہ) الساعدی نے آپ سے منگنی کرائی تہی جب وہ نبی صلعم کے پاس آئی تو آپ سے اوس نے اللہ کی پناہ مانگی۔ اس واسطے آپ نے اوسے جدا کردیا۔

پہر آپ نے اسما بنت النعمان بن الاسود بن شراحیل الکندی سے نکاح کیا۔ جب آپ خلوت کے لیے تشریف لے گئے تو دیکہا کہ اوسکے جسم پر سپید داغ ہین۔ اس واسطے آپ نے اوس سے متعہ کرلیا۔ اور پہر اوسے اوسکے گہر والون کے پاس واپس کردیا۔ بعض نے یہ بہی بیان کیا ہے کہ اوس نے بہی آپ سے اللہ کی پناہ مانگی تہی۔ اس لیے آپ نے اوسے واپس کردیا تہا۔

اور عالیہ بنت ظبیان سے بہی نکاح کیا اور مجامعت کی تہی۔ مگر بعد اوس کے اوسے الگ کردیا۔

اور قتیلہ بنت قیس سے بہی جو اشعث کی بہن تہی نکاح کیا تہا۔ مگر خلوت سے پیشتر ہی آپ کا انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد یہ عورت مرتد ہوگئی۔

اور فاطمہ بنت سرح سے بھی نکاح کیا تھا (مگر غالباً رسول اللہ نے اس سے خلوت نہین کی)
ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ یہی عربہ شریک کی مان ہے اور کہا ہے کہ لوگ
بیان کرتے ہین کہ رسول اللہ نے خولہ بنت ہذیل بن ہبیرہ سے اور لیلی بنت الخطیم
الانصاریہ سے بھی نکاح کیا تھا - اس لیلی نے خود نکاح کی خواہش کی تھی آپ نے اوس
سے نکاح کرلیا - لیکن جب اس نے جاکر اپنی قوم کے آدمیون سے اس کا ذکر کیا تو
اونہون نے اوس سے کہا - کہ تو تو بڑی غیرت والی ہے - اور رسول اللہ کی اور عورتین
بھی ہین تو جا اور اپنا نکاح فسخ کرالے - اس لیئے وہ آئی اور فسخ نکاح کی درخواست کی -
آپ نے اوسے منظور کرلیا اور اوسے جدا کردیا -

۱۹۵ وہ عورتین کہ جن سے آپ کی صرف منگنی ہوئی اور نکاح نہ ہوا -

اور بھی چند عورتین تھین جن سے رسول اللہ کی منگنی
ہوئی مگر نکاح نہین ہوا - اونمین سے ایک تو
ام ہانی بنت ابی طالب ہے کہ اوس سے آپ نے منگنی کی مگر نکاح نہین کیا - دوسری
ضباعہ بنت عامر ہے جو بنی قشیر سے تھی - تیسری صفیہ بنت بشامہ ہے جو اعور
العنبری کی بہن تھی - چوتھی ام حبیبہ بنت عباس ہے جو آپ کے چچا تھے - جب آپ
کو یہ معلوم ہوا کہ عباس آپ کے رضاعی بھائی ہین تو آپ نے ام حبیبہ سے نکاح
نہین کیا - پانچوین جمرہ بنت الحارث بن ابی حارثہ ہے کہ اوس سے آپ نے
منگنی کی تھی - لیکن اوس کے باپ نے بہانہ کیا کہ اوس کی لڑکی بیمار ہے - حالانکہ
بیمار نہ تھی لیکن جب لوٹ کر گیا تو دیکھتا کیا ہے کہ اوس کے بدن پر برص کے داغ ہین

۱۹۶ رسول اللہ کی کنیزین

رسول اللہ کی کنیزون مین سے ایک تو بی بی ماریہ بنت
شمعون قبطیہ ہین جن کے بطن اطہر سے ابراہیم بن رسول اللہ پیدا ہوئے تھے -

دوسرے بی بی ریحانہ بنت زید قرظیہ ہین جنہین بعض نے بنی نضیر مین سے بھی بتایا ہے -

رسول اللہ صلعم کے موالی

۱۹۷ رسول اللہ کے موالی زید اسامہ ثوبان شقران ابورافع -

(رسول اللہ صلعم کا کوئی غلام نہ تھا - آپ کے جس قدر غلام تھے اونہین آپ نے آزاد کر دیا تھا - آزاد غلام کو مولی کہتے ہین) ان موالی مین سے ایک تو زید بن حارثہ اور دوسرے اونکے بیٹے اسامۃ بن زید تھے - تیسرے ثوبان تھے جن کی کنیت ابوعبداللہ تھی - اور جو اصل مین سراۃ کے رہنے والے تھے - مگر رسول اللہ کی وفات کے بعد حمص مین سکونت اختیار کر لی تھی - یہ سنہ ۵۴ ہجری مین مرے ہین - لیکن بعض نے یہ بھی بیان کیا ہے - کہ وہ رملہ مین رہنے لگے تھے - اون کی اولاد باقی نہین رہی -

چوتھے شقران ہین جنہین بعض نے حبشی اور بعض نے فارسی بیان کیا ہے - ان کا نام صالح تھا - کہتے ہین کہ یہ رسول اللہ صلعم کو اپنے باپ سے ورثہ مین ملے تھے بعض نے کہا ہے کہ وہ عبدالرحمن بن عوف کے غلام تھے اونھون نے نبی صلعم کو اونہین دیدیا تھا - ان کی اولاد بھی باقی رہی تھی -

پانچوین ابورافع تھے جن کا نام ابراہیم اور ایک روایت مین ہے کہ اولقع تھا - کہتے ہین کہ یہ عباس کے غلام تھے اور اونھون نے نبی صلعم کو اونہین دیدیا تھا - انہین بھی نبی صلعم نے آزاد کر دیا تھا - بعض کہتے ہین کہ یہ پہلے ابواحیحہ بن سعید بن العاص کے غلام تھے احیحہ نے ابورافع کے تین بیٹون کو آزاد کر دیا تھا - جو اون کے حصہ مین تھے - اور اونہین لیکر بدر

کی لڑائی مین شریک ہوے تھے - حالانکہ وہ تینون کافر تھے - وہ لوگ اوس لڑائی مین مارے گئے - اور خالد بن سعید نے اپنا حصہ جو ابو رافع مین تھا رسول اللہ صلعم کو دیدیا تھا - رسول اللہ نے اونہین اور اونکے بیٹے کو بھی جن کا نام رافع تھا آزاد کر دیا - رافع کا بھائی عبید اللہ بن ابی رافع حضرت علی بن ابی طالب کا کاتب تھا -

۱۹۸ رسول اللہ کے موالی سلمان سفینہ ابو کبشہ -

چھٹے سلمان فارسی تھے جن کی کنیت ابو عبد اللہ تھی اور اصفہان والون مین سے تھے - مگر بعض لوگ اونہین رامہرمز کا بتاتے ہین - کسی کلب کے شخص نے اونہین پکڑ لیا تھا - اور کسی یہودی کے ہاتھہ وادی القری مین بیچ دیا تھا - اس یہودی نے اون سے مکاتبت کر لی (مکاتبت کہتے ہین کہ غلام اپنے مالک کو کچھہ دیکر آزاد ہو جائے) نبی صلعم نے سلمان کی مکاتبت مین اعانت کی جس سے وہ آزاد ہو گئے -

ساتوین سفینہ ام سلمہ کے غلام تھے - جنھین اونھون نے آزاد کر دیا تھا - مگر یہ شرط کر دی تھی کہ رسول اللہ کی خدمت کیا کرین - کہتے ہین کہ ان کا نام مہران یا رباح تھا - اور یہ بھی کہتے ہین کہ وہ فارس کے عجمیون کی نسل سے تھے - اونکے بیٹے کی کنیت ابو سرح تھی - اور یہ سراۃ کے مولدین سے تھے - اور رسول اللہ کے ساتھہ اونٹ بھی دیا کرتے تھے - اور بدر اور احد وغیرہ کی تمام لڑائیون مین شریک رہے تھے - اور بعض نے اونہین اہل فارس سے بھی بتایا ہے -

آٹھوین ابو کبشہ تھے جن کا نام سلیم تھا - کہتے ہین کہ یہ مکہ کے موالی مین سے تھے اور بعض کا قول ہے کہ ارض دوس کے مولدین مین سے تھے - رسول اللہ صلعم نے اونہین مول لیکر آزاد کر دیا تھا - یہ بدر وغیرہ کے کل مشاہد مین موجود رہے تھے - ان کا انتقال

اوس روز ہوا ہے جس روز حضرت عمر بن الخطاب سنہ ۱۳ ہجری مین خلافت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوے ہین۔

۱۹۹ رسول اللہ کے موالی رویفع رباح الاسود فضالہ مدعم ابوضمیرہ یسار مہران ابوبکرہ اور ایک خصی۔

نوین رویفع ابوموسیہ تہے جو مزینہ کے مولدین سے تہے انہین بہی رسول اللہ نے مول لیکر آزاد کردیا تہا۔

دسوین رباح الاسود تہے۔ جو رسول اللہ صلعم کے موذن تہے۔

گیارہوین فضالہ تہے جو شام مین رہنے لگے تہے۔

بارہوین مدعم تہے جو وادی القری مین قتل ہوے تہے۔

تیرہوین ابوضمیرہ تہے۔ کہتے ہین کہ یہ فارس والون مین بشتاسب بادشاہ کی نسل سے تہے۔ رسول اللہ صلعم کو کسین کسی لڑائی مین ہاتہہ پڑ گئے تہے۔ آپ نے اونہین بہی حسب دستور آزاد کردیا تہا۔ یہی ابوحسین کے دادا ہین۔

چودہوین یسار یونانی الاصل تہے۔ یہ کسی غزوہ مین آپ کے ہاتہہ آگئے تہے۔ اور انہین بہی آپ نے آزاد کردیا تہا۔ انہین کو عرنیون نے اوسوقت مار ڈالا تہا جب کہ اونہون نے آکر رسول اللہ کے شیردار اونٹ لوٹے تہے۔

پندرہوین آپ کے مولا مہران تہے۔ انہون نے نبی صلعم سے حدیثین بہی بیان کی ہین۔

ایک خصی بہی رسول اللہ کے پاس تہا جس کا نام مابور تہا۔ اور اوسے مقوقس نے آپ کو ہدیہ مین بی بی ماریہ اور شیرین کے ساتہہ دیا تہا۔ کہتے ہین کہ اسی کے ساتہہ بی بی ماریہ کو لوگون نے مطعون کیا تہا اس واسطے رسول اللہ نے حضرت علیؑ کو بہیجا۔ کہ اوسے قتل

کردین۔ مگر اونہین معلوم ہوا کہ وہ خصی ہے اس لیئے چھوڑدیا۔

جس وقت رسول اللہ نے طائف پر محاصرہ ڈالا تھا تو اوسوقت محصورین کے پاس سے چار غلام نکلکر رسول اللہ پاس چلے آئے تھے۔ آپ نے اونہین بہی آزاد کردیا تھا ایک کا نام اون مین سے ابوبکرہ تہا۔

رسول اللہ صلعم کے کاتب

۲۰۰ رسول اللہ کے کاتب عثمان جیسے معاویہ وغیرہ۔

ذکر کرتے ہین کہ کبھی تو رسول اللہ کی تحریرات حضرت عثمان بن عفان لکھا کرتے اور کبھی حضرت علی لکہا کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی خالد بن سعید اور ابان بن سعید اور علاء بن الحضرمی بہی لکھتے تھے اول اول آپ کی تحریرات اُبّی بن کعب نے لکھی ہین۔ اور زید بن ثابت نے بہی آپ کی تحریرات کا کام کیا ہے۔ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح بہی آپ کے نوشتہ لکھا کرتا تھا۔ لیکن یہہ مرتد ہوگیا پہر فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوگیا۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان اور حنظلہ الاسیدی نے بہی آپ کی تحریرین لکھی ہین۔ اُسَیّد بضم الہمزہ وتشدید الیا ہے۔ محدث اسی طرح بیان کرتے ہین۔ اور یہہ نسبت اُسَیّد بن عمرو بن تمیم کی طرف ہے۔

رسول اللہ صلعم کے گھوڑونکے نام

۲۰۱ رسول اللہ کے گھوڑے اور اون کے نام وغیرہ۔

کہتے ہین۔ کہ رسول اللہ صلعم نے جو سب سے اوّل گھوڑا لیا ہے وہ وہ گھوڑا تھا جو آپ نے فزارہ کے ایک اعرابی سے مدینہ مین دس اوقیہ کو لیا تھا اور اوس کا نام سکب (تیز گام

رکہا تہا - گویا کہ وہ آب رواں کی طرح بہتا تہا - اور سب سے اوّل اس پہ سوار ہوکر غزوۂ اُحد کو گئے تہے -

پہر ابوبردہ بن ابی نیار کا گہوڑا آپ نے لیا جس کا نام ملاوح (بلند) تہا -
ایک اور آپ کا گہوڑا مرتجز (رجز پڑہنے والا) نام تہا - اس کا یہ نام اِس گہوڑے کی خوش آوازی کے سبب سے رکہا تہا - اور اسے خزیمہ بن ثابت لائے تہے جو بنی مرہ بن سے رسول اللہ کے ایک صحابی تہے -

رسول اللہ کے تین گہوڑے لزاز ظرب اور لحیف بہی تہے - لزاز تو مقوقس نے رسول اللہ کو ہدیہ بہیجا تہا - اسے لزاز (پشتیوان در) اس وجہ سے کہتے تہے کہ وہ بدن کا بڑا مضبوط تہا - اور ظرب آپ کو فروہ بن عمرو الجذامی نے دیا تہا - ظرب چہوٹی پہاڑی کو کہتے ہین - اس کی توانائی کے سبب سے اوس کا یہ نام رکہدیا تہا - اور لحیف آپ کو ربیعہ بن ابی البرا نے نذر کیا تہا - اِس گہوڑے کی دم بڑی لمبی تہی - اسی لئے اوسے لحیف (یعنی لحاف والا) کہتے تہے - گویا وہ اپنی دم سے زمین کو چہپا لیتا تہا -
اور نیز آپ کا ایک گہوڑا ورد (گلگون) بہی تہا - جو تمیم الداری نے آپ کو دیا تہا - نبی صلعم نے اسے حضرت عمر بن الخطاب کو دیدیا تہا - اور بعض لوگ کہتے ہین کہ آپ کے پاس ایک گہوڑا یعسوب نام بہی تہا (یعسوب شہد کی ملکہ مکہی کو کہتے ہین) چونکہ یعسوب رئیس ہوتی ہے اور یہ بہی رسول اللہ کے سب گہوڑون مین بہتر تہا اسواسطے اسے یعسوب کہنے لگے تہے -

رسول اللہ کے خچر اور گدہے اور اونٹ

۲۰۲ رسول اللہ کے خچر گدہے اونٹ اور اونکے نام	رسول اللہ کے ایک خچر کا نام دُلدُل (خارپشت)

تھا اہل اسلام مین سب سے پہلا خچر یہی ہوا ہے - اسی مقوقس نے رسول اللہ
کو ہدیہ مین بھیجا تھا اور اوسکے ساتھ ایک گدہا بھی تھا جس کا نام عفیر (خاکستری) تھا عُفَیر
مصغر مرخم اعفر کا ہے اعفر ایسے سپید کو کہتے ہین جس کی سپیدی خالص نہ ہو -
یہ خچری حضرت معاویہ کے زمانہ تک موجود تھی اور ایک خچری آپ کے پاس اور بھی
جو فروہ بن عمرو نے آپ کو دی تھی - اِس کا نام فضہ (چاندی) تھا رسول اللہ نے یہ
خچری حضرت ابوبکر کو دیدی تھی - ایک گدہا بھی رسول اللہ پاس تھا جسے یعفور (خاکی)
کہتے تھے - یہ لفظ بھی اسی طرح بنا ہے جیسے اخضر سے یخضور ہے - یہ رسول
اللہ کے حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت مر گیا تھا - (مگر بعض لوگون نے لکھا
ہے کہ یہ رسول اللہ کی وفات کے بعد رنج کے سبب سے ایک کنوے مین
گر کر مرا تھا)

اب آپ کے اونٹون کا حال سنیئے - آپ کے پاس ایک اونٹنی تھی جس کا
نام قصوا (کن کٹی) تھا یہ وہی اونٹنی تھی جسے رسول اللہ نے حضرت ابوبکر سے چارسو
درہم مین مول لیا تھا - اور اسی پر سوار ہو کر مدینہ کو ہجرت کی تھی - یہ بنی الحریش کے
اونٹون کی نسل سے تھی - اور آپ کے پاس مدت تک رہی تھی - اسی کو غضبا
اور جدعا (کن کٹی) بھی کہتے تھے - ابن المسیب نے بیان کیا ہے کہ اوس کا ایک
طرف کا کان کٹا ہوا تھا - لیکن بعض نے کہا ہے کہ نہین اوس کا کان کٹا ہوا نہ تھا -

آپ کے لقاح (یعنی شیر دار) اونٹ بیس تھے - اور غابہ مین (یعنی جھاڑی مین)
چرا کرتے تھے - انہین کو غارت گرون نے آکر لوٹا تھا - اِن کا دودہ ہر روز رسول اللہ کے
گھر کو آیا کرتا تھا - اور ان مین سے اچھے اچھے اونٹون کے یہ نام تھے - حنّار (سندری)

کے رنگ کی) سَمراء (گندم گون) عرلیس (دولہا) سعدیہ بتوم یہ لفظ بغام سے ہے جسکے
معنی اونٹ کی نرم آواز کے ہین (یعنی نرم آواز والی اونٹنی) یسیرہ (مطیعہ) رَیّا (سیراب)
مہرہ (جوان سانڈنی) شَقراء (سرخ چٹک دار)

رہے سائح (یعنی وہ جانور جو ایام سرما مین دودہ دیا کرتے تھے) اون مین سے سات
تو آپ پاس بکریان تہین جنکے نام تہے عجرہ (دوہرے جسم کی) زمزم - سُقیا (جہڑی)
برکہ (حوض) ورِشہ (سبک وشادمان) اَطلال (پہاڑ یا ٹہکانا) اطراف (نئی چیز)
اور سات بہیڑین تہین - اونہین امین ابن ام ایمن چرایا کرتا تہا -

رسول اللہ صلعم کے ہتیارون کے نام

۲۰۳ رسول اللہ کی تلوارین نیزہ زرہین ڈہالین ایک تلوار آپ کی ذوالفقار تہی جو آپ کو بدر
کے روز غنیمت مین ملی تہی - پہلے یہ منبہ بن الحجاج کی اور بعض کہتے ہین کہ کسی اور کی
تہی - اور قینقاع کی لوٹ مین سے تین تلوارین ملی تہین - ایک کا نام قلعی (یعنی مقام
قلعہ کے بنی ہوئی) تہا اور ایک کو بَتّار (قطاع) اور ایک کو حتف (موت) کہتے تہے
اور مِخذَم (تیغ بران) اور رسوب (تیز تلوار) یہی دو تلوارین آپ کے پاس تہین - اور
آپ اپنے ہمراہ مدینہ کو دو تلوارین اور بہی لائے تہے - جن مین سے ایک کا نام عضب
(شمشیر قاطع) تہا جو آپ کے پاس بدر کی لڑائی مین موجود تہی - اور آپ کے پاس تین رمح
(نیزہ) اور تین قوسین بہی تہین - ایک قوس کا نام روحاء (اوتہلا پیالہ) دوسرے کا نام
بیضا تہا اور تیسری کا جو نبع کے درخت کی لکڑی کی تہی صفرا تہا (صفرا اوس کمان کو کہتے
ہین - جو نبع کے درخت کی لکڑی کی ہو) آپ کی ایک زرہ کا نام صعدیہ تہا - اور ایک

کا نام فضہ تھا جو آپ کو بنی قینقاع مین لوٹ بن ملی تھی - اور ایک اور زرہ بھی ذات الفضول نام آپ کے پاس تھی - اِسے اور فضہ کو آپ اُحد کی لڑائی مین پہنے ہوسے تھے -

آپ کے پاس ایک ڈہال تھی جس مین بکرے کے سر کی ایک تصویر بنی ہوئی تھی رسول اللہ صلعم کو یہ دیکھکر اوس سے کراہیت ہوئی اسی مین ایک روز صبح جو ہوئی تو وہ زرہ خدا تعالیٰ نے آپکے پاس سے نذارد کردی -

سلہ ہجری

۴۷ رسول اللہ صلعم کا اسامہ کی امارت مین شام کو لشکر روانہ کرنے کا حکم -

اِسی سال کے محرم مہینے مین رسول اللہ نے کچھہ فوج شام کے ملک کو بھیجی - اور اوس کا امیر اسامہ بن زید اپنے مولا کو کیا - اور اونھین حکم دیا کہ سوارون کو بلقا کی اور نیز دارم کی سرحد تک لیجائین جو فلسطین کے علاقہ مین ہے -

اِس پر بعض منافقون نے ایک بحث نکالی کہ رسول اللہ نے بڑے بڑے مہاجرین اور انصار پر ایک غلام کو امیر بنا دیا - رسول اللہ نے فرمایا - کہ تم لوگ جو اسامہ کی امارت کی نسبت طعنہ کرتے ہو تو یہی نہین ہے بلکہ تم نے اِس سے پیشتر اوس کے باپ زید بن حارثہ کی امارت کی نسبت بھی طعنہ کیا تہا - درحقیقت وہ امارت کے لائق ہے اور اوس کا باپ بھی امارت کے لائق تہا -

پہر تمام اول مہاجرین اسامہ بن زید کے ساتھہ ہوگئے جن مین حضرت ابوبکر اور عمر بھی داخل تھے - یہ لشکر ابھی اچھی طرح تیار ہو کر چلنے نہین پایا تہا اور لوگ اسی کی گفت و شنید مین ہی تھے کہ اِسی مین رسول اللہ صلعم کا وہ مرض شروع ہوا کہ جس مین آپ نے

اِس جہان فانی سے رحلت فرمائی ہے

رسول اللہ کی بیماری اور وفات

۲۰۵ رسول اللہ کی بیماری اور عرب مین فسادون کا برپا ہونا اور اسامہ کی روانگی مین تاخیر

رسول اللہ صلعم کو یہ مرض ماہ صفر کے آخر مین شروع ہوا اسوقت آپ بی بی زینب بنت جحش کے مکان مین تھے آپ کا قاعدہ تہا کہ اپنی بیبیون مین سے ہر ایک بی بی کے مکان مین نوبت نبوبت تشریف لیجایا کرتے تھے جس وقت مرض کو شدت ہوئی تو آپ بی بی میمونہ کے مکان مین تشریف رکھتے تھے۔ اِس وقت آپ نے اپنی بیبیون کو جمع کر کے اجازت چاہی کہ تیمارداری کے واسطے بی بی عائشہ کے حجرہ مین چلے جائین۔ اور پہر اونکے حجرہ مین چلے گئے۔

(اِس زمانہ مین جب رسول اللہ کی بیماری کی خبرین مشتہر ہوئین تو عرب کے سرکشون نے سر اٹھایا) اور یہ خبر آئی کہ یمن مین اسود العنسی نے اور یمامہ مین مسیلمہ نے اور بنی اسد مین طلیحہ نے سمیرا بن لشکر ڈالکر خروج کیا ہے جن کا ذکر انشاءاللہ آیندہ آتا ہے۔

پہر اِس وجہ سے کہ رسول اللہ کی بیماری کو ترقی ہوگئی اور اسود العنسی اور مسیلمہ کی سرکشی کی خبرین متواتر آنے لگین حضرت اسامہ کی روانگی مین تاخیر ہوئی۔

پہر نبی صلعم درد سر کے باعث سر کو باندہے ہوے باہر تشریف لائے اور فرمایا۔ کہ مین نے خواب مین دیکہا ہے کہ میرے بازوون مین سونے کے دو کنگن ہین اور اونہین مین نے پہونکا ہے اور اوس سے وہ اُڑ گئے ہین۔ اِن کی تعبیر مین نے یہ

کی ہے کہ یہ دو لنگن کذاب یمامہ اور کذاب صنعا ہین (جو ایک پہونک مارنے سے اُڑجایین گے) اور اسامہ کے لشکر کو جانے کا حکم دیا۔

اور فرمایا کہ اللہ تعالی اون لوگون پر لعنت کرے جنہون نے اپنے انبیا کے قبور کو مساجد قرار دے لیا ہے۔

پہر اسامہ نکلے اور جرف کے مقام پر جاکر خیمہ ڈالے۔ مگر رسول اللہ کی گرانی بڑہتی گئی جس سے لوگون نے چلنے مین دیر لگائی۔ لیکن گو کہ رسول اللہ کی بیماری بڑی شدت سے ہوگئی تہی تاہم آپ نے اللہ تعالی کے احکام مین تساہل نہ کیا۔ اور اسود العنسی کی تادیب کے واسطے انصار کے لوگون کو کہلا بہیجا۔ کہ اوسکی خبر لین۔ جس سے وہ رسول اللہ کے ایام حیات ہی مین وفات سے ایک روز قبل مارا گیا۔ پہر بہی رسول اللہ نے اپنے لوگون کو حکم بہیجا کہ جو لوگ وہان مرتد ہوگئے ہین اونکی تنبیہ و تادیب کرین۔

۲۰۶ رسول اللہ کا گورستان بقیع کو جانا ابو مویہبہ رسول اللہ کے مولی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے مجہے ایک شب کو بیدار کیا۔ اور فرمایا کہ مجہے گورستان بقیع والون کی مغفرت مانگنے کے واسطے حکم ہوا ہے اور آپ وہان کو تشریف لے چلے مین بہی آپ کے ساتہ چلا۔ وہان آپ نے جاکر اون پر سلام کیا پہر فرمایا کہ جو نعمت خدا تعالی نے تمکو دے رکہی ہے اور اون فتنون سے تمہین بچار کہا ہے جو تاریکی شب کی طرح علی الاتصال مخلوق پر آتی رہتی ہین۔ یہ حالت تمہاری تمکو مبارک رہے پہر ابو مویہبہ کی طرف توجہ کرکے فرمایا کہ "مجہے اللہ تعالی نے خزائن زمین کی کنجیان عطا فرمائین کہ یہان ہمیشہ رہو اور پہر جنت مین آنا اور فرمایا کہ چاہو تو تم یہ بات اختیار کرلو۔ اور چاہے میرے پاس چلے آؤ مین نے اپنے رب کے پاس جانا اختیار کیا۔ پہر آپ

نے بہت دیر تک اہل بقیع کے لئے استغفار کیا - اور آمرزش کی دعا مانگتے رہے -
پھر آپ وہان سے لوٹ آئے اور وہ مرض شروع ہوگیا جس سے آپ کی وفات ہوئی -

۲۰۷ رسول اللہ کا کہنا کہ جس کسی کا مجھہ پر حق ہو وہ لے لے اور اپنی موت کا اشارہ کرنا اور حضرت ابوبکر کا اوسے سمجھہ جانا -

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ جب رسول اللہ گورستان بقیع سے لوٹ کر آئے - تو آپ میرے پاس ایسے وقت آئے کہ میرے سر مین درد ہو رہا تھا - اور مین کہہ رہی تھی وا راساہ (ہاے میرا سر) آپ نے فرمایا واللہ میرے سر کے درد سے مجھے کہنا چاہیئے وا راساہ - پھر کہا کیا اچھا ہوتا کہ تم مجھہ سے پہلے مر جاتین اور مین تمھاری تجہیز و تکفین کا انتظام کرتا اور کفن دیکر اور نماز پڑھکر تم کو دفن کر دیتا - عائشہ کہتی ہین مین نے کہا کہ جب آپ یہ سب کچھہ کر چکتے تو میرے مکان کو لوٹ کر آتے - اور کسی اور بی بی کو لیکر وہان خوشیان کرتے - اس سے آپ مسکرا پڑے (یہ میان بی بی کی ناز و نیاز کی باتین تہین) اس وقت آپ کی بیماری انتہا کو پہونچ گئی تھی - اور آپ تیمارداری کے لئے میرے ہی مکان مین رہتے تھے - اسی مین ایک روز آپ فضل بن عباس اور علی دو آدمیون کے سہارے سے باہر نکلے فضل کہتے ہین کہ مین آپ کو باہر لیکر آیا تو آپ منبر پر بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی - اور پھر سب سے اوّل جو آپ نے کلام کیا وہ یہ تھا - کہ آپ نے اصحاب اُحد پر دعا کی - اور بہت دیر تک اس مین مصروف رہے - اور اون کے لئے استغفار کرتے رہے -

پھر فرمایا - کہ اے لوگو اگر کسی کا کوئی حق مجھہ پر چاہیئے ہو تو وہ مجھہ سے لے لے - اگر مین نے کسی کی پشت پر کوڑا مارا ہو تو یہ میری پیٹھہ موجود ہے - چاہیئے کہ اوس کا عوض لے لے - اگر مین نے کسی کو گالی دی ہو اور عزت کو اوس کی نقصان پہونچایا ہو - تو میری عزت

سے جو چاہے وہ مجھہ سے معاوضہ کرلے مین موجود ہون - اگر مین نے کسی کا مال لیا ہو
تو میرا مال موجود ہے مجھہ سے وہ لے لے - اور میری طرف سے اوسے کسی بات
کا خوف کرنا نہ چاہیئے - کہ مین اوس سے بغض و عداوت کرون گا - کیونکہ یہ میری شان
سے بعید ہے - یاد رکھو میرے نزدیک میرا وہی بڑھکر دوست ہے کہ جس کسی کا
مجھہ پر کچھہ حق ہو اور وہ مجھہ سے لے لے - یا مجھے حلال کردے یعنی معاف کردے -
کہ مین اپنے پروردگار کے پاس بخوشی خاطر اور باطمینان تمام جاؤن - پھر آپ منبر پر سے
اُتر آئے اور ظہر کی نماز پڑہی - پھر نماز کے بعد منبر پر گئے اور جو باتین پہلے کہی تہین وہ مکرر
بیان کین - اِس مین ایک شخص نے رسول اللہ سے تین درہم کا دعوی کیا (جنہین اوس
نے بیان کیا کہ آپ نے ایک روز مجھہ سے کسی محتاج کو دلا دئے تہے) رسول اللہ
نے اوسے درہم دلا دئے - پھر آپ نے فرمایا لوگو جس کسی کے پاس دوسرے کی کوئی
شئے ہو تو اوسے چاہیئے کہ وہ اوسے دیدے - اور یہ نہ کہے کہ اس دنیا مین مجھے
فضیحت ہوگی کیونکہ دنیا کی فضیحت عقبی کی فضیحت سے بدرجہا خفیف ہے - پھر اصحاب اُحد پر
دعا کی اور اونکے لئے استغفار کرتے رہے -

پھر آپ نے فرمایا - کہ خدا کا ایک بندہ ہے - اوسے اللہ تعالی نے اختیار دیا -
کہ چاہے تو وہ دنیا لے لے اور چاہے وہ وہ چیز لے لے جو خدا تعالی کے پاس ہے
اِس پر اوس بندہ نے وہ چیز لے لی جو خدا تعالی کے پاس ہے (یہ سنکر حضرت ابوبکر
بات کو پہچان گئے - کہ بندہ حضرت رسول مقبول ہین - اور اونہون نے آخرت کو اختیار
کر لیا - اور وہ اب ہم سے بہت جلد جدا ہو جائینگے اور اسی واسطے) ابوبکر نے روکر
عرض کیا یا رسول اللہ ہماری جانین اور ہمارے ماں باپ آپ پر سے قربان ہون

(یعنی آپ ہمکو اس قدر جلد چھوڑکر جاتے ہین۔ اگر آپ کے بچانے کے واسطے یہ ضرور ہو کہ ہم اپنی جانین اور اپنے مان باپ کو قربان کردین تو ہم موجود ہین۔ مگر اور صحابہ اس رمز کو نہ سمجھے تھے اور کہنے لگے تھے۔ کہ دیکھو رسول خدا کیا کہہ رہے ہین۔ اور یہ بوڑھے آدمی یعنی حضرت ابو بکر جن کو چاہیے تھا کہ کوئی عقل کی بات کہتے کیا کہہ رہے ہین۔ مگر آخر کو معلوم ہوا۔ کہ حضرت ابو بکر نے جو آپ کے بیان کا مطلب سمجھا تھا وہ ہی صحیح تھا۔ اور اسی واسطے) رسول اللہ نے فرمایا کہ مسجد مین بجز ابو بکر کے اور کسی کا دروازہ نہ رہے کیونکہ مین جانتا ہون کہ صحابہ مین میرے نزدیک کوئی اون سے بہتر و افضل نہین ہے۔ اگر مین چاہتا کہ کسی کو اپنا خلیل بناؤن تو مین ابو بکر کو ہی اپنا خلیل بناتا۔ مگر اسلام کی اخوت کافی ہے اور یہ فضیلت اور درجہ اونکو مل چکا ہے۔

۲۰۸ رسول اللہ کا اپنی موت کی خبر پہلے سے دینا اور تجہیز و تکفین کے طریق بتانا۔

ابن مسعود کہتے ہین کہ ہمارے نبی اور ہمارے حبیب نے اپنے انتقال کی خبر ہم کو ایک مہینا پیشتر بتادی تھی۔ جب زمانۂ فراق قریب آیا تو آپ نے ہم سب کو بی بی عائشہ کے حجرہ مین جمع کیا۔ اور ہم کو دیکھا۔ اور خوب گھورکر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا مرحبا بکم حیاکم اللہ رحمکم اللہ آواکم اللہ رفعکم اللہ وفقکم اللہ سلمکم اللہ قبلکم اللہ مین تمہین اللہ سے تقوی اور خوف کرنے کی وصیت کرتا ہون۔ اور اوسے تم پر اپنا خلیفہ کرکے تمہین اوسکے حوالہ کرتا ہون۔ خدا کی طرف سے مین تمہارے لئے نذیر و بشیر تھا۔ تم کو چاہیے کہ اللہ کے بندون اور اوسکے ملک مین کوئی سرکشی کا کام نہ کرو۔ کیونکہ اوس نے میرے لئے اور تمہارے لئے کہدیا ہے کہ یہ آخرت کا گھر ہم نے اون لوگون کے لئے بنایا ہے جو دنیا مین سرکشی اور فساد نہین کرتے ہین

اور عاقبۃ متقیون کے لئے ہے۔

اِس کے بعد ہم نے عرض کیا - کہ آپ کا کب انتقال ہوگا - فرمایا - کہ زمانہ سفار قت نزدیک آگیا ہے اور قریب ہے کہ مین اللہ تعالیٰ کے پاس جاؤن - اور سدرۃ المنتہیٰ اور رفیق اعلی اور جنت الماوی میرا مسکن ہو - (رفیق اعلی سے مراد انبیا اور صالحین ہین جو اعلی علیئین مین رہتے ہین) پہر ہم نے پوچہا کہ آپ کو کون غسل دے - فرمایا میرے گہر والے - کہا آپ کو کفن کس چیز کا دین - فرمایا میرے کپڑون کا - یا سفید کپڑے کا (یعنی یا تو میرے کپڑون ہی مین جو مین پہنے ہون مجہہ کو دفن کردینا یا کوئی سفید کپڑا لیکر اوس کا کفن دینا) پہر ہم نے پوچہا کہ آپ پر نماز کون پڑہے (یعنی امام ہوکر نماز کون پڑہائے) فرمایا کہ اس کے بعد ٹہیر جاؤ - اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے - اور تمہارے نبی کی طرف سے تمہین اچہی جزا دے - پہر ہم سب روپڑے اور آپ بہی رونے لگے - پہر فرمایا کہ مجہے تم ایک سریر پر رکہکر لیجاؤ اور میری قبر کے کنارہ رکہدو - پہر وہان سے ایک ساعت کے لئے باہر نکل جاؤ - تاکہ مجہہ پر جبرئیل اسرافیل میکائیل اور ملک الموت وغیرہ ملائکہ نماز پڑہین - پہر تم لوگ فوج فوج ہوکر آؤ اور مجہہ پر نماز پڑہو - اور تزکیہ اور شور سے مجہہ کو ایذا نہ دینا - اور جو لوگ کہ میرے اصحاب سے یہان نہین ہین اون پر میرا سلام پہونچا دینا - اور جو لوگ میرے دین کا اتباع کرین اون سے بہی میرا سلام کہدینا -

۲۰۹ رسول اللہ کا قلم دوات طلب کرنا پہر زبانی وصیت کردینا -

ابن عباس کہتے ہین پنجشنبہ کے دن اور پنجشنبہ کا دن کیسا تہا یہ کہتے ہی اون کے رخسارون پر آنسوؤن کی جہڑی لگ گئی رسول اللہ کی بیماری اور دکہہ کو شدت ہوگئی اور فرمایا

دوات اور بیضا (یعنی کاغذ وغیرہ لکھنے کی چیز) لاؤ کہ مین تم کو ایک نوشتہ لکھدون جس سے میرے بعد تم کبھی ضلالت مین نہ پڑو گے - اس پر لوگ آپسمین منازعت کرنے لگے - حالانکہ یہ مناسب نہین ہے کہ نبی کے سامنے کوئی جھگڑا کرے وہ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلعم بیماری مین بہکی باتین کرتے ہین پہر لوگ باربار آپ سے انہین باتون کا اعادہ کرنے لگے - اس سے آپ نے فرمایا - کہ مجھہ سے یہ باتین نہ کرو - مجھے وہ اچھی نہین لگتین - وہ ہی باتین میرے لئے اچھی ہین جن مین مین مشغول ہون (یعنی یاد الٰہی مین مجھے مشغول رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے) پہر آپ نے (جو وصیت لکھنا چاہتے تھے اوس کے بجاے زبان سے ہی) فرمایا کہ جزیرہ عرب سے مشرکون کو نکالدیا جاے اور ایلچیون کی خاطرداری اوسیطرح سے کی جاے جیسی مین کیا کرتا تہا - اور تیسری بات آپ نے یا تو عمداً نہ کہی یا فرمایا کہ مین اوسے بہول گیا ہون (چونکہ یہ روایت ایسی ہے - کہ جس سے پوری تشفی نہین ہوتی - معلوم ہوتا ہے کہ ابن عباس نے کم عمری کے سبب سے پوری بات بیان نہین کی ہے - اس لئے اس پر کوئی راے نہین دیجاسکتی)

۲۱۰ عباس کا علی سے کہنا کہ رسول اللہ سے خلافت کے لئے سوال کرو۔

اور حضرت علی رسول اللہ کی بیماری کے زمانہ مین آپ کے پاس سے نکل کر باہر آئے لوگون نے پوچھا کہ رسول اللہ کیسے ہین - اونہون نے کہا الحمد للہ اچھے ہین - اس مین حضرت عباس نے اون کا ہاتھہ پکڑ لیا - اور کہا عبد العصا (یعنی تم ایسے ہو کہ ڈنڈے کے زور سے کام کرتے ہو - یہ لقب پیار کا ہے) تین روز کے بعد تم اکیلے رہ جاؤ گے اور رسول اللہ اس مرض مین وفات پاجائینگے اوس وقت مین جانتا ہون کہ بنی عبد المطلب

کے چہرون پر موت چہاجایگی - رسول اللہ پاس جاؤ - اور اون سے پوچہو کہ یہ امر (خلافت) آپ کے بعد کس کے لئے ہوگا - اگر ہم مین سے کسی کے لئے ہوگا تو وہ ہمین بتادینگے اور اگر کسی اور کے لئے ہوگا تو وہ ہمین بتادین گے - اور اگر کسی اور کے لئے ہوگا تو وہ اوس کا علم کردین گے - اور ہم کو کچہہ وصیت کردین گے (حضرت علی یقیناً یہ جانتے تہے کہ رسول اللہ ہمارے لئے خلافت نہ دین گے - کیونکہ تمام عمر وہ آپ پاس رہے تہے اور اونہین معلوم تہا کہ رسول اللہ کا خیال اونکی عقل اور تحمل امور جلیلہ خلافت کی نسبت اچہا نہین ہے اس وجہ سے اونہون نے رسول اللہ سے اسکا پوچہنا خلاف مصلحت تصور کیا اور حضرت عباس سے) کہا کہ اگر ہم نے یہ بات رسول اللہ سے پوچہی اور آپ نے انکار کردیا (کیونکہ حضرت علی کے ذہن مین رسول اللہ کا انکار کرنا اس لئے یقینی تہا) تو پہر لوگ ہمین خلافت کا کام کبہی نہ دین گے - واللہ مین تو یہ بات رسول اللہ سے کبہی نہ پوچہون گا - وہ کہتے ہین کہ جس وقت دہوپ مین تیزی آئی ہے (یعنی کوئی دس بجے کا وقت تہا) تو رسول اللہ کا انتقال ہوگیا -

۲۱۱ اسما کا رسول اللہ کو ذات الجنب کی دوا پینا اور اسامہ کا رسول اللہ پاس آنا اور رسول اللہ کا آخرت کو اختیار کرنا -

بی بی عائشہ کہتی ہین - کہ ایک مرتبہ رسول اللہ بیہوش ہوگئے - بی بی اسما بنت عمیس نے کہا کہ آپ کو ذات الجنب کا عارضہ ہے - اگر آپ لوگ دوا (یعنی عود ہندی اور ورس (جو زعفران کی سی کوئی دوا ہوتی ہے) اور چند قطرہ زیتون کے ملاکر) اون کو پلادین تو بہت اچہا ہو - اونہون نے ایسا ہی کیا جب رسول اللہ کو افاقہ ہوا تو آپ نے پوچہا کہ یہ مجہے تم نے کیون پلایا - اونہون نے کہا کہ ہمین خیال ہوا آپ کو ذات الجنب کا عارضہ ہوگیا ہے - آپ نے فرمایا کہ اللہ

اللہ تعالی یہ بیماری مجھہ پر مسلط نہ کرے گا- پہر فرمایا کہ مکان مین جتنے آدمی ہین سب لوگ یہ دوا میرے سامنے پیئین ورنہ اندہے ہو جائینگے- عباس بہی اوس وقت موجود تہے چنانچہ سب نے وہ دوا پی-

اسامہ کہتے ہین کہ جب رسول اللہ صلعم پر بہت نقاہت ہو گئی- تو مین اور میرے ہمراہی شہر کو آئے اور رسول اللہ کے پاس گئے- وہ اِس وقت خاموش تہے اور بول نہ سکتے تہے- مجہے دیکہکر آپ نے آسمان کو ہاتہہ اُٹہایا- اور پہر میرے اوپر رکہا- جس سے مین نے جان لیا کہ آپ مجہے دعا دیتے ہین-

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین نے رسول اللہ صلعم سے بارہا سنا تہا- کہ اللہ تعالے اپنے کسی نبی کی جان اوسوقت تک قبض نہین کرتا کہ اوسے اختیار نہ دیدے- (یعنی اوس سے یہ نہ کہدے کہ چاہے دنیا مین رہو اور چاہے میرے پاس چلے آؤ تمہین اختیار ہے- یہ اون کی تعظیم وتکریم کے لئے ہوتا ہے) وہ کہتی ہین کہ جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو مین نے جو بات اون کی زبان سے سنی وہ یہ تہی- کہ آپ فرماتے تہے رفیق اعلی (یعنی مین رفیق اعلی کو اختیار کرتا ہون) وہ کہتی ہین کہ اِس سے مین نے اپنے دل مین کہا- کہ واللہ وہ ہمین اختیار نہین کرتے اور مین جان گئی کہ اون کو اللہ تعالی کے یہان سے اختیار دیا گیا- کہ چاہین جو مقام اختیار کرلین دنیا مین رہین یا ملاء اعلی کو تشریف لیجاوین-

۲۱۲ رسول اللہ کا حضرت ابوبکر کو نماز پڑہانے کے لئے حکم دینا-

جب رسول اللہ صلعم کے مرض کو بہت شدت ہو گئی تو بلال نے آکر آپ کو نماز کے وقت سے اطلاع دی- آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو وہ لوگون کو نماز پڑہادین بی بی عائشہ کہتی ہین

مین نے رسول اللہ سے عرض کیا - کہ ابو بکر ایک بڑے رقیق القلب شخص ہین -
جب وہ آپ کے مقام پر نماز پڑہانے کو کہڑے ہون گے تو اون کی طاقت طاق
ہوجاے گی - اور اس کا عمل اون سے نہ ہوسکے گا - رسول اللہ نے مکرر پہر وہ
ہی فرمایا - کہ ابو بکر کو حکم دو وہ جاکر لوگون کو نماز پڑہائین - عائشہ رضہ کہتی ہین مین نے
پہر وہ ہی عرض کیا - تو رسول اللہ نے ازراہ غضب فرمایا - کیا تم بہی یوسف کی سی
عورتین ہوگئین کہو ابو بکر سے کہ وہ لوگون کو نماز پڑہائین - تب حضرت ابو بکر آگے
ہوئے - اور نماز پڑہانے لگے - جبہی اونہون نے نماز شروع کی ہے کہ اسی
مین رسول اللہ کو اپنی بیماری مین کچہہ خفت معلوم ہوئی - اور دو آدمیون کے سہارے
سے باہر نکلے - جب آپ ابو بکر کے قریب گئے - تو حضرت ابو بکر پیچہے
ہٹ آئے - رسول اللہ نے اشارہ سے فرمایا - کہ اپنی جگہہ کہڑے رہو - اور
رسول اللہ وہان جاکر بیٹہہ گئے - اور حضرت ابو بکر کے برابر بیٹہکر نماز پڑہنے لگے
اس وقت ابو بکر تو رسول اللہ کے پیچہے نماز پڑہتے تہے اور اور لوگ حضرت
ابو بکر کے پیچہے نماز پڑہتے تہے - حضرت ابو بکر نے رسول اللہ کے اس مرض
مین ۱۷ سترہ نمازین پڑہائین اور بعض کہتے ہین کہ تین روز تک نماز پڑہاتے
رہے -

پہر رسول اللہ صلعم اوس روز صبح کی نماز کے وقت باہر تشریف لائے جس
روز کہ آپ نے وفات پائی ہے اس سے لوگون کو ایسی خوشی ہوئی کہ گویا مارے
خوشی کے بیتاب ہوے جاتے تہے - رسول اللہ نے نمازیون بہی اون کی یہ خوشی
دیکہکر تبسم کیا - اور خوش ہوئے - پہر آپ بہی مکان کو لوٹ آئے - اور لوگ بہی اپنے

اپنے گھرون کو چلے گئے - اونہون نے جانا کہ اب رسول اللہ کو آرام ہوگیا - حضرت ابوبکر بہی محلہ سنح کو چلے گئے جہان وہ رہا کرتے تہے -

۲۱۴ رسول اللہ کی وفات بی بی عائشہ کی گود مین -

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین نے رسول اللہ کو آپ کے مرتے وقت دیکھا - آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ رکھا ہوا تہا - آپ اوس پیالہ مین ہاتہ ڈالتے اور پانی ہاتھہ مین لگاکر چہرہ کو لگاتے تہے - اور کہتے جاتے تہے کہ اے اللہ سکرات موت مین میری اعانت و مدد کر -

وہ کہتی ہین - کہ آل ابوبکر مین سے کوئی شخص اندر آیا - اور اوس کے ہاتہہ مین مسواک تہی - رسول اللہ نے اوس کی طرف دیکھا - مین نے وہ مسواک اوس سے لی اور (مُنہ مین چابکر) اوسے نرم کردیا - پہر مین نے وہ مسواک رسول اللہ کو دے دی - آپ نے وہ مسواک کی - اور پہر رکھدی - پہر آپ بہاری پڑ گئے (یعنی اپنا بوجہہ چہوڑ دیا) اوس وقت آپ میری گود مین تہے - وہ کہتی ہین کہ اوس وقت مین آپ کے چہرہ کو دیکہہ رہی تہی - کہ یکایک آپ کی نظر تاریک پڑ گئی - اوس وقت آپ کہہ رہے تہے "رفیق اعلیٰ" اسی مین آپ کی روح قبض ہوگئی - جس وقت آپ نے وفات پائی تو اوس وقت آپ میرے سینے اور ہنسلی کے درمیان تہے - یہ میری نادانی اور حداثت سن کی بات تہی کہ رسول اللہ کی روح میری گود مین ہی قبض ہوئی - پہر جب مین نے جانا کہ آپ کی روح قبض ہوگئی تو مین نے آپ کا سر تکیہ پر رکھدیا - اور کہڑی ہوکر عورتون کے ساتھہ سینہ زنی کرنے اور مُنہ پیٹنے لگی -

۲۱۴ بی بی فاطمہ سے رسول اللہ کی آخری باتین اور آپ کی موت کا دن

جب رسول اللہ صلعم کے مرض کو بہت شدت ہوگئی اور موت کے آثار آپ پر نمودار ہوگئے تو اوس وقت آپ کی یہ حالت تھی کہ آپ ہاتھ مین پانی لیتے اور اپنے چہرۂ مبارک پر ملتے تھے (تاکہ بخار کی حرارت کم ہوجاے) اور کہتے تھے واکرباہ (اُف ری سختی وشدت) یہ سنکر بی بی فاطمہ کہتی تھین۔ واکرب لکربک یاابتی (اے میرے باواجان تمہاری سختی سے مجھہ پربھی سختی ہورہی ہے) رسول اللہ اس پر فرماتے بیٹی آج کے بعد پہر تیرے باپ پر کبھی سختی نہوگی۔ جب رسول اللہ نے بی بی فاطمہ کے جزع وفزع کی شدت کو دیکھا۔ تو اونہین اپنے پاس بلالیا۔ اور اون سے چپکے سے کچھہ کہا اس سے وہ رونے لگین۔ پہر آپ نے اون سے چپکے سے اور کچھہ کہا۔ اس سے وہ ہنس پڑین۔

جب رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوگیا تو اوس کے کچھہ دنون بعد بی بی عائشہ نے اون سے پوچھا کہ پہلے سرگوشی کرنے کے وقت تم رو پڑی تہین اور پہر ہنس گئی تہین اس کا کیا سبب تہا۔ بی بی فاطمہ نے کہا کہ پہلے آپ نے مجھہ سے کہا تہا کہ آپ کا انتقال ہونے والا ہے۔ اس سے مین رو گئی۔ اور پہر دوسری مرتبہ آپ نے فرمایا تہا کہ گھر والون مین سے مرنے کے بعد مین سب سے پہلے آپ سے جاکر ملونگی اس سے مین ہنس پڑی تہی - اور یہ بہی اون سے لوگون نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے مجھہ سے دوسری مرتبہ فرمایا تھا کہ مین تمام نساء جنت کی سیدہ ہون اس سے

مین ہنس گئی تھی۔

اور رسول اللہ کی وفات ربیع الاول کی بارہوین تاریخ دوشنبہ کے دن ہوئی تھی۔ اور اوس کے دوسرے روز دوپہر کو دفن ہوے تھے۔ اور بعض کہتے ہین کہ ربیع الاول کی اٹھائیس تاریخ دوشنبہ کے دن دوپہر کو آپ کی وفات ہوئی ہے۔